

تاریخ حدیث

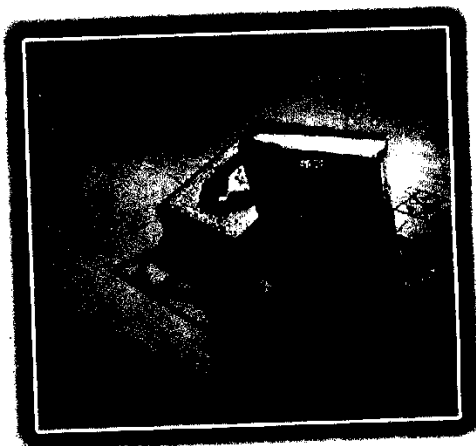
ڈاکٹر غلام جیلانی برقی



WWW.IRCPK.COM



تاریخِ حدیث



ڈاکٹر علامہ اسیلمانی برقی

پیشگی
دکان مسادیکت اعظمی کراچی و بازار اسلام آباد
☎ : 042-7232788, 042-8414546
E-mail: idarasulemani@yahoo.com

ادارہ مطبوعات اسیلمانی



☎ : 051-5551742
دکان نمبر 12، اقبال مارکیٹ، کیمٹی چوک
اقبال روڈ، راولپنڈی
☎ : 061-4042627
کہناراس والا چوک، ملتان

☎ : 042-7312648, 8401105
چوک چورجی لاہور
کراچی: جہانگیر بک ڈپو، نزد مقدس مسجد، آردو بازار
کراچی: فون: 021-2765086

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تاریخ حدیث	:	کتاب کا نام
ڈاکٹر غلام جیلانی برق	:	مصنف
حکیم عروہ وحید سلیمانی	:	ناشر
آر۔ آر۔ پرنٹرز	:	مطبع
جون ۲۰۰۹ء	:	طبع چہارم
۶۰۰	:	تعداد
۸۰/- روپے	:	قیمت

ملنے کا پتہ

ادارہ مطبوعات سلیمانی

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔ فون: ۷۲۳۲۷۸۸

E-mail: idarasulemani@yahoo.com

الفہرست

۳۸	الجامع	۶	حرف اول
۳۹	استدراک	۶	باب اول تاریخ احادیث
۴۰	سنن	۱۰	اقسام حدیث
۴۲	مسانید	۱۱	اصطلاحات
۵۰	کتب السنۃ	۱۲	اقسام کتب احادیث
۵۱	معاجم	۱۳	قرون ثلاثہ
۵۲	متفرق	۱۴	تلاش حدیث
۵۳	انتخابی مجموعے	۱۶	مدارس حدیث
۵۸	تفخیص و تجرید	۱۷	حدیث عہد رسول ﷺ کی تاریخ ہے
۶۱	استخراج	۱۹	حدیث میں تواثر
۶۳	تخریج	۲۰	اختلافی احادیث
۶۶	اربعین	۲۱	تاریخ تدوین حدیث
۶۸	وحدانیات و معشاریات	۲۱	عہد رسول کی سرکاری دستاویزات
۷۰	احادیثِ ناسخہ	۲۱	ہجرت سے پہلے کی دستاویزات
۷۱	مسلکات	۲۲	ہجرت سے بعد کی تحریرات
۷۳	احادیثِ غریبہ	۲۷	صحابہ کے مجموعے
۷۵	احادیثِ مشتملہ	۳۱	عمر بن عبدالعزیز کا حکم
۷۶	اجزاء	۳۲	پہلی اور دوسری صد کے نوشتے
۷۶	احادیث الافراد	۳۳	حفاظ کے تذکرے
۷۷	امالی	۳۵	موظا

۱۱۰	تبلیغ	۷۸	اکابر کی اصاغر سے روایت و بالعکس
۱۱۱	تجارت	۷۹	مرسل
۱۱۲	تعظیم بزرگاں	۸۱	کتب مفردہ
۱۱۳	تقدیر	۸۱	احادیث قدسیہ
۱۱۳	تقسیم رزق	۸۳	الجمع
۱۱۹	تلاوت		سیر و مغازی
۱۲۰	توبہ	۸۸	۱۔ کتاب الایمان
	ج		الف
۱۲۰	جہلت	۹۲	۲۔ آخرت
۱۲۱	جنازہ	۹۳	۳۔ آداب سفر
۱۲۲	جنت	۹۳	۴۔ آداب طعام
۱۲۲	جہاد	۹۶	۵۔ آداب مجلس
۱۲۴	جھوٹ	۹۷	۶۔ امانت
	ح		۷۔ اومرو نواہی
۱۲۵	حج	۱۰۰	۸۔ اہل عیال
۱۲۵	حدود		ب
۱۲۶	حرص	۱۰۱	۹۔ بخل
۱۲۶	حد	۱۰۲	۱۰۔ بدکاری
۱۲۷	حقوق العباد	۱۰۳	۱۱۔ بدگوئی
۱۲۷	حلال و حرام مال	۱۰۴	۱۲۔ پیش گوئیاں
۱۲۸	حیا		

خ

ش

۳۲۔ خدمتِ خلق

۱۲۸۔ ۳۸۔ شراب ۱۵۴

۳۳۔ خلافت و امارت

۱۲۹۔ ۳۹۔ شعر ۱۵۵

۳۴۔ خموشی

۱۳۲۔ ۵۰۔ شکر ۱۵۶

۳۵۔ خواب

ص

۱۳۲

۳۶۔ خودکشی

۱۳۲۔ ۵۱۔ صبر ۱۵۶

۳۷۔ خوش خلقی

۱۳۳۔ ۵۲۔ صحبت نیک و بد ۱۵۷

و

۳۸۔ دانش و حکمت

۱۳۴۔ ۵۳۔ صدق ۱۵۸

۳۹۔ دعا و بددعا

۱۳۷۔ ۵۵۔ صلہ رحم ۱۶۲

۴۰۔ دولت کا فتنہ

۱۳۹۔ ۵۶۔ صوم ۱۶۳

ز

۴۱۔ ذکر خدا

۱۴۰۔ ۵۷۔ طلاق ۱۶۴

ر

۴۲۔ رحم

۱۴۱۔ ۵۸۔ طہارت ۱۶۴

ز

۴۳۔ زبانِ خلق

۱۴۲۔ ۵۹۔ ظلم ۱۶۵

۴۴۔ زکوٰۃ و صدقہ

۱۴۳۔ ۶۰۔ عدل ۱۶۶

۴۵۔ زن و شوہر

۱۵۰۔ ۶۱۔ عفو ۱۶۶

س

۴۶۔ سلام کہنا

۱۵۱۔ ۶۲۔ عقل ۱۶۷

۴۷۔ سیرتِ رسول ﷺ

۱۵۲۔ ۶۳۔ علم ۱۶۷

۱۸۰	۷۳۔ مکافات عمل	غ
۱۸۱	۷۴۔ ملازموں سے سلوک	۶۳۔ غرور
	ن	۶۵۔ غصہ
۱۸۲	۷۷۔ نا اتفاقی	ف
۱۸۳	۷۶۔ نکاح	۶۶۔ فتنہ انگیزی
۱۸۴	۷۵۔ نیت	۶۷۔ فقر
	و	ق
۱۸۵	۷۸۔ والدین	۶۸۔ قاضی
	ہ	گ
۱۸۸	۷۹۔ حدیہ	۶۹۔ گداگری
۱۸۸	۸۰۔ ہمسایہ	ل
	ی	۷۰۔ لباس
۱۸۹	۸۱۔ یتیم	م
۱۸۹	۸۲۔ متفرق	۷۱۔ مدح سراہی
		۷۲۔ مصائب



”۱۹۵۲ء کے بعد میں نے حدیث کے متعلق اپنا موقف بدل لیا تھا اور اس پر ”چٹان“ میں بارہا لکھ بھی چکا ہوں۔ ایک اور تبدیلی یہ کہ میں علماء اسلام کو خواہ وہ کسی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے، اسلام کا خادم و معاون سمجھنے لگا ہوں، میرے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت کے ہیں۔“

(ڈاکٹر صاحب کے ایک خط سے اقتباس)

بِسْمِہِ سُبْحَانِہِ

حرفِ اوّل

پچھلے دنوں علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) کی ”الجامع الصغیر“ ہاتھ لگ گئی۔ احادیث کا یہ مجموعہ اتنا پسند آیا کہ میرے دل میں بھی انتخاب کی امنگ پیدا ہو گئی۔ چنانچہ کتب حدیث کا مطالعہ شروع کر دیا۔ بے شمار پر حکمت، حسین اور روح افزا اقوال نظر آئے۔ انہیں جمع کیا اور اب یہ انتخاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میں اسناد و متون کو عمدہ اچھوڑ رہا ہوں تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جائے۔

میں جب اس انتخاب کا دیباچہ لکھنے بیٹھا تو وہ پھیلتے پھیلتے تدوین حدیث کی پوری تاریخ بن گیا۔ چنانچہ اسے کتاب کا باب اول بنالیا، اور عنوان کتاب میں لفظ ”تاریخ“ کا اضافہ کر دیا۔

اردو میں تاریخ حدیث پر صرف دو ہی کتابیں میری نظر سے گذری ہیں۔ اوّل: حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی (۱۲۳۹ء) کی ”بستان المحمدین“۔ جس میں اندازاً اسی (۸۰) کتب احادیث یعنی صحاح، سنن، مسانید، معاجم وغیرہ کا ذکر ہے۔ غالباً شاہ صاحب کا مقصد تاریخ لکھنا نہ تھا، بلکہ کتب متداولہ کا تعارف کرانا تھا۔

دوم: پروفیسر عبدالصمد صارم (۱۹۶۹ء۔ زندہ) کی ”تاریخ الحدیث“ اس میں صحیفہ ہمام بن منبہ سے، جو ۵۵ھ سے پہلے مرتب ہوا تھا، متقی البہندی (۹۷۷ھ) کی ”کنز العمال“ تک کوئی ساٹھ مجموعوں کا ذکر ہے اور بس۔ ان حالات میں یہی مناسب معلوم ہوا کہ میں اس داستان کو مکمل کر ڈالوں۔ اس کی ترتیب یوں ہے۔

شمار ۱۸ تا ۱۸۰ - حضور ﷺ کے فرامین، خطوط، معاہدات اور دیگر دستاویزات۔

شمار ۱۹ تا ۴۰ صحابہؓ و تابعینؓ کے مجموعے۔

شمار ۴۱ تا ۵۷ مؤطا کے مختلف مجموعے۔

شمار ۵۸ تا ۷۱ جامع، صحیح اور مستدرک۔

شمار ۷۲ تا ۱۰۲ سنن۔

شمار ۱۰۳ تا ۲۰۶ مسانید۔

شمار ۲۰۷ تا ۲۱۳ کتب النہ۔

شمار ۲۱۴ تا ۲۲۲ معاجم و متفرق کتب۔

شمار ۲۲۳ تا ۵۱۶ انتخابات۔

ہر عنوان کے تحت اسماء کا اندراج ”حسب وفيات“ ہے۔ یعنی پہلے فوت ہو جانے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے اور بعد والے کا بعد میں۔

کتب احادیث کی اتنی طویل فہرست اردو اور فارسی میں کہیں موجود نہ تھی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ کٹھن منزل سر کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔

باب دوم میں احادیث کا ترجمہ ہے۔ کہیں کہیں متن بھی ہے تاکہ عربی جاننے والے حضرات فصیح العرب والجمع ﷺ کی فصاحت سے بھی لطف اندوز ہو سکیں۔

میری سابقہ تحریریں

جو لوگ اس موضوع پر میری پہلی تحریروں سے آشنا ہیں، وہ یقیناً یہ اعتراض کریں گے کہ میرا موجودہ موقف پہلے موقف سے متصادم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ انسانی فکر ایک متحرک چیز ہے جو کسی ایک مقام پر مستقل قیام نہیں کرتی اور سداً خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتی ہے۔ جس دن

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ

[illegible]

تکمیل حکم نمبر ۱۹۶۹ء

بابِ اوّل



تاریخِ حدیث



حدیث

حدیث اس خبر کو کہتے ہیں جس میں حضور ﷺ کے کسی قول، عمل یا تقریر کا ذکر ہو۔ تقریر سے مراد کسی قول یا عمل کی تصدیق و تثبیت ہے۔ یعنی حضور ﷺ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی بات کی یا کہی ہو، اور آپ نے اعتراض نہ فرمایا ہو۔

اقسام حدیث

حدیث کی مشہور اقسام یہ ہیں۔

- (۱) مرفوع: جس میں حضور ﷺ کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
 - (۲) موقوف: جس میں کسی صحابی کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
 - (۳) مقطوع: جس میں کسی تابعی کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
- مرفوع میں سلسلہ اسناد حضور ﷺ تک جاتا ہے، موقوف میں صحابی تک اور مقطوع میں تابعی تک۔
- (۴) متصل: جس کا سلسلہ اسناد مکمل ہو، کوئی راوی ساقط نہ ہو، اور نہ مجہول الحال۔

- (۵) مرسل: جس کا راوی کوئی تابعی ہو، لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے، جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔
- (۶) صحیح: جس کے تمام راوی عادل ہوں۔ سند متصل ہو، اور کسی دیگر صحیح حدیث سے متصادم نہ ہو۔

(۷) متواتر: جس کے راوی اتنے زیادہ ہوں کہ کذب پر ان کا اجتماع محال نظر آئے۔

- (۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔
- (۹) حسن: صحیح و ضعیف کے بین بین۔
- (۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔
- (۱۱) منکر: جس کا مضمون، صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔
- (۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں، لیکن کسی ایسی حدیث سے تکرار ہی ہو جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔
- (۱۳) معطل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو جسے صرف ماہرین فن کی آنکھ دیکھ سکے۔
- (۱۴) غریب: جس کے سلسلہ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔
- (۱۵) مستفیض: (یا مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔
- (۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو املا کرائیں۔
- (۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔
- (۱۸) محکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔
- (۱۹) قوی: حضور ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے آیت بھی پڑھی ہو۔
- (۲۰) اثر: کسی صحابی یا تابعی کا قول و عمل۔
- (۲۱) خاص: کسی خاص صورت میں حضور ﷺ کا خاص فیصلہ۔
- (۲۲) ناخ: حضور ﷺ کی زندگی کے آخری حصے کے اقوال۔
- (۲۳) منسوخ: حضور ﷺ کی ابتدائی زندگی کے اقوال۔

اصطلاحات

- (۱) صحابی: جس نے رسول کی صحبت سے فیض اٹھایا ہو۔

- (۲) تابعی: جو کسی صحابی کا فیض یافتہ ہو۔
 (۳) تبع تابعی: جو کسی تابعی کا فیض یافتہ ہو۔
 (۴) امام: وہ عالم جو حدیث، فقہ، تفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ میں یکساں مہارت رکھتا ہو۔

- (۵) حافظ: جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔
 (۶) حجت: جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔
 (۷) حاکم: جسے تمام احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔
 (۸) تعدیل: کسی راوی کے اوصاف بیان کرنا۔
 (۹) جرح: کسی راوی کے عیوب بیان کرنا۔

اقسام کتاب احادیث

(۱) الجامع:

جس میں زندگی کے تمام مسائل یعنی ایمان، عقائد، فرائض خمسہ، جہاد، معاملات، اخلاق، بشارات، فتن، علامات قیامت، سیر، مناقب وغیرہ پر احادیث موجود ہوں۔ مثلاً صحیح بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ۔

(۲) سُنَن:

جس میں ترتیبِ ابوابِ فقہ کے مطابق ہو۔ جیسے ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ کی سُنَن۔

(۳) مُسْنَد:

جس میں ہر صحابی کی احادیث بہ ترتیبِ ہجاء یا کسی اور ترتیب سے یک جا

درج ہوں۔ جیسے مسند احمد و دارمی وغیرہ۔

(۴) معجم:

جس میں احادیث کا اندراج شیوخ کے لحاظ سے ہو۔ یعنی ہر استاد سے سنی ہوئی احادیث الگ الگ درج ہوں، اور شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہو۔

(۵) جزء:

جس میں صرف ایک مسئلہ یا موضوع (مثلاً صبر، شکر، ذکر وغیرہ) کی احادیث ہوں۔

(۶) کچھ ایسے مجموعے بھی ہیں جو مراسیل، مصلحات وغیرہ کہلاتے ہیں اور ان کی تعریفیں اوپر گزر چکی ہیں۔

(۷) اربعین:

چالیس احادیث کے مجموعے، ان کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔

(۸) وحدانیات تا عشریات:

تفصیل اگلے اوراق میں اسی عنوان کے تحت دیکھئے۔

قرونِ ثلاثہ

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي الخ یعنی ”بہترین زمانہ میرا ہے۔ پھر ان کا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے بعد آئیں گے، اور پھر ان کا جو ان کے بعد آئیں گے۔“

اس حدیث کی روشنی میں ہمارے اسلاف نے قرونِ ثلاثہ کی تقسیم یوں

کی ہے۔

قرن اول: بعثت سے ۱۱۰ھ تک۔

قرن دوم: ۱۱۱ھ سے ۱۷۰ھ تک۔ (عہد تابعین)

قرن سوم: ۱۷۱ھ سے ۲۲۰ھ تک۔ (عہد تابعین)

عبداللہ بن محمد دہلوی (۱۰۵۲ھ) کی رائے یہ ہے کہ قرن سوم ۲۶۰ھ

تک تھا۔ (صارم۔ تاریخ الحدیث ص ۵۷)

تلاش حدیث

قرون اولیٰ میں تلاش حدیث کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص دوسرے سے پوچھتا کوئی حدیث یاد ہے؟ یا کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے کوئی حدیث معلوم ہو۔ اگر زید کوئی حدیث عمر سے بیان کرتا اور ساتھ ہی کسی ایسے آدمی کا نام لیتا جو اس حدیث کو جانتا ہو، تو عمر فوراً اس کے پاس پہنچتا، اور وہاں سے تلاش کی نئی راہوں پر نکل جاتا۔ کتنی ہی ایسی احادیث ہیں جو دس، پندرہ، پچاس بلکہ سو سو اسناد سے روایت ہوئیں صحیح بخاری کی پہلی حدیث:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ساتھ سو سلسلہائے اسناد (طرق) سے ہم تک پہنچی ہے، اور ارباب حدیث نے ہر سلسلے کو الگ حدیث شمار کیا ہے۔ اسناد کہ یہی وہ سلسلے ہیں جن کی وجہ سے احادیث کی تعداد پندرہ (۱۵) لاکھ تک جا پہنچی۔ در نہ مکررات کو حذف کرنے کے بعد صحیح احادیث تقریباً دس ہزار رہ جاتی ہیں، اور باقی اندازاً دو تین لاکھ۔

امام البخاری نے صحیح میں اور دارمی نے مسند میں باب الرحلة (الخروج) فی طلب العلم کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ (۷۳، ۷۸ھ)

۱۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی البخاری۔ ۶۵۶ھ

ایک حدیث کی خاطر ایک ماہ کی منزل طے کر کے شام میں عبداللہ بن اُنس (۵۴ھ) کے پاس گئے تھے۔ اور حضرت ابویوب انصاریؓ (۵۱ھ) حدیث ذیل کی خاطر مصر میں عقبہ بن عامر جہنیؓ (جہنی) (۵۸ھ) کے ہاں جا پہنچے تھے:

من ستر علی مؤمن فی الدنیا علی خِزْیَةِ سِتْرِهِ اللّٰہُ
یوم القیامۃ.

(جو شخص دنیا میں کسی مؤمن کی عیب پوشی کرے گا، اللہ قیامت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا)۔

ابن حجرؒ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ عبید اللہ بن عدی تابعیؒ (۹۰ھ) ایک حدیث کیلئے عراق میں حضرت علیؓ (۴۰ھ) کے ہاں گئے تھے۔

(فتح الباری۔ طبع۔ مصر، ج ۱، ص ۱۵۹)

امام شافعیؒ (۲۰۴ھ)، امام احمد بن حنبلؒ (۲۴۱ھ) اور امام محمدؒ (۱۸۹ھ) کے حالات (مختلف کتب) میں لکھا ہے کہ ان حضرات نے تلاش حدیث میں عراق، یمن، حرین، مصر اور شام تک کا سفر کیا تھا۔

علامہ مناظر احسن گیلانی حیدر آبادی، وکنیؒ (۱۳۷۳ھ) نے ”معارف“ (اعظم گڑھ) میں ”تدوین حدیث“ کے عنوان سے ایک سلسلہ مقالات شائع کیا تھا (معارف، ج ۷، شمارہ ۴-۵-۶، اپریل، مئی، جون ۱۹۴۱ء) اس میں لکھتے ہیں:

إِنَّ ابَا سَعِيدٍ رَحَلَ فِي حَرْفٍ وَاحِدٍ.

کہ حضرت ابوسعیدؓ خذری (۷۷ھ) صرف ایک حرف میں شک پڑنے کی وجہ سے سفر پر روانہ ہو گئے تھے (معارف، شمارہ ۵، ص ۳۵۲)

۱۔ یہ تاریخ وفات قیاسی ہے، تا حال اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

آپ نے داری کے حوالے سے لکھا ہے کہ:
 إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَحَلَ إِلَى فُضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ بِمِصْرَ.
 ”ایک صحابی ایک حدیث کے لئے مصر میں فضالہ بن عبد اللہ
 (۵۳ھ) کے ہاں جا پہنچا تھا۔“ (معارف - شمارہ ۵، ص ۳۵۳)
 آپ نے سعید بن المسیب (۹۴ھ) کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:
 انی كنت لا سير الليالي والايام في طلب الحديث .
 ”کہ میں تلاش حدیث کی خاطر کئی دن اور کئی راتیں چلتا
 رہتا تھا۔“

ابن حجر لکھتے ہیں کہ حافظ فسوی ابو یوسف یعقوب بن سفیان فسوی
 (۲۷۷ھ) نے تیس سال سفر کیا، اور اندازاً ایک ہزار شیوخ سے احادیث اخذ کیں۔
 (تہذیب التہذیب، تذکرہ فسوی)

مدارس حدیث

حدیث کا پہلا مدرسہ وہ صفہ تھا جو مسجد نبوی کے احاطے میں واقع تھا۔ اس
 میں ستر کے قریب صحابہ مستقلاً رہتے تھے۔ ان میں ابو ہریرہؓ (۵۷-۵۹ھ) بھی
 تھے۔ جابر بن عبد اللہ (۷۳-۷۸ھ) اور ابن عمرؓ (۷۴-۷۷ھ) مسجد نبوی میں درس
 دیتے تھے۔ ابن عباسؓ (۶۸ھ) مکہ میں، اور ابن مسعودؓ (۳۲ھ) کوفہ میں
 پڑھاتے تھے (تاریخ الحدیث ص ۵۷) بعد میں مدارس کا یہ سلسلہ دہلی سے غرناطہ
 تک پھیل گیا۔ علامہ ذہبیؒ (۷۴۸ھ) تذکرۃ الحفاظ میں ایک سو تیس اکابر احادیث
 کا ذکر کرنے کے بعد ان کے مدارس کے متعلق لکھتے ہیں کہ: ان کے ایک ایک درس

میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے۔ (تذکرہ۔ ج ۲ ص ۱۰۱)

حافظ ابوالحسن علی بن عاصم واسطی (تلمیذ امام ابوحنیفہ ۲۰۱ھ) کے حلقہ

درس میں تیس ہزار سے زیادہ کا اجتماع ہوتا تھا۔ (ایضاً۔ تذکرہ علی بن عاصم)

ابو حاتم کہتے ہیں کہ میں بغداد میں سلیمان بن حرب (۲۲۳ھ) کے حلقہ

درس میں گیا۔ چالیس ہزار طلبہ شریک درس تھے۔ ان میں خلیفہ مامون الرشید عباسی

(۲۱۸ھ) بھی تھا۔ (ایضاً۔ تذکرہ سلیمان بن حرب)

امام اعظم کے ایک اور شاگرد یزید بن ہارون بغدادی (۲۰۶ھ) کے

درس میں اندازاً ستر ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے۔ (ایضاً۔ تذکرہ یزید بن ہارون)

جب امام محمد شیبانی (کوفہ میں) درس دیتے تھے تو ہجوم خلق کی وجہ سے

گلیاں رک جاتی تھیں۔ (ذہبی۔ مناقب ابوحنیفہ وصاحبہ۔ طبع مصر ص ۵۳)

حدیث عہدِ رسول کی تاریخ ہے

امام بخاریؒ کی صحیح کا نام ہے:

الجامع الصحیح المسند مبنی امور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم وآئامہ.

یعنی حضور ﷺ کے امور، حالات اور ایام کی تاریخ۔

عام تواریخ کی حالت یہ ہے کہ اول تو واقعات کا کوئی عینی شاہد ہی نہیں

ہوتا۔ اگر ہو بھی تو مجہول الحال اور ناقابلِ اعتماد۔ تاریخ نگار عموماً کسی عصری یا قریب

العصر مؤرخ پر اعتماد کرتے ہیں۔ یا قدیم نوشتوں، مخطوطوں، کھنڈروں، برتنوں اور

نقش و نگار سے مدد لیتے ہیں۔ لیکن پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے میں

حالات بالکل مختلف ہیں۔ یعنی عینی شاہدوں (صحابہ) کی تعداد چار لاکھ کے قریب

تھی۔ ان میں اندازاً ایک لاکھ ایسے تھے جو حضور ﷺ سے اکثر ملتے اور ان کے

ارشادات کو یاد کرنے یا لکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من راة وسمع منه
زیادة على مائة الف انسان من رجل و امرأة. کلهم
قد روى عنه سماعاً وروية. (اصابه فی تمیز الصحابه.
بحوالہ معارف ج ۴. شماره ۵. ص ۳۴۱)

”حضور ﷺ کی رحلت کے وقت ان لوگوں کی تعداد، جنہوں
نے آپ کو دیکھا اور آپ کے ارشادات سنے، ایک لاکھ سے
زیادہ تھی۔ اس میں مرد و زن سب شامل تھے۔ ان لوگوں نے
اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے کانوں سے سن کر روایت کی۔“

اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ ہر وقت ایک لاکھ صحابہ میں گھرے
رہتے تھے؛ یہ ہے کہ جن لوگوں نے آپ سے روایت کی، ان کی تعداد ایک لاکھ
سے زیادہ تھی۔ حضور ﷺ کے پاس ہر روز اتنے آدمی آتے تھے، کچھ زیارت، کچھ
درس اور کچھ امور دین و دنیا کے لئے، کہ ان کی مجموعی تعداد (از بعثت تا رحلت)
پچاس لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ آخری حج میں آپ کا خطبہ سننے والوں کی تعداد سو لاکھ
کے قریب تھی۔ ان تمام عینی شاہدوں نے سالہا سال تک آپ کو دیکھا، آپ کے
ارشادات سنے، آپ کی قیادت میں ہزاروں نمازیں ادا کیں، آپ کو قیام اور سفر
میں دیکھا اور آپ کی ہر ادا کی اس حد تک نقل کی کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود
(۳۲ھ) سفر پر نکلتے تو ہر اس مقام پر رکتے جہاں کبھی حضور ﷺ رکے تھے۔ انہی
مقامات پر نماز پڑھتے جہاں حضور ﷺ نے ادا کی تھی، اور حضور ﷺ کی دعائیں
حضور ﷺ ہی کی لے میں دہراتے تھے۔

ان شاہدوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی حدیث بیان کرنے لگتے تو

اس خوف سے کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے، تھر تھر کانپتے اور بعد از روایت سجدے میں گر کر سہو و نسیان کے لئے معافی مانگتے تھے۔ یہ گواہ رسول ﷺ کے جان نثار اور اللہ کے سچے پرستار تھے۔ راست باز، بلند کردار اور عبادت گذار۔

الْتَّائِبُونَ الْعِبَادُونَ الْحَمِيدُونَ السَّائِحُونَ الرُّكَّعُونَ
السَّجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ط (سورة توبه، ۱۱۲)

”گناہوں سے تائب، عبادت گذار، حمد خواں، سیاح، راکع و ساجد، نیکی کے مبلغ، بدی سے روکنے والے اور خدائی حدود کے محافظ۔“

ظاہر ہے کہ ان کی روایت میں کذب کا شائبہ تک نہیں ہو سکتا، یوں بھی عرب بہادر، نڈر اور راست گو تھے۔ اسلام لانے کے بعد وہ ان اوصاف میں پختہ تر ہو گئے۔ ان کا یہ ایمان تھا کہ حضور پر نور کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کرنا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو، گناہ کبیرہ ہے۔ انہیں یہ بھی ہدایت تھی کہ حضور ﷺ کے ارشادات کو حضور ﷺ کے الفاظ میں دوسروں تک پہنچائیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو ایک دعا سکھلائی، اور پھر سنی۔ اس نے یوں سنائی:

أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

آپ نے فرمایا کہ نبیک کی جگہ رسولک پڑھو۔

(معارف ج ۴۷، شمارہ ۵ ص ۳۲۵)

حدیث میں تو اترا

اگر ہم ان عقائد، اعمال اور احکام کو شمار کریں، جو عہد رسول سے آج تک مسلمانوں میں باقی ہیں، تو ان کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہو جائے گی۔ ہماری

تاریخ کا یہ وہ حصہ ہے، جسے کروڑوں انسانوں کا عمل دہرا رہا ہے، اور اگر ہم اسے ضبط کرنے بیٹھیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

اختلافی احادیث

احادیث کی ایک قسم تو وہ ہے جن کی صحت پر تمام علماء متفق ہیں۔ ان کی تعداد دس ہزار سے کم نہیں۔ اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض انہیں صحیح اور بعض دیگر ضعیف سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہاں صحیح و غلط کی بحث میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر اس قول کو جو میری طرف منسوب ہو، قرآن کی کسوٹی پر پرکھو۔ اگر وہ قرآن کے مطابق ہو، تو لے لو ورنہ مسترد کر دو۔ اختلافی احادیث کو پرکھنے کے لئے واحد صحیح معیار یہی ہے۔

KITABOSUNNAT.COM

تاریخ تدوین حدیث

عام خیال یہ ہے کہ احادیث کی تدوین حضور ﷺ کی رحلت سے کئی سو سال بعد ہوئی تھی۔ یہ خیال درست نہیں۔ ہمارے پاس اس امر پر یقین انگیز شہادت موجود ہے کہ احادیث کو معتد بہ ذخیرہ رسول ﷺ اور صحابہؓ کے عہد ہی میں مدون ہو چکا تھا۔ چند تفصیل حاضر ہیں۔

عہد رسول ﷺ کی سرکاری دستاویزات یہ دستاویزات دوسم کی تھیں۔ اول وہ جو حضور نے ہجرت سے پہلے لکھوائی تھیں دوم وہ جو بعد از ہجرت لکھی گئیں۔

ہجرت سے پہلے کی دستاویزات

(۱) جب حضور ﷺ بہ ارادہ ہجرت مکہ مکرمہ سے نکلے اور کچھ مسافت طے کر چکے، تو سامنے سے ایک گھڑ سوار جواز سرتاپا مسلح تھا، نمودار ہوا۔ آپ کے رفیق سفر (حضرت ابو بکر صدیقؓ) نے پوچھا۔ ”اب کیا ہوگا؟“ فرمایا۔ غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ اس کے بعد اس سوار کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا، اور دھنستا ہی چلا گیا۔ سوار گھبرا کر حضور ﷺ کے پاس پہنچا اور رحم و کرم کا طالب ہوا۔ حضور ﷺ نے نہ صرف یہ کہ اسے معاف کر دیا، بلکہ پروانہ امن بھی لکھ کر دے دیا۔ اس کا نام تھا، سراقہ بن مالک (۲۴ھ) جب وہ رخصت ہونے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

”کتنا مبارک ہو گا وہ دن، جب کسریٰ کے نگن سراقہ کو پہنائے جائیں گے۔“

۱۔ ان تفصیل میں ہر عنوان کے تحت رجال و کتب کا ذکر بہ ترتیب و فیات ہوا ہے، یعنی پہلے وفات پانے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے، اور بعد میں مرنے والے کا ذکر بعد میں۔

اس ارشاد سے ٹھیک بیس برس بعد (عہد عمرؓ) ایران کا پائے تخت فتح ہوا۔ مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن بھی آئے۔ فاروق اعظمؓ نے فوراً سراقہ کو طلب فرمایا، اور وہ کنگن پہنا دیئے۔ (صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۱۸)

سراقہ فتح مکہ (۸ھ) کے دن ایمان لایا تھا۔

(۲) حضور ﷺ نے ہجرت سے پہلے تمیم الداری۔ تمیم بن اوس بن خارجہ بن سواد الداری (دار، شاخے ازخیم، ۳۵ھ) کو اس مضمون کا ایک پروانہ لکھ دیا تھا کہ جب فلسطین کا ایک شہر جردون (جو آج کل خلیل کے نام سے مشہور ہے) فتح ہوگا تو وہ تمہیں بطور جاگیر دے دیا جائے گا۔ یہ تحریر، الوثائق شمار ۴۳ میں دیکھئے۔

ہجرت سے بعد کی تحریرات

(۳) جب حضور ﷺ مدینہ میں وارد ہوئے تو آپ نے تقریباً پچاس دفعات پر مشتمل ایک دستور نافذ فرمایا۔ جس میں مہاجرین، انصار، یہود اور دیگر سرکانِ مدینہ کے حقوق کی تفصیل تھی۔ یہ تحریر چمڑے پر تھی اور اسے بین الاقوامی سطح پر بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ”الوثائق“ کی پہلی دستاویز ہے۔

(۴) آپ ﷺ نے صفر ۲ھ میں بنو خزہ سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔

(الوثائق۔ شمار ۱۵۹)

(۵) ہجری کے پانچویں سال دو اور قبائل یعنی بنو فزارہ اور بنو غطفان سے معاہدہ کیا۔ (الوثائق۔ شمار ۸)

(۶) چھٹے سال حدیبیہ کا تاریخی معاہدہ ظہور میں آیا۔ جب اہل مکہ نے ”رسول اللہ“ کے الفاظ پر اعتراض کیا تو حضور ﷺ نے انہیں نوکِ شمشیر سے کھرچ ڈالا۔ (ابن ہشام ص ۷۷، طبع مصر)

(۷) آپ ﷺ نے ۷ھ میں قیصر، کسرئی مقوقس وغیرہ (والی اسکندریہ) کو تبلیغی خطوط لکھے۔ جو تمام بڑی بڑی تورانج میں منقول ہیں۔ نیز ملاحظہ ہو:

الوثائق کا شمار ہائے ذیل:

شمار	۱۵	خط یہودی خیر کے نام۔
شمار	۲۱-۲۲	نجاشی، شاہ حبشہ کے نام۔
شمار	۲۶	قیصر کے نام۔
شمار	۲۹	پوپ کے نام۔
شمار	۴۹	مقوقس کے نام۔
شمار	۵۳	شاہ ایران کے نام۔

(۸) جب ۹ھ میں حضور ﷺ نے دومۃ الجندل (شام کا ایک شہر، تبوک کے قریب) کے رئیس سے معاہدہ کیا۔ تو بقول ابن سعد (طبقات ج ۲ ص ۱۲۰)، خَتَمَهُ بِظَفَرِهِ، اس پر اپنے ناخن سے نشان لگایا۔ اس زمانے میں انگوٹھے کی جگہ ناخن سے نشان لگایا جاتا تھا۔ یہ معاہدہ سفید چڑے پر لکھا گیا تھا۔ (وثائق۔ ۱۹۰)

(۹) حضور ﷺ نے بلال بن حارث المزنی کو بعض معاون کے متعلق ایک تحریر عنایت فرمائی تھی، جس کا متن سنن ابو داؤد (کتاب القطائع) اور موطا (کتاب الزکوٰۃ) میں درج ہے۔ بلاذری (۸۷۲ھ) فتوح البلدان (ص ۱۳) میں لکھتا ہے کہ جب بلالؓ کی اولاد نے یہ تحریر خلیفہ عمرؓ بن عبدالعزیز کے سامنے پیش کی تو انہوں نے احتراماً اسے چوم لیا۔

(۱۰) صحیح بخاری (کتاب العلم) میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے ایک مہم کے سربراہ کو ایک ہدایت نامہ دیا۔ اور فرمایا کہ اسے فلاں مقام پر پہنچ کر کھولنا۔

اس نے ایسا ہی کیا، اور وہ تحریر اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنائی۔

(صحیفہ ہمام۔ ص ۶۱)

(۱۱) عبد اللہ بن عمر (۷۷ھ) سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے زکوٰۃ پر ایک کتابچہ تیار کرایا تھا جو آپ کی تلوار کے ساتھ لٹکا رہتا تھا۔ آپ اس کی نقول اپنے عاملوں کے بھیجنے کا ارادہ فرما رہے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ بعد میں یہ تحریر حضرت عمرؓ کے گھرانے میں رہی۔ عمر بن عبد العزیز کے پاس بھی اس کی ایک نقل موجود تھی۔ (صحیفہ ہمام ص ۲۲ و ترمذی کتاب الزکوٰۃ)

(۱۲) ایک دفعہ حضور ﷺ نے ہجرت سے کچھ عرصہ بعد مدینہ کے مسلمانوں کو شمار کرنے اور ان کے نام لکھنے کا حکم دیا۔

اُكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَظَ بِاِسْلَامٍ مِنَ النَّاسِ.
”ان لوگوں کی فہرست تیار کرو، جو اسلام لاچکے ہیں۔
صحابہؓ نے تعمیل کی اور

فَكُتِبْنَا لَهُ الْفَأْ وَخَمْس مِائَةِ رَجُلٍ.

(بخاری . کتاب الجہاد و الیسر)

”پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھے۔“

(۱۳) غزوہ خندق کے موقع پر ابوسفیان نے حضور ﷺ کو لکھا کہ ہم آپ کو ختم کرنے کے لئے بڑی جمعیت میں آ رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے جواب میں لکھا، کہ تم مبتلائے فریب ہو۔ فنا بقاء اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور وہ دن دور نہیں، جب لات، عزیٰ، اساف، نالکہ اور ہبل کا نام تک دنیا سے مٹ جائے گا۔

(عربی متن کیلئے دیکھئے، الوثائق ص ۱۰)

ڈاکٹر حمید اللہ نے ”الوثائق التیاسیہ“ میں ۳۸۶ خطوط، ہدایت نامے،

معاہدے اور خطبے درج کئے ہیں، جن میں سے ۲۹۱ کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔ اس کی پہلی تحریر ۴۷ دفعات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے، جو حضور اور مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔

شمار ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔

شمار ۱۵ میں یہود خیبر کے نام ایک خط ہے۔

شمار ۱۷ میں اموال خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور ﷺ کی ہدایات ہیں۔

شمار ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۵۳ اور ۵۴ میں حبشہ، روم، اسکندریہ،

ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔ وقس علیٰ هذا۔

(۱۳) جب حضور ﷺ نے فتح مکہ پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو یمن کا ایک شخص

ابوشاہ کہنے لگا کہ حضور ﷺ! مجھے یہ خطبہ لکھواد دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ:

اُكْتُبُوهُ لَا بِي شَاةَ. ”ابوشاہ کو یہ لکھوادو“ (بخاری۔ کتاب العلم)۔

(۱۵) ایک دفعہ ایک انصاری کہنے لگا کہ حضور ﷺ! میرا حافظہ کمزور ہے اور

آپ کے مواعظ یاد نہیں رہتے۔ فرمایا۔ استعن بيمينك. ”کہ اپنے دائیں

ہاتھ سے مدد لو، یعنی لکھ لیا کرو (ترمذی، باب العلم)۔

(۱۶) عبداللہ بن عمرو بن عاص (۶۵ھ) حضور ﷺ کے اقوال لکھ لیا کرتے تھے۔ ایک

دفعہ کسی نے ٹوکا تو آپ نے حضور ﷺ کی طرف رجوع کیا۔ حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔

عبداللہ نے پوچھا کہ کیا میں وہ اقوال بھی لکھ لیا کروں، جو حالت غضب میں آکے منہ سے نکلیں؟

آپ نے فرمایا۔ بلیک، کیونکہ:

فَاتَنِي لَا اقْوَالُ إِلَّا حَقًّا. ”میری ہر بات حق ہوتی ہے“۔

آپ نے ایسے ایک ہزار اقوال جمع کئے تھے۔ آپ کے مجموعے کا نام

”الصيغة الصادقة“ تھا۔ حفظت عن النبی الف مثل۔ ”میں نے حضور ﷺ کے ایک

ہزار اقوال محفوظ کئے ہیں۔ یہ صحیفہ مسند احمد بن حنبل کا ایک حصہ بن چکا ہے۔

(اسد الغابہ - ج ۳ - ص ۲۳۳)

(۱۷) جب ۸ھ میں حضرت عباسؓ نے اپنا ایک قطی الاصل غلام ابورافع قطبی

(۳۶ھ) حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے اسے آزاد کر کے پروانہ

آزادی بھی ساتھ دیا جو معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا تھا۔ (صحیفہ ہمام ص ۲۷)

(۱۸) حضور ﷺ کی رحلت کے بعد جب متلاشیان حدیث، حضرت انسؓ بن

مالک انصاری (۹۱ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک جزدان دکھا کر

کہتے کہ یہ ہیں وہ احادیث جو میں نے رسول مقبول ﷺ سے سنی تھیں، پھر انہیں سنا

کر تصدیق بھی کرائی تھی۔ بعض لوگوں نے حضرت انسؓ کے شاگرد ابان بن عثمان کو

دیکھا کہ وہ انسؓ کے پاس بیٹھ کر حدیثیں لکھ رہے تھے۔ (صحیفہ ہمام ص ۲۸)

(۱۹) وائل بن حجر (۶۰ھ) حضرت موت کا ایک شاہزادہ تھا جو مدینہ میں پہنچ کر

مسلمان ہو گیا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو حضور ﷺ نے ایک صحیفہ لکھوا کر اس کے

حوالے کیا۔ اس میں نماز، زکوٰۃ، شراب، سود اور روزے کے متعلق احکام درج تھے

(معارف ج ۴ - جون ۱۹۴۱ء ص ۲۳۳)۔

جب حضور ﷺ نے عمرو بن حزم (۵۱ھ) کو یمن کا حاکم مقرر کیا تو اسے

کچھ تحریری ہدایات بھی ساتھ دیں۔ (معارف - ایضاً - ص ۲۳۴)۔

عبداللہ بن عمرؓ (۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اہل یمن کو ایک

تحریر بھیجی تھی جس میں زرعی پیداوار کی زکوٰۃ درج تھی۔ (سنن، دارقطنی، باب فی قدر

الصدقة فیما اخرجت الارض)۔

حضور ﷺ نے وفات سے ایک ماہ پہلے قبیلہ جہینہ کی طرف ایک تحریری

حکم بھیجا تھا کہ وہ مردار کی کھال استعمال نہ کریں۔ (ترمذی - باب ما جاء فی جلود المیتة)

جب حضرت ابو بکرؓ (۱۳ھ) نے حضرت انسؓ کو بحرین کا عامل مقرر کیا، تو انہیں زکوٰۃ و صدقہ کے متعلق ایک ہدایت نامہ دیا تھا۔ جس کا عنوان تھا:

هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول الله
المسلمين والبتى أمر بها رسولہ.

”یہ ہیں صدقہ کے متعلق وہ ہدایات جو حضور ﷺ نے نافذ فرمائی تھیں اور جن کی تعمیل کا آپ نے حکم دیا تھا۔“

امام بخاریؒ نے اس تحریر کو اپنی صحیح میں گیارہ مرتبہ دہرایا ہے۔ چھ مرتبہ کتاب الزکوٰۃ میں، اور باقی دیگر ابواب میں۔

(۲۰) ایک دفعہ حضرت عمرؓ (۲۳ھ) نے پوچھا کہ حضور ﷺ نے شوہر کی دیت میں سے بیوی کو کیا دلایا ہے؟ تو ضحاک بن سفیان نے جواب دیا کہ اس پر ہمارے پاس حضور ﷺ کی ایک تحریر موجود ہے۔ (دارقطنی۔ ج ۲۔ ص ۳۸۵)

صحابہؓ کے مجموعے

گو صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی تعداد چار لاکھ کے قریب تھی۔ لیکن ان کے مجموعہ ہائے حدیث دو درجن سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس کی وجوہ یہ ہیں کہ ان میں لکھنے والے بہت کم تھے۔ دوم حضور ﷺ نے ابتداء میں کتابت حدیث سے روک دیا تھا۔ سوم عربوں کو اپنے حافظہ پر بہت ناز تھا اور صحابہؓ اس وصف کو باقی رکھنا چاہتے تھے۔

ہمیں اب تک جن مجموعوں کا علم ہوا ہے، وہ یہ ہیں:

(۲۱) علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ (۱۳ھ) نے پانچ سو احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا جسے بعد میں آپ نے تلف کر دیا۔ (تذکرۃ الحفاظ۔ ج ۱۔ ص ۵)

(۲۲) سمرۃ بن جندب (۵۹-۶۰ھ) نے بھی ایک کتابچے میں کچھ احادیث ضبط کی تھیں جنہیں حسن بصریؒ (۱۱۰ھ) نے بھی روایت کیا تھا۔ (تہذیب العہد یب ”حسن بصری“)

(۲۳) ترمذی نے جابر بن عبد اللہ (۷۳-۷۸ھ) کے ایک صحیفے کے متعلق لکھا ہے کہ: ”میں نے وہ صحیفہ قنادہ کے سامنے ایک مرتبہ پڑھا، اور اسے یاد ہو گیا“ (ترمذی باب ماجاء فی ارض المشرق)

(۲۴) حضرت علیؓ کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا۔ جس میں اونٹوں کی زکوٰۃ، جراحات، حدود حرم اور معاہدات وغیرہ کے متعلق کچھ ہدایات تھیں، جو آپ نے حضور ﷺ سے لی تھیں۔ (بخاری۔ کتاب العلم)۔

(۲۵) ایک دفعہ رافع بن خدیج (۷۳-۷۴ھ) نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم آپ کے ارشادات قلم بند کر سکتے ہیں؟ فرمایا: اکتبوا ولا حرج۔ ”کہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔“

(کنز العمال از متقی الہندی۔ ج ۳۔ ص ۵۸)

(۲۶) عمرو بن حزم (۵۱ھ) نے (جسے حضور ﷺ نے عامل یمن مقرر کیا تھا) حضور ﷺ کے اکیس (۲۱) فرامین کتابی صورت میں جمع کئے تھے، جو ابن طولون کی کتاب اعلام السالکین عن کتب سید المرسلین کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل ہیں۔

(۲۷) عبد اللہ بن عمرو بن عاص (۶۵ھ) کے صحیفے میں کئی ہزار احادیث تھیں۔ (اسد الغابہ۔ ج ۳۔ ص ۲۳۲)

جابر بن عبد اللہ (۷۳-۷۵ھ) نے احکام حج پر ایک رسالہ مدون کیا تھا۔ جس میں متعدد احادیث تھیں۔ (التاریخ الکبیر از امام بخاری۔ ج ۳۔ ص ۱۸۲ اور تہذیب العہد یب۔ ج ۳۔ ص ۲۱۵)

- (۲۸) حضرت عائشہؓ (۵۸ھ) کے بھانجے عروہ بن زبیرؓ (۹۴ھ) کے پاس احادیث کا ایک مجموعہ تھا۔ جس میں حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ کی احادیث درج تھیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۳۳ اور تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۸۳)
- (۲۹) سعد بن عبادہ انصاری (۱۱-۱۵ھ) کے پاس بھی احادیث نبوی کا ایک رسالہ تھا۔ (طبقات ج ۳ ص ۱۳۶ اور تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۴۷۵)۔
- (۳۰) عبداللہ بن عمرؓ (۷۴ھ) اپنے مولیٰ اور شاگرد نافع (۱۱۶-۱۲۰ھ) کو احادیث املا کرایا کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۴۱۳)
- (۳۱) عبداللہ بن عباسؓ (۶۸ھ) کے متعلق ان کے شاگرد عکرمہ (۱۰۵-۱۰۸ھ) کی روایت ہے کہ ایک دفعہ طائف کے کچھ لوگ آپ کے پاس احادیث سننے کے لئے آئے۔

آپ نے ایک جزدان نکالا اور انہیں چند احادیث املا کرائیں۔

(ترمذی۔ کتاب العلل)

ایک مرتبہ مغیرہ شعبہ (۵۰ھ) کے کچھ احادیث لکھ کر امیر معاویہؓ کو بھیجی تھیں۔ (بخاری۔ باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۳۲) جب مردان بن حکم (۶۳ھ) مدینہ کا گورنر مقرر ہوا، تو اس نے حضرت ابو ہریرہؓ کو طلب کیا، اور ان سے احادیث سنیں۔ ایک کاتب نے جو پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، یہ لکھ لیں۔ یہ نسخہ بعد میں خلیفہ عمر اموی کے والد عبدالعزیزؓ (۸۶ھ) کے پاس بھی رہا۔ (طبقات ج ۷ ص ۱۵۷)

(۳۳) معن بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود راوی ہیں کہ ایک دن میرے والد نے ایک کتاب مجھے دکھائی، اور حلفا فرمایا کہ یہ عبداللہ بن مسعود کی لکھی

۱۔ آپ ۲۶۶۰ احادیث کے راوی ہیں۔

ہوئی ہے۔ (جامع بیان العلم، حافظ عبدالبر۔ باب ذکر الرخصة فی کتابہ العلم)
 (۳۴) ایک دفعہ کسی نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ایک حدیث سنائی۔ سن کر کہا، کہ مجھے
 اس حدیث کا علم نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ یہ میں نے آپ ہی سے سنی تھی۔ فرمایا:
 اِنْ كُنْتَ سَمِعْتَهُ مِنِّي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدِي.
 ”کہ اگر تم نے مجھ سے سنی ہے تو وہ میرے ہاں لکھی ہوئی ہوگی۔“

اس کے بعد اندر گئے اور ایک طومار اٹھا لائے۔ اسے دیکھا اور وہ
 حدیث^۱ نکل آئی۔ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے ۵۳۷۴ احادیث لکھ رکھی تھیں۔ ان
 میں سے ۱۳۸ احادیث آپ کے ایک شاگرد ہمام بن منبہ یمنی (۱۱۰ھ) نے لکھ لی
 تھیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے اس نسخے کا ایک مخطوط ۱۹۳۳ء میں برلن کی کسی لائبریری
 سے ڈھونڈ نکالا۔ اس کا ایک مخطوط دمشق میں بھی جسے وہاں کی عربی اکاڈمی نے
 اپنے جریدے ”مجلة الجمع العلمي العربي“ میں بالاقساط شائع کیا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے
 ۱۹۵۵ء میں اس کا ایک نیا ایڈیشن تیار کر کے حیدر آباد دکن سے نکالا، ساتھ
 ۶۳ صفحات کے ایک فاضلانہ مقدمہ کا اضافہ کیا۔ اس کا اردو ترجمہ حیدر آباد دکن
 کے ایک عالم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب نے کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کو انقرہ یونیورسٹی سے ہمام کے شاگرد معمر بن راشد کا بھی
 ایک صحیفہ ملا ہے جسے وہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ صحیفہ ہمام، مسند احمد بن
 حنبل (طبع اول ج ۲ ص ۳۱۲) کا حصہ بن چکا ہے۔ (صحیفہ ہمام۔ ص ۴۲)

(۳۵) ابو ہریرہؓ کے ایک شاگرد بشیر بن نہیک کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہؓ کی
 احادیث لکھ لیا کرتا تھا۔ میں جب ان سے رخصت ہونے لگا تو انہیں ایک کتاب
 دکھائی، سنائی اور کہا۔ ہَذَا مَا سَمِعْتُ مِنْكَ. قال نعم. کہ ”یہ احادیث میں

نے آپ سے سنی تھیں۔ فرمایا۔ تم درست کہتے ہو۔ (معارف۔ ایضاً۔ ص ۴۲۴)
ابو ہریرہؓ کے آٹھ سو شاگرد تھے۔ ان میں سے کس نے کتنی احادیث ضبط
کی تھیں، ہمیں معلوم نہیں۔

صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ کا یہ قول موجود ہے کہ عبد اللہ بن عمر بن عاص
(۶۵ھ) کی احادیث مجھ سے زیادہ تھیں، کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ ہم کہہ چکے
ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی احادیث ۵۳۷۲ تھیں۔ اس لئے عبد اللہ بن عمرؓ کی احادیث کچھ
زیادہ ہی ہوں گی۔ (معارف۔ ایضاً۔ ص ۴۲۵)

(۳۶) حضرت انسؓ کے مرویات ۱۲۸۶ تھیں۔ آپ اپنی اولاد کو کہا کرتے تھے
قید و هذا العلم۔ کہ اس علم حدیث کو لکھ لیا کرو۔ (معارف۔ ایضاً۔ ص ۴۲۷)
حاکم (۴۰۵ھ) کی مستدرک میں سعید بن بلال کا یہ قول درج ہے کہ
جب ہم حضرت انسؓ کے پاس جاتے تو وہ ایک بستہ نکال لاتے اور فرماتے کہ
هذا سمعتها من النبي صلى الله عليه وسلم فكتبها وعزضتها عليه.
”یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے حضور ﷺ سے سنی ہیں اور پھر لکھ کر برائے تصدیق
ان کو سنائی تھیں۔“ (ایضاً ص ۴۲۸)

جابر بن عبد اللہ ۱۵۰۰ احادیث کے راوی تھے۔ ان کے شاگرد وہب بن
منبہ (جو ہمام بن منبہ کے بھائی تھے) ان کی احادیث لکھ لیا کرتے تھے۔
(معارف۔ ایضاً۔ ص ۴۲۹)

(۳۷) عمر بن عبد العزیز کا حکم

جب ۹۹ھ میں عمر بن عبد العزیز مسجد خلافت جلوہ گر ہوئے تو آپ نے
تمام عہدال کو لکھا:

انظر واحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاجمعوه.

”کہ حدیث رسول ﷺ کو ڈھونڈو اور جمع کرو“

(فتح الباری۔ کیف یقہض العلم)

آپ نے مدینہ کے فقیہ وقاضی ابوبکر بن عمرو بن حزم خزرجی (۱۲۰ھ) کو بھی یہی بات لکھی۔ اس کی تعمیل میں ایک مجموعہ تو خود قاضی ابوبکر نے تیار کیا اور دوسرا امام محمد بن عبداللہ شہاب ڈہری (۱۲۳ھ) نے ترتیب دیا۔

(۳۸) پہلی اور دوسری صدی کے مجموعے

پہلی اور دوسری صدی میں حدیث کو پھیلانے اور ضبط کرنے میں جن لوگوں نے بہت کوشش کی، ان میں چند ایک کے نام یہ ہیں۔

نام	سکونت	سال وفات
۱۔ سعید بن جبیرؒ	کوفہ	۹۵ ہجری
۲۔ خارجہ بن زید بن ثابتؒ	مدینہ	۹۹ "
۳۔ ہمام بن منبہؒ	یمن	۱۰۱/۱۰۲ "
۴۔ طاؤس بن کیسانؒ	ہمدان	۱۰۵ "
۵۔ محمد بن اسحاقؒ	بغداد	۱۰۵ "
۶۔ قتادہ بن دعامہؒ	-	۱۰۷ "
۷۔ سفیان بن عیینہؒ	کوفہ	۱۰۷ "
۸۔ خواجہ حسن بصریؒ	بصرہ	۱۱۰ "
۹۔ وہب بن منبہؒ	یمن	۱۱۴ "

۱۰۔	ابن شہاب زہریؒ	مدینہ	۱۲۴ ہجری
۱۱۔	حماد بن ابی سلیمانؒ	کوفہ	" ۱۳۰
۱۲۔	امام ابو حنیفہؒ	کوفہ	" ۱۵۰
۱۳۔	ابن جریجؒ	مکہ	" ۱۵۰
۱۴۔	ابن یسارؒ	مدینہ	" ۱۵۱
۱۵۔	اوزاعیؒ	دمشق	" ۱۵۷
۱۶۔	سفیان ثوریؒ	بصرہ	" ۱۶۱
۱۷۔	حافظ ابن لہیعہؒ	مصر	" ۱۷۴
۱۸۔	امام مالکؒ	مدینہ	" ۱۷۹
۱۹۔	عبداللہ بن مبارکؒ	مرو	" ۱۸۱
۲۰۔	ابن جنادہؒ	مصر	" ۱۹۱
۲۱۔	دکعب بن جراحؒ	نیشاپور	" ۱۹۷
۲۲۔	قزاز۔ معن بن عیسیٰؒ	مدینہ	" ۱۹۸

کچھ نام اور بھی ہیں۔ لیکن میں انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

(اکمال۔ اردو ترجمہ طبع کتاب منزل۔ لاہور ۱۹۶۳ء)

(۳۹) حفاظ کے تذکرے

ہم کہہ چکے ہیں کہ صحابہ کرامؓ احادیث کو ناپسند کرتے تھے اور حفظ حدیث کو بہت بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔ صرف وہی محدث حافظ کہلاتا تھا جسے ایک لاکھ احادیث حفظ ہوتی تھیں۔ گو احادیث کی اتنی بڑی تعداد کو یاد کرنا بہت مشکل تھا۔ لیکن ہزار ہا عاشقانِ رسول آگے بڑھے اور انہوں نے اس فرض کو بطریقِ احسن انجام

دیا۔ علماء نے ان کے حالات کئی تذکروں میں ضبط کیئے ہیں۔ چند نام یہ ہیں:

- ۱۔ اسماء الحفاظ ابن الدباغ ابوالولید بن عبدالعزیز اندلسی (۵۴۶ھ)
- ۲۔ اخبار الحفاظ ابن الجوزی (۵۹۷ھ)
- ۳۔ الطبقات شرف الدین وابو الحسن علی بن المفصل (۶۱۱ھ)
- ۴۔ طبقات الحفاظ تقی الدین ابن دقاق العید (۷۰۲ھ)
- ۵۔ تذکرۃ الحفاظ علامہ ذہبی (۷۳۸ھ)
- ۶۔ ذیل تذکرۃ الحفاظ حافظ حسینی دمشقی (۷۶۵ھ)
- ۷۔ نظم تذکرۃ الحفاظ اسماعیل بن محمد عرف ابن یروس (۷۸۶ھ) اس نے تذکرہ ذہبی کو شعروں میں ڈھالا تھا۔
- ۸۔ بدیعہ حفاظ پر حافظ ابن ناصر الدین شامی (۸۴۲ھ) کی نظم
- ۹۔ التبیان خود حافظ شامی نے بدیعہ کی شرح لکھی۔
- ۱۰۔ ذیل التبیان ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)
- ۱۱۔ طبقات الحفاظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)
- ۱۲۔ ذیل طبقات الحفاظ حافظ تقی الدین بن فہد (۸۸۵ھ)
- ۱۳۔ زیادات اس میں شمس الدین سخاوی (۹۰۲ھ) نے ان حفاظ کا ذکر کیا ہے جو ذہبی اور حافظ ابن ناصر الدین شامی سے متروک ہو گئے تھے۔
- ۱۴۔ تذکرۃ الحفاظ یوسف بن حسن بن عبدالہادی حنبلی (۹۰۹ھ)
- ۱۵۔ طبقات الحفاظ سیوطی (۹۱۱ھ)

۱۶۔ ذیل تذکرۃ الحفاظ | سیوطیؒ نے ذہبیؒ کے تذکرۃ الحفاظ کی ذیل لکھی ہے۔
 صحابہؓ کے ہاں جامع، مسند اور معجم وغیرہ کا امتیاز موجود نہیں تھا۔ وہ لوگ جو کچھ سنتے تھے۔ اسے بلا امتیاز اپنے حافظوں یا صحیفوں میں ضبط کر لیتے تھے۔
 احادیث کی تقسیم کافی بعد کی ہے۔ الجامع کا پہلا مدون معمر یمنیؒ (۱۵۳ھ) تھا۔ سنن کا مکحولؒ (۱۱۲ھ۔ ۱۱۶ھ) اور مسند کا امام ابو حنیفہؒ (۱۵۰ھ) تھا۔ مزید تفصیل اگلے صفحات میں دیکھئے۔

مَوْطَا

(۴۰) موطا کے لغوی معنی ہیں: آہل، آراستہ، تیار، متوازن، اور متفق علیہ۔ امام سیوطیؒ (۹۱۱ھ) تنویر الحواکک (شرح موطا۔ مالک۔ طبع مصر ص ۵) میں لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ نے احادیث کا مجموعہ مرتب کرنے کے بعد مدینہ کے ستر فقہاء و بھیجا تھا۔ ان سب نے ان کی صحت پر اتفاق کیا، اور اسی بناء پر آپ نے مجموعے کا نام موطا (متفق علیہ) رکھ دیا۔

امام مالکؒ کے سامنے ایک لاکھ احادیث تھیں۔ ان میں سے پہلے آپ نے دس ہزار انتخاب کیں اور پھر کاٹنے کاٹتے بقول سیوطیؒ (تنویر ص ۷) صرف ستر سو بیس (۱۷۲۰) باقی چھوڑیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

۶۰۰ مسند (مرویات صحابہؓ)

۲۲۲ مُرسل

۶۱۳ موقوف

۲۸۵ اقوال تابعین

میزان: ۱۷۲۰

۱۔ جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن الکمال السیوطی۔ (۹۱۱ھ)

موطا کے راویوں پر قاضی عیاض (۵۴۴ھ) نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں تقریباً تیرہ سو نام تھے۔ ان میں پچاسی صحابہؓ تیس صحابیات اور اڑتالیس تابعین تھے۔

امام مالکؒ سے کئی ہزار شاگردوں نے موطا کی احادیث سنیں۔ ان میں تقریباً ایک ہزار (بستان المحمدین شامی، العزیز دہلوی) اردو ترجمہ۔ طبع کراچی ص ۲۲) نے لکھ لیں۔ ان میں بقل سیوطی (تنویر ص ۹) ہارون الرشید اور اس کے بیٹے امین، مامون اور موتمن بھی شامل تھے۔ رفتہ رفتہ یہ تمام مسودات گم ہو گئے اور تاریخ حدیث میں صرف سولہ نام باقی رہ گئے۔ جو درج ذیل ہیں۔ یہ موطا کے مختلف ایڈیشن ہیں، جو سولہ آدمیوں نے تیار کئے تھے۔ ان میں احادیث کی تعداد مختلف ہے۔ ان میں مشہور ترین اور سب سے زیادہ قابل اعتماد یحییٰ بن یحییٰ مصموری (۲۳۴ھ) کا نسخہ ہے، اور موطا مالکؒ سے مراد عموماً یہی لیا جاتا ہے۔

(۴۱) موطا، ابن ابی ذئب۔ امام ابو الحارث محمد بن عبد الرحمن بن مغیرہ بن حارث مدنی، ۱۵۹ھ۔ یہ موطا امام مالک کے موطا سے بڑا تھا اور پہلے تیار ہوا تھا۔ موطا، مالک کے مختلف نسخوں کی تفصیل یہ ہے:

(۴۲) موطا، امام ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی الواسطی۔ ۱۸۹ھ

(۴۳) موطا، ابن جنادہ۔ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن جنادة المصری العقی ۱۹۱ھ۔

(۴۴) موطا، الفہری۔ ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم الفہری المصری، ۱۹۷ھ (آپ بنو فہر کے مولیٰ تھے)۔

۱۔ عبد رسول میں چند قبائل کے نوجوان رہزنی کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فوج بھیج کر انہیں پکڑا اور پھر آزاد کر دیا۔ ان (غصفا) کی اولاد غصفا کہلاتی ہے۔

(۳۵) مؤطا، القرّاز۔ ابو یحییٰ معن بن عیسیٰ بن دینار المدنی القرّاز۔ ۱۹۸ھ
(قز، ریشم۔ قزاز، ریشم ساز یا ریشم فروش)۔

(۳۶) مؤطا، قُفْطی۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسلمہ بن قُفْطی الجارثی
المدنی المکی۔ ۲۲۱ھ۔

(۳۷) مؤطا، ابو عثمان سعید بن کثیر بن عقیق بن مسلم المصری الانصاری۔ ۲۲۶ھ

(۳۸) مؤطا، ابن کبیر، ابو زکریا یحییٰ بن عبد اللہ بن کبیر مصری۔ ۲۳۱ھ

(۳۹) مؤطا، مصمودی۔ ابو محمد یحییٰ بن یحییٰ بن کثیر بن وسلاس (دسلاس) بن
شمس بن منقیا مصمودی، اندلسی۔ ۲۳۳ھ۔ (جب مؤطا کا لفظ بلا قید بولا جائے
تو ذہن اسی مؤطا کی طرف جاتا ہے)۔

(۴۰) مؤطا، مُصْعَب۔ ابو عبد اللہ مصعب بن عبد اللہ بن مصعب، الزبیری
المدنی۔ ۲۳۶ھ۔

(۴۱) مؤطا، سوید۔ ابو محمد سوید بن سعید الحدّثانی (حدیث کے رہنے والے لب
فراٹ پر ایک شہر)۔ ۲۴۰ھ

(۴۲) مؤطا، عوفی۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر القاسم بن الحارث بن زرارہ بن
مصعب بن عبد الرحمن بن عوف۔ العوفی المدنی۔ ۲۴۲ھ۔

(۴۳) مؤطا، سہمی۔ ابو حذافہ احمد بن اسمعیل السہمی (نسبت بہ بنو سہم) المدنی
البغدادی۔ ۲۵۹ھ۔

(۴۴) مؤطا، سلیمان بن یزید۔ تاریخ وفات نامعلوم۔

(۴۵) مؤطا، محمد بن مبارک صوری۔ تاریخ وفات نامعلوم۔

(۴۶) مؤطا، یحییٰ بن یحییٰ تمیمی۔ تاریخ وفات معلوم۔

(۵۷) مؤطا، تئیس۔ (تئیس، بحیرہ روم کا ایک شہر) ابو عبد اللہ بن یوسف الکلاعی
الد مشقی ثم التئیس۔

الجامع

احادیث کا یہ مجموعہ سنن، مسانید اور معاجم سے وسیع تر ہوتا ہے اور اس میں زندگی کے ہر شعبہ (مثلاً ایمان، عقائد، احکام، فرائض، اخلاق، معاملات، مناقب، سیر، فتن، علامات قیامت وغیرہ) پر احادیث ملتی ہیں۔ ان کی صحیح تعداد کا علم نہیں ہو سکا۔ مجھے صرف بارہ نام ملے ہیں۔ یعنی:

(۵۸) الجامع، معمر بنی۔ ابو عروہ معمر بن راشد لازدی البصری نزیل یمن ۴-۱۵۳ھ

(۵۹) الجامع، ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری البصری۔ ۱۶۱ھ

(۶۰) الجامع، ابو محمد سفیان بن عیینہ الکوفی ثم المکی۔ ۱۹۸ھ

(۶۱) الجامع الصغیر، جہلی۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن

مغیرہ جہلی۔ ۲۵۶ھ۔

(۶۲) الجامع الصحیح۔ ایضاً

(۶۳) ایضاً۔ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری (نشیئر = پدر قبیلہ از

ہوازن)۔ ۲۶۱ھ۔

(۶۴) ایضاً، ترمذی۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الضحاک

السلمی۔ ۲۷۹ھ۔

(۶۵) ایضاً، ابن خزیمہ۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ۔ نیشاپوری۔ ۳۱۱ھ۔

(۶۶) ایضاً، ابو عوانہ۔ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی۔ ۳۱۳-۳۱۶ھ

- (۶۷) ایضاً، ابن الشرقي۔ ابو حامد احمد بن محمد بن حسن الشرقي الشافعی۔ ۳۲۵ھ۔
 (۶۸) الجامع، ابن السکن۔ بوعلی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن البغدادی
 نزیل مصر۔ ۳۵۳ھ۔
 (۶۹) الجامع، ابن حبان البستی۔ ابو حاتم محمد بن احمد بن معاذ التمیمی الداری،
 البستی (بست: غور کا ایک شہر) ۳۵۴ھ۔

(۶۹) ب۔ استدراک

امام بخاریؒ اور مسلمؒ نے صحیح احادیث کے لئے کچھ اصول (شروط اور معیار)، وضع کئے تھے۔ بعد کے چند محدثین نے انہی اصولوں کے تحت کچھ اور احادیث ڈھونڈ نکالیں، اور انہیں الگ مجموعوں میں ضبط کیا۔ اس مشروط و محدود تلاش کا نام استدراک ہے۔ اور احادیث نیز مجموعوں کا نام المستدرک۔ مجھے اس نام کے صرف دو مجموعے ملے ہیں۔ یعنی:

(۷۰) المستدرک علی الصحیحین، الحاکم۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد، عرف الحاکم، نیشاپوری۔ ۴۰۵ھ۔

اس نے ایسی احادیث تلاش کی ہیں جو بخاری و مسلم ہی کے معیار کے مطابق صحیح تھیں۔ اس پر بلقینی، صالح بن عمر بن رسلان (۸۶۸ھ) اور ابن الحجر العسقلانی (۸۵۲ھ) نے تنقید کی ہے۔ اس کا اختصار ذہبی (۷۴۸ھ) نے کیا تھا، اور اس کی تصحیح سیوطی (۹۱۱ھ) نے۔

ابن حبان۔ ابو جعفر احمد بن سنان بن اسد بن حبان الواسطی (مسانید۔ شمارہ ۱۴۰) ۲۵۶ھ۔
 جداگانہ شخصیت ہے۔

(۷۱) المستدرک علی الصحیحین۔ حافظ ابوذر عبد بن احمد بن محمد الہردی المالکی ۴۳۴ھ۔

سُنَن

یعنی حدیث کے وہ مجموعے جن کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق تھی۔

(۷۲) سنن، محمول۔ امام ابو عبد اللہ دمشقی۔ (۱۱۲-۱۱۶ھ)۔

(۷۳) سنن، ابن جریج۔ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج مکی۔ (۱۵۰ھ)

(۷۴) سنن، ابن یسار۔ ابو بکر محمد بن اسحاق بن یسار المدنی۔ ۱۵۱ھ۔

(۷۵) سنن، امام ابو یوسف۔ یعقوب بن ابراہیم بن حُبیب۔ (حُبیب)

الکوفی البغدادی۔ ۱۸۲ھ۔

(۷۶) سنن، الفہری۔ ابو محمد عبد اللہ بن وہب المصری الفہری۔ ۱۹۷ھ۔

(۷۷) سنن، ابو قرہ۔ حافظ موسیٰ بن طارق زبیدی۔ ۲۰۳ھ۔

(۷۸) سنن، الصنعانی۔ عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الصنعانی۔ ۲۱۱ھ۔

(۷۹) سنن، ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ الخراسانی۔ ۲۲۷-۲۲۹ھ۔

(۸۰) سنن، الزرار۔ ابو جعفر محمد الصباح الدولابی الرازی الزرار۔ ۲۲۷ھ۔

(۸۱) سنن، ابن زنجلہ۔ ابو عمر سہل بن سہل زنجلہ الرازی۔ ۲۴۰ھ۔

(۸۲) سنن، الحلوانی۔ بوعلی الحسن علی بن محمد الخلال الحلوانی۔ ۲۴۲ھ۔

(۸۳) سنن، الداری۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام

السرقتدی ۲۵۵ھ۔

۱۔ حلوان: عراق کا ایک گاؤں۔

- (۸۳) سنن، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم المصری الشافعی۔ ۲۶۸ھ۔
- (۸۵) سنن، الاثرم۔ ابو بکر احمد بن محمد بن ہانی الاثرم البغدادی۔ ۲۷۳ھ۔
- (۸۶) سنن، ابن ماجہ۔ ابو عبد اللہ محمد بن یزید الربیع القزوینی۔ ۱۷۳ھ [ربیع، رابعہ بن نزار کی طرف نسبت، اور ماجہ، ماہ چہ (چھوٹا سا چاند) کا معرب]
- (۸۷) سنن، ابو داؤد۔ سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی، سجستانی۔ ۲۷۵ھ۔
- (۸۸) سنن، ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق الازوی البغدادی المالکی۔ ۲۸۲ھ۔
- (۸۹) سنن، ابن ماعز۔ ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ بن مسلم بن ماعز، البصری الکشی۔ ۲۹۲ھ۔
- (۹۰) سنن، ابن درہم۔ ابو محمد یوسف بن یعقوب بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری۔ ۲۹۷ھ۔
- (۹۱) سنن، نسائی۔ امام عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر۔ ۳۰۳ھ۔
- (۹۲) سنن، ابن ایمن القرطبی۔ ابو عبد اللہ محمد عبد الملک بن ایمن الاندلسی۔ ۳۳۰ھ۔
- (۹۳) سنن، الصغار۔ ابو الحسن احمد بن عبید بن اسماعیل البصری، زندہ۔ ۳۳۱ھ۔
- (۹۴) سنن، الہمدانی۔ ابو بکر محمد بن یحییٰ الہمدانی الشافعی۔ ۳۴۷ھ۔
- (۹۵) سنن، التجاد۔ ابو بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل التجاد الحنبلی۔ ۳۳۸ھ۔
- (۹۶) سنن، ابن السکن۔ حافظ ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بغدادی، نزہیل مصر۔ ۳۵۳ھ۔
- (۹۷) سنن، ابن حبان۔ ابو حاتم محمد بن حبان البستی۔ ۳۵۴ھ۔

(۹۸) سنن، الدار قطنی۔ ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود البغدادی۔ ۳۸۵ھ۔

(۹۹) سنن، ابن لال (گنگ)۔ ابوبکر احمد بن علی بن احمد بن محمد بن الفرّج بن لال ہمدانی۔ شافعی۔ ۳۹۸ھ۔

(۱۰۰) سنن، ہیثمہ اللہ۔ ابوالقاسم ہیثمہ اللہ بن الحسن بن منصور الطبری الرازی الشافعی۔ م۔ دینور۔ ۴۱۸ھ۔

(۱۰۱) سنن، یوسف بن یعقوب بغدادی۔ ۴۱۸ھ۔

(۱۰۲) السنن الکبیر والصغیر، البیہقی۔ احمد بن الحسین بن علی البیہقی، ۴۵۸ھ۔
(نبیہق: نیشاپور کے چند دیہات کا نام)

مسانید

(۱۰۳) مسند، امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی۔ ۱۵۰ھ۔

(۱۰۴) مسند الشامیین، الاوزاعی۔ امام ابو عمرو عبد الرحمن بن عمرو بن یحییٰ الاوزاعی۔ ۱۵۷ھ۔

(۱۰۵) مسند، الزرار۔ حماد بن سلمہ بن دینار الزرار البصری۔ ۱۶۷ھ۔

(۱۰۶) مسند، امام موسیٰ بن جعفر اکاظم۔ ۱۸۳ھ۔

(۱۰۷) مسند، ابوسفیان وکیع بن جراح بن ملیح (ملیح) الرواسی الکوفی۔ ۱۹۷ھ۔

(۱۰۸) مسند، علی بن موسیٰ الرضا۔ ۲۰۲ھ۔

(۱۰۹) مسند، شافعی۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس۔ ۲۰۴ھ۔

اس کے مدون ابو العباس محمد بن یعقوب الاصب (۲۳۶ھ) تھے۔ آپ نے یہ احادیث شافعی کے شاگرد ابو محمد ربیع بن سلیمان مرادی مصری (۲۷۰ھ) سے سنی تھیں۔ اس کی شروح ابن الاثیر، مجد الدین، الجرجزی (۶۰۶ھ) اور علامہ سیوطی (۹۱۱ھ) نے لکھیں۔

(۱۱۰) مُسند، ابن الجارود لطیالی۔ سلیمان بن داؤد بن الجارود الفارسی، ثم البصری (۲۰۴ھ)۔ ابن الجارود ابو محمد عبد اللہ بن علی نیشاپوری (م۔ مکہ۔ ۳۰۶ھ) جداگانہ شخصیت ہے۔

(۱۱۱) مُسند، ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الصنعانی۔ ۲۱۱ھ۔
(۱۱۲) مُسند، اسد بن موتیٰ بن ابراہیم بن الولید بن عبد الملک بن مروان الاموی المصری۔ ۲۱۲ھ۔

(۱۱۳) مُسند، القریابی۔ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان النضی القریابی۔ ۲۱۲ھ۔

(۱۱۴) مُسند، ابو محمد عبید اللہ بن موسیٰ بن ابی المختار العبسی الکوفی۔ ۲۱۳ھ۔

(۱۱۵) مُسند، الموطوعی۔ ابواسحاق ابراہیم بن نصر الموطوعی نیشاپوری۔ ۲۱۳ھ۔

(۱۱۶) مُسند، المصصی۔ ابو علی الحسین بن داؤد المصصی۔ ۲۱۶ھ۔

(۱۱۷) مُسند، حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر قرشی اسدی مکی۔ ۲۱۹ھ۔

(۱۱۸) مُسند، ابو عبید قاسم بن سلام البغدادی۔ ۲۲۳ھ۔

(۱۱۹) مُسند، مسند بن مسرہد بصری۔ ۲۲۸ھ۔

(۱۲۰) مُسند، الحمائی۔ یحییٰ بن عبد الحمید بن عبد الرحمن الحمائی الکوفی۔ ۲۲۸ھ۔

ابن الاثیر دو ہیں۔ اول ابوالسعادات، مجد الدین مبارک بن محمد (۶۰۶ھ)۔ دوم ابوالحسن عز الدین علی بن محمد (۱۳۰ھ) پہلے محدث تھے اور دوسرے مؤرخ، کامل التواریخ کے مصنف۔

(۱۲۱) مُسَد، الجعفی۔ ابو جعفر عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن جعفر الیمانی الجعفی۔
المسندی۔ ۲۲۹ھ۔

(۱۲۲) مُسَد، ابن المدینیؑ۔ ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن جعفر المدینی۔ ۲۳۳ھ۔
(۱۲۳) مُسَد، العنکی۔ ابوالربیع سلیمان بن داؤد العنکی الزہرائی البصری۔ ۲۳۴ھ۔
(۱۲۴) مُسَد، ابن ابی شیبہ۔ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم الکوفی۔ ۲۳۵ھ۔
(۱۲۵) مُسَد، ابن راہویہ۔ حافظ ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد،
المروزی۔ ۲۳۸ھ یا ۲۴۸ھ۔ (اس کا والد کہیں سفر میں پیدا ہوا تھا، اس لئے راہ
ویہہ کے نام سے مشہور ہو گیا)۔

(۱۲۶) مُسَد، احمد بن حنبل۔ ۲۴۱ھ۔

اس میں تیس ہزار احادیث تھیں۔ آپ کے فرزند عبد اللہ نے اس میں دس
ہزار کا مزید اضافہ کیا۔ ابن عروہ، ابوالحسن علی بن الحسین بن عروہ الدمشقی، عرف
ابن رکبون (۱۱۱۲ھ) نے اس مسند کو ابواب البخاری کے مطابق دوبارہ مرتب کیا،
اور اس کا نام الکواکب الدراری فی ترتیب مسند الامام احمد علی ابواب البخاری رکھا۔
(۱۲۷) مُسَد، الحلوانی۔ حافظ بوعلی الحسن بن علی بن محمد الحلال الحلوانی۔ ۲۴۲ھ۔
(۱۲۸) مُسَد، الکندی۔ محمد بن اسلم بن سالم بن یزید الکندی الطوسی۔ ۲۴۲ھ۔
(۱۲۹) مُسَد، العدنی۔ ابن بابی عمر ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ العدنی۔ ۲۴۳ھ۔
(۱۳۰) مُسَد، ابو حفص الاصم۔ احمد بن منیع بن عبد الرحمن البغوی۔ ۲۴۴ھ۔
(۱۳۱) مُسَد، الجوہری۔ ابواسحاق ابراہیم بن سعید الجوہری البغدادی۔ ۲۴۷ھ۔
(۱۳۲) مُسَد، المقری۔ ابوبکر محمد بن ہارون الحجاج المقری۔ بعد از ۲۴۷ھ۔
(۱۳۳) مُسَد، عبد بن حمید بن نصر الکسی (کس: قریہ نزد سمرقند)۔ یا الکشی،

المدینی، دواکغ شخصیتیں ہیں۔ دیکھئے شمار ۱۳۵ و ۳۸۶۔

(کش: جرجان کا شہر)۔ ۲۴۹ھ۔

(۱۳۴) مُسند، الذہلی۔ ابوالحسن علی بن حسن نیشاپوری۔ زندہ۔ ۲۵۱ھ۔

(۱۳۵) مُسند، ابن ابی خیرہ۔ ابو عبد اللہ محمد بن ہشام بن شیبہ بن ابی خیرہ

البصری المصری۔ ۲۵۱ھ۔

(۱۳۶) مُسند، الذہری۔ حافظ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم العبدی

الدوری۔ ۲۵۲ھ۔

(۱۳۷) مُسند، العوفی۔ ابو یعقوب اسحق بن بہلول الانباری۔ ۲۵۲ھ۔

(۱۳۸) مُسند، الداری۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام الداری

اسرقندی۔ ۲۵۵ھ۔

(۱۳۹) المُسند الکبیر۔ امام بخاری۔ ۲۵۶ھ۔

(۱۴۰) مُسند، ابن حبان، ابو جعفر احمد بن سنان بن اسد بن حبان الواسطی،

۲۵۶، ۳۵۹ھ۔

(۱۴۱) مُسند۔ السدوسی۔ حافظ ابو یوسف یعقوب بن شیبہ بن الصلت السدوسی

البصری۔ ۲۶۲ھ۔

(۱۴۲) مُسند، ابو زرعہ۔ عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید بن فروخ القرشی

الرازی۔ ۲۶۳ھ۔

(۱۴۳) مُسند، حافظ رمادی۔ ابو بکر احمد بن مصور بن سیار بن معارک

البغدادی۔ ۲۶۵ھ۔

(۱۴۴) مُسند، تغلبی۔ حافظ ابو یاسر عمار بن رجاء استرآبادی۔ ۲۶۷ھ۔

(۱۴۵) مُسند، المدینی۔ ابو جعفر محمد بن مہدی المدینی۔ ۲۷۲ھ۔ (ایک اور

المدینی شمار ۳۸۶ پر دیکھئے)

- (۱۴۶) مُسند، قحی بن مخلد بن یزید القرطبی۔ ۲۷۶ھ۔
- (۱۴۷) مُسند، البغوی^۱۔ ابوالحسن علی بن عبدالعزیز بن المرزبان بن ساہور البغوی۔ ۲۸۶ یا ۲۷۶ھ۔
- (۱۴۸) مُسند، العنبری۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل الطوسی۔ ۲۸۰ھ۔
- (۱۴۹) مُسند، الداری۔ حافظ ابوسعید عثمان بن سعید بن خالد الشافعی۔ ۲۸۰ھ (یہ داری، داری شمار ۸۳ سے الگ ہے)۔
- (۱۵۰) مُسند، ابن ابی اسامہ۔ حارث بن محمد التمیمی البغدادی۔ ۲۸۲ھ۔
- (۱۵۱) مُسند ابی ہریرہؓ، الحرثی۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر بن عبداللہ الحرثی المروزی البغدادی۔ ۲۸۵ھ۔ (مرتب)
- (۱۵۲) مُسند ابی بکرؓ۔ " " " " "
- (۱۵۳) مُسند عمرؓ۔ " " " " "
- (۱۵۴) مُسند عثمانؓ۔ " " " " "
- (۱۵۵) مُسند علیؓ۔ " " " " "
- (۱۵۶) مُسند الزبیرؓ۔ " " " " "
- (۱۵۷) مُسند طلحہؓ۔ " " " " "
- (۱۵۸) مُسند ابن ابی وقاصؓ۔ " " " " "
- (۱۵۹) مُسند العباسؓ۔ " " " " "
- (۱۶۰) مُسند خالد بن ولیدؓ۔ " " " " "
- (۱۶۱) مُسند عمرو بن عاصؓ۔ " " " " "

۱۔ دودار بغوی بھی ہیں۔ :۱ الاصحاح احمد بن منیع ابو جعفر البغوی۔ ۲۴۴ھ (شمار، ۱۳۰) :۲ امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، عرف ابن الفراء۔ ۵۱۶ھ۔ (شمار، ۲۷۲)۔

(۱۶۳) مُسَدِّ، ابو عبد الرحمن تمیم بن محمد بن معاویہ الطوسی۔ زندہ۔ ۲۹۰ھ۔

(۱۶۴) مُسَدِّ، ابو یحییٰ عبدالرحمن بن محمد الرازی۔ ۲۹۱ھ۔

(۱۶۵) مُسَدِّ، الزُّنَارُ - أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ خَالِقٍ الْبَصْرِيُّ - ۲۹۲ھ -

(١٢٦) مُسَدِّ، النَفْسِي - ابواسحاق ابراهيم بن مُعْقِل (مُعْقِل) بن حجاج النَفْسِي - ٢٩٥هـ -

(۱۶۷) مُسَدِّ، اَز رَقِی۔ اَبُو الْوَلِیْدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔ ۲۹۷ھ۔

(۱۶۸) مُسَدِّ، مُطَيَّنٌ۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی الکوفی۔ ۲۹۷ھ۔

(۱۶۹) مُسَدِّ، السَّخَّانِي^۲۔ ابواسحاق ابراہیم بن یوسف الرازی۔ ۳۰۱ھ۔

(۱۷۰) مُسَدِّ، ابن ناجیه۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن ناجیۃ البربری ثم البغدادی ۳۰۱ھ۔

(۱۷۱) مُسَدِّ، (مُسَدِّ عَلٰی) نَسَائِی۔ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی۔ ۳۰۳ھ۔

" " " " (۱۷۲) مُسَدِّ، (مُسَدِّ مالک)

(۱۷۳) مُسَدِّ، حَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ الشَّيْبَانِيِّ - ۳۰۳ھ -

(۱۷۴) مُسَد، البشتی۔ ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن نصر البشتی النیشاپوری۔

زندہ - ۳۰۳۔ (بشت: قریہ نیشاپور)۔

(۱۷۵) مُسَدِّ، الرُّوَايَانِي - أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الرُّوَايَانِي - ۳۰۷ھ -

(۱۷۶) مُسَدِّدُ الْوَلَعَالِي - أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْأَمْثَلِ الْقُتَيْبِيُّ الْمَوْصِلِيُّ - ۳۰۷ھ -

(۱۷۷) مُسَدِّ، ابوسعید عبدالرحمن بن الحسن الاصفهانی۔ ۳۰۷ھ۔

۱۔ الزہار کئی اور بھی ہیں۔ ۱: الزہار حماد بن سلمہ (شمار ۱۰۵)۔ ۱۶۷ھ۔ ۲: الزہار۔ محمد الصباح

۳: الزرار۔ ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد البغدادی
الدولابی الرازی (شمار ۸۰)۔ ۲۲۷ھ۔

(شمار ۳۸۲)۔ ۵۷۰۔ ۲ مسیحیان: رے کا ایک موضع ہے۔

- (۱۷۸) مُسَد۔ ابن ابان۔ ابوالعباس ولید بن ابان بن توبہ الاصفہانی۔ ۳۱۰ھ۔
- (۱۷۹) مُسَد، ابو عوانہ۔ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید (یزید) الاسفرائینی ۳۱۶/۳۱۳ھ۔
- (۱۸۰) مُسَد، السراج۔ ابوالعباس السراج محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران، نیشاپوری۔ ۳۱۳ھ۔
- (۱۸۱) مُسَد، ابن عقیل۔ ابو عبد اللہ محمد بن ازہر بن عقیل البلخی۔ ۳۱۶ھ۔
- (۱۸۲) مُسَد۔ الدغولی۔ ابوالعباس محمد بن عبد الرحمن بن محمد الشافعی۔ ۳۲۵ھ۔
- (۱۸۳) مُسَد، ابن ابی حاتم۔ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادريس، بن المنذر بن داؤد بن مہران التمیمی الحنظلی الرازی۔ ۳۲۷ھ۔ (درب حظہ: رے کا ایک گاؤں یا محلہ)۔
- (۱۸۴) مُسَد، الشاشی۔ ابو سعید ہیشم بن کلب بن شریح بن معقل الشاشی۔ ۳۳۵ھ۔ (شاش: ایک شہر ہے کچھ سے پرے)۔
- (۱۸۵) مُسَد، ابن حمشاد۔ ابو الحسن علی بن حمشاد العدل۔ نیشاپوری۔ ۳۳۸ھ۔
- (۱۸۶) مُسَد، الصفار۔ ابو الحسن احمد بن عبید بن اسماعیل، البصری الصفار۔ زندہ۔ ۳۴۱ھ۔
- (۱۸۷) مُسَد (مسند عمر بن الخطاب)، النجاد۔ ابو بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرئیل النجاد الحنبلی۔ ۳۴۸ھ۔
- (۱۸۸) مُسَد، ابن قانع۔ عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق بغدادی۔ ۳۵۱ھ۔

- (۱۸۹) مُسَد، دُحْج۔ ابو محمد دُحْج بن احمد بن دُحْج البغدادی السجری۔ ۳۵۱ھ۔
- (۱۹۰) مُسَد، ابن عمارہ۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عمارۃ الخراسانی۔ ۳۵۳ھ۔
- (۱۹۱) مُسَد (مُسَد عمر بن الخطاب)، ابن الجعابی۔ ابو بکر محمد بن عمر بن محمد بن سالم، البغدادی۔ ۳۵۵ھ۔
- (۱۹۲) مُسَد، رام نر مزی۔ ابو محمد حسن بن عبدالرحمن بن خلاد الفارسی الرام ہر مزی۔ ۳۶۰ھ۔ (رام نر مزی۔ خوزستان کا شہر)
- (۱۹۳) مُسَد، ابن ماسرجیس۔ ابو علی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن حسین، بن عیسیٰ بن ماسرجیس، نیشاپوری۔ ۳۶۵ھ۔
- (۱۹۴) مُسَد، القطعی۔ ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک۔ ۳۶۸ھ۔ (قطعیہ، بغداد کا ایک محلہ ہے)۔
- (۱۹۵) مُسَد، الوعفرانی۔ ابو سعید حسین بن محمد بن علی الاصفہانی۔ ۳۶۹ھ۔
- (۱۹۶) مُسَد، ابن نصر۔ ابو اسحاق ابراہیم بن نصر الرازی۔ ۳۸۵ھ۔
- (۱۹۷) مُسَد، ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادی۔ ۳۸۵ھ۔
- (۱۹۸) مُسَد (مُسَد الموطا)، الغافقی۔ ابو القاسم عبدالرحمن بن عبداللہ بن محمد الغافقی۔ الجوهری المصری المالکی۔ ۳۸۵ھ۔
- (۱۹۹) مُسَد (مُسَد مسلم)، الجوزقی۔ ابو بکر محمد بن عبداللہ الجوزقی۔ ۳۸۸ھ۔ اس نے صحیح مسلم کو بہ ترتیب مُسَد مرتب کیا۔ (جوزق: نیشاپور کی ایک بستی)۔

(۲۰۰) مُسَد، ابن الفرات - ابوالفضل جعفر بن الفضل بن جعفر بن محمد
البغدادی - ۳۹۱ھ -

(۲۰۱) مُسَد، ابن جمیع - ابوالحسین محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن بن یحییٰ
بن جمیع غسانی، شامی - ۴۰۲ھ -

(۲۰۲) مُسَد، البرقانی - ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی البرقانی،
الشافعی - ۴۲۵ھ (برقانہ: خوارزم کی بستی ہے) -

(۲۰۳) مُسَد، القضاعی - شہاب الدین ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن
حکمون الشافعی - ۴۵۴ھ -

(۲۰۴) مُسَد، ابن خسرو، ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو البلیخی الحنفی - ۵۲۳ھ -

(۲۰۵) مسانید امام اعظم - یہ کل سترہ مسانید ہیں جنہیں امام ابوحنیفہ نے روایت
کیا تھا۔ ان میں سے پندرہ کو ابوالموید محمد بن محمود بن محمد بن الحسن الخطیب
الخوارزمی، (۶۵۵ھ) نے ایک جلد میں جمع کر کے اس کا نام جامع المسانید رکھا۔

(۲۰۶) مُسَد الصحابہ، سیوطی - ۹۱۱ھ - (یہ ان صحابہ کی مروی احادیث ہیں۔ جو
حضور ﷺ کی زندگی میں وفات پا چکے تھے)۔

کُتُبُ السُّنَّةِ

(۲۰۷) کتاب السنۃ - ابوعلیٰ حنبلی بن اسحاق بن حنبلی الشیبانی (امام احمد بن
حنبلی کا عم زاد) - ۲۷۳ھ -

(۲۰۸) کتاب السنۃ - ابوبکر احمد بن عمرو بن النبیل الضحاک بن مخلد (مُخَلَّد) -

الشیبانی البصری۔ ۲۸۷ھ۔

(۲۰۹) کتاب السنۃ۔ الخلال۔ ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون۔ بغدادی عرف

الخلال۔ ۳۱۱ھ۔

(۲۱۰) کتاب السنۃ۔ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطر النخعی، الشافعی

الطبرانی۔ (طبریہ۔ شام کا گاؤں)۔ ۳۶۰ھ۔

(۲۱۱) کتاب السنۃ۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی۔ ۳۶۹ھ۔

(۲۱۲) کتاب السنۃ۔ ابن شاہین۔ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد

بغدادی ۳۸۵ھ۔

(۲۱۳) کتاب السنۃ۔ ابن مندہ۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ،

العبدی۔ ۳۹۵ھ۔

مَعَاجِم

معجم سے مراد حدیث کا وہ مجموعہ ہے جس میں اسناد کا سلسلہ شیوخ سے

شروع ہو کر حضور ﷺ تک چلا جائے۔ شیوخ کی تعداد دس بھی ہو سکتی ہے اور دس سو

بھی۔ ان کا یا احادیث کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہوا کرتا ہے۔ مشہور معجم یہ ہیں۔

(۲۱۴) معجم، ابن قانع۔ عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن دائق بغدادی۔ ۳۵۱ھ۔

(۲۱۵) المعجم الکبیر، الطبرانی۔ امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب۔ ۳۶۰ھ۔

اس میں پچیس ہزار احادیث ہیں اور صحابہ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔

(۲۱۶) المعجم الصغیر، الطبرانی۔ اس میں شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔

- (۲۱۷) المعجم الاوسط، الطبرانی۔ اس میں شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہے۔
- (۲۱۸) معجم۔ حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الجرجانی الشافعی۔ ۳۷۱ھ۔
- (۲۱۹) معجم، ابن جمیع۔ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن جمیع الغسانی۔ ۴۰۲ھ۔
- (۲۲۰) معجم، دمیاطی۔ ابو محمد عبدالمومن بن خلف بن ابی الحسن دمیاطی۔ ۷۰۵ھ۔

متفرق

- (۲۲۱) کتاب الآثار۔ امام ابو حنیفہ۔ ۱۵۰ھ۔
- اس کتاب کو ان کے چار شاگردوں
- ۱: امام زفر بن ہذیل۔ ۱۵۸ھ۔
- ۲: امام ابو یوسف۔ ۱۸۲ھ۔
- ۳: امام محمد شیبانی۔ ۱۸۹ھ۔
- ۴: امام حسن بن زیاد ثکوفی۔ ۲۰۳ھ یا ۲۰۹ھ نے روایت کیا۔
- (۲۲۳) البسوط فی الحدیث۔ امام بخاری۔ ۲۵۶ھ۔

انتخابی مجموعے

جب پہلی چار صدیوں میں متلاشیانِ حدیث نے صحاح، سنن مسانید، معاجم اور اسی نوعیت کے دیگر مجموعے تیار کر لئے تو پھر انتخاب، تلخیص، تخریج اور تجربہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ منتخبین نے مختلف مقاصد کے پیش نظر مختلف طریقے استعمال کئے۔ مثلاً

- ۱: بعض نے ترغیب و ترہیم کی خاطر چھوٹے چھوٹے مجموعے تیار کیے۔
- ۲: بعض نے احادیثِ قدسیہ، احادیثِ غریبیہ یا احادیثِ مرفوعہ وغیرہ کو الگ الگ ضبط کیا۔

۳: کسی نے طویل کتابوں کی تلخیص تیار کی۔

- ۴: اور کسی نے اربعین، مائتہ اور الف کے عنوان سے چالیس (۴۰)، سو (۱۰۰) یا ہزار (۱۰۰۰) احادیث کا انتخاب تیار کیا۔

چند انتخابی مجموعوں کی فہرست یہ ہے۔

(۲۲۳) المنشی، ابن الجارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی الجارود۔ ۳۰۶ھ۔

(۲۲۴) مارواہ الاکابر عن مالک، القطار، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد

القطار۔ ۳۳۲ھ۔

(۲۲۵) المنشی، ابن اصغ۔ ابو محمد قاسم بن اصغ بن محمد بن یوسف البیانی (بیان)۔

قریہ اندلس)۔ م۔ قرطبہ، ۳۴۰ھ۔

(۲۲۶) شہاب الاخبار فی الحکم والامثال۔ القضاہ قاضی شہاب الدین ابو عبد

اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون القضاہ الشافعی۔ ۴۵۴ھ۔ یہ ایک ہزار

احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس کا اختصار نجم الدین الغیطی محمد بن احمد الاسکندری

(۹۸۴ھ) نے کیا۔ اس اختصار کی اصلاح حسن بن محمد بن حسن بن محمد بن حیدر الہندی الصغانی (۶۵۰ھ) نے کشف الحجاب عن احادیث الشہاب کے عنوان سے کی۔ سیوطی (۹۱۱ھ) نے اس کی ترتیب بدل کر اس کا نام اسعاف الطلاب رکھا۔ اور کئی علماء مثلاً عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی المنادی (۱۰۳۱ھ) اور ابن وحشی وغیرہ نے اسی کی شروح لکھیں۔

(۲۲۷) جواہر الاحادیث، الأقلیدی۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الأقلیدی الفارسی۔ ۵۰۷ھ۔ (اقلید: قریہ شیراز)۔

(۲۲۸) فردوس الاخبار، شیرویه۔ ابوشجاع شیرویه بن شہردار بن شیرویه بن فناخسرو الہمدانی الدیلی۔ ۵۰۹ھ۔

اس میں دس ہزار احادیث بے اسناد ہیں۔ اس کے فرزند حافظ ابو منصور شہردار بن شیرویه نے اس کی اسانید ”مسند الفردوس“ میں ضبط کیں۔

(۲۲۹) الْجَمْعُ وَالْأَحْكَامُ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْأَنَامِ۔ قاضی ابوالفتح عبدالواحد بن محمد بن عبدالواحد التمیمی الآدی۔ ۵۵۰ھ۔

(۲۳۰) النجم من کلام سید العرب والعجم۔ ابوالعباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل التمیمی الاندلسی۔ ۵۵۰ھ۔

(۲۳۱) زهرة الانوار۔ ابوبکر رکن الدین محمد بن عبدالرشید بن نصر بن محمد انکرمانی الحنفی۔ ۵۶۵ھ۔

(۲۳۲) کتاب الاحکام الشرعیۃ الکبریٰ۔ ابن الخراط شیبلی۔ ۵۸۱ھ۔

(۲۳۳) المغنی۔ حافظ زین الدین عمر بن زید بن بدر بن سعید الموصلی۔ ۶۱۹ھ۔

(۲۳۴) الاحادیث الجیاد، الہدی۔ ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمن السعدی المقدسی۔ ۶۳۳ھ۔

اس میں وہ احادیث ہیں جو صحیحین میں راہ نہ پاکیں۔

(۲۳۵) مصباح الدجی فی حدیث المصطفیٰ - امام حسن بن محمد الصفانی - ۶۵۰ھ -

(۲۳۶) المشتقی - شیخ مجد الدین عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمہ

الحمرانی - ۶۵۲ھ - (مشہور امام ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) کا دادا)۔

(۲۳۷) الترغیب والترہیب، المنذری - حافظ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن

عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد المنذری الشافعی المصری - ۶۵۶ھ -

(۲۳۸) جمع النہایہ، ابن ابی جرہ - شیخ ابو محمد عبداللہ بن سعد بن ابی جرہ

الازدی الاندلسی - ۶۷۵ھ -

(۲۳۹) مُسد - (انتخاب) ابو حفص ناصر الدین عمر بن عبدالمنعم بن عمر الطائی

الدمشقی - ۶۹۸ھ -

(۲۴۰) نُشر الذُرر فی احادیث غیر البشر - امام ابوالنبی محمود بن محمد

التونخی - ۷۲۳ھ -

(۲۴۱) الذُرُ وَالْمَرْجَان فی الاحادیث الصحاح والحسان - ابن

المظہر حسن بن یوسف الحلی - ۷۲۶ھ -

(۲۴۲) المشتقی فی احادیث الاحکام - حافظ تقی الدین ابوالعباس احمد

بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الحمرانی - عرف ابن تیمیہ - ۷۲۸ھ -

(۲۴۳) اللؤلؤة فی الحدیث - عبدالرحمن بن عبدالحسن الواسطی الشافعی - ۷۴۴ھ -

(۲۴۴) المسند الحسن من احادیث السلطان ابی الحسن - شمس الدین

محمد بن احمد بن مرزوق تلمسانی - ۷۸۱ھ -

(۲۴۵) بلوغ المرام - حافظ ابن حجر العسقلانی - ۸۵۲ھ -

- (ایک ہزار پانچ سو ستانوے (۱۵۹۷) احادیث کا مجموعہ۔
- (۲۴۶) مِفْتَاحُ السُّنَّةِ، ابن شراحیل۔ ابو بکر بن عبد الرحمن بن شراحیل
المختصری۔ ۸۸۸ھ۔
- (۲۴۷) المنتقى من سنن ابی داؤد و مسند احمد، الْقَبَّانِي - شرف الدین
یحییٰ بن محمد بن سعید القبانی الشافعی القاہری۔ ۹۰۰ھ۔
- (۲۴۸) الجامع الکبیر۔ جلال الدین سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔
- (۲۴۹) الجامع الصغیر۔ جلال الدین سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔
- (۲۵۰) الجامع الاوسط " " " "۔
- (۲۵۱) المنتخب من مسند الشافعی۔ ابن الشَّعَام - شیخ زین الدین ابو
حفص عمر بن احمد بن علی بن الشَّعَام الحنفی الشافعی۔ ۹۳۶ھ۔
- (۲۵۲) إتحاف العابد (مَوْظَا، مالک کا انتخاب)۔ ابن الشَّعَام۔ ۹۳۶ھ۔
- (۲۵۳) البدر المنیر۔ الشَّعْرَانِيؒ۔ ۹۷۳ھ۔
- (۲۵۴) كنز العمال۔ علی المصطفیٰ برہان پوری۔ ۹۷۷ھ۔
- (۲۵۵) الفتوحات الإلهية۔ محمد بن عبد اللہ الحسني المالکی۔ (من ملوک فارس)
۹۸۳ھ۔ یہ ایک ہزار پانچ سو ستترہ احادیث کا مجموعہ ہے۔
- (۲۵۶) الجامع فی الحديث۔ قطب الدین محمد بن علاء الدین السبکی۔ ۹۸۸ھ۔
- (۲۵۷) كنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق۔ عبد الرؤف بن تاج العارفین بن
علی بن زین العابدین القاہری المناویؒ۔ ۱۰۳۱ھ۔

۱۔ امام ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد بن علی الشَّعْرَانِي

۲۔ مناوی۔ ہارون الرشید کے ایک عامل مصر، حسیب نے نبل کے شرقي کنارے پر ایک بستی منیہ کی
بنیاد ڈالی تھی۔ مناوی اسی کا اسم منسوب ہے۔

- (۲۵۸) الجامع الازھر من حدیث النبی الانور۔ المناوی۔ ۱۰۳۱ھ۔
- (۲۵۹) دُرَرُ الاحادیث۔ حسام الدین بن خلیل الرومی۔ ۱۰۴۲ھ۔
- (۲۶۰) الثَّرْوَةُ الْمَرْجَانُ، الطربنی۔ عبد الجواد بن ابراہیم الطربنی (الطربنی)۔ زندہ۔ ۱۰۶۷ھ۔
- (۲۶۱) تحفة النبی، فطری۔ شیخ ابراہیم فطری البخاری الادرنوی۔ ۱۱۳۵ھ۔
- (۲۶۲) المعجم الوجیز، الْمُحْجُوب۔ عقیف الدین عبد اللہ بن ابراہیم بن حسن بن محمد امین المکی الطاکفی عرف الْمُحْجُوب۔ ۱۲۰۷ھ۔
- (۲۶۳) مطالع المسرات فی حدیث سید السادات۔ حسن بن محمد المصری ۱۲۳۱ھ۔
- (۲۶۴) طَيِّ السَّجَل، الرُّوَّاسی۔ بہاء الدین محمد بن محمد بن المہدی الزفّاعی الحلی۔ ۱۲۷۸ھ۔
- (۲۶۵) نیل المرام من احادیث خیر الانام۔ الجردانی۔ محمد بن عبد اللہ الجردانی الشافعی۔ ۱۳۰۴ھ۔
- (۲۶۶) جواهر البخاری، عمارہ۔ مصطفیٰ محمد عمارۃ المصری۔ ۱۳۳۹ھ۔
- (سات سو (۷۰۰) احادیث کا مجموعہ)
- (۲۶۷) انتخاب صحاح ستہ۔ نیاز علی پروری۔ ۱۳۴۴ھ۔
- (۲۶۸) ریاض السنۃ۔ سید جعفر شاہ پھلواری۔ آج کل (۱۹۶۹ء) راولپنڈی میں ناظم مساجد اوقاف ہیں۔

تلخیص و تجرید

تلخیص سے مراد کسی کتاب کو مختصر کرنا ہے، اور تجرید کا مفہوم کسی مجموعہ احادیث کی اسانید اور مکرر روایات کو حذف کرنا ہے۔

(۲۶۹) البسوط، سرخسی۔ ابو حامد محمد بن احمد بن سہل (۳۹۰ھ)، نے امام ابو یوسف کے مجموعہ احادیث، جس میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) احادیث تھیں۔ کی یہ تلخیص تیار کی۔

(۲۷۰) تجرید الصحاح الستة۔ امام رزین بن معاویہ العبدری السرقسطی المالکی ۵۲۵ھ۔

(۲۷۱) مختصر مسند الامام احمد، ابن عساکر۔ ابوالقاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبہ اللہ دمشق۔ ۵۷۱ھ۔

(۲۷۲) مختصرات البخاری۔

۱: ابن الفراء۔ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بغوی۔ عرف، ابن الفراء (۵۱۶ھ) نے چار ہزار چار سو چونتیس (۴۴۳۴) احادیث کا ایک مجموعہ، مصابیح کے نام سے تیار کیا تھا۔ اس میں شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ خطیب تمریزی نے ۷۳۷ھ میں ایک ہزار پانچ سو گیارہ (۱۵۱۱) احادیث کا اضافہ کر کے اس کا نام ”مشکوۃ المصابیح“ رکھ دیا۔ محمد بن جعفر الکتانی (۱۳۳۵ھ) لکھتا ہے کہ مصابیح کا مصنف بغوی نہیں، بلکہ الشرجی تھا۔ (الرسالة المستطرفة، ص ۱۴۴)۔

(۲۷۳) ۲: جمال الدین ابوالعباس احمد بن عمر الانصاری القرطبی۔ ۶۵۶ھ۔

(۲۷۴) ۳: عبد اللہ بن سعد بن ابی حمزہ الازدی (۶۷۵ھ) نے النہایہ کے عنوان سے بخاری کی تلخیص تیار کی تھی۔

(۲۷۵) ۴: شیخ بدرالدین حسن بن عمر بن حبیب الحکمی (۵۷۷ھ)۔

(۲۷۶) ۵: الشُّرُجی۔ زین الدین ابوالعباس احمد بن احمد بن عبداللطیف الشرجی الزبیدی۔ ۸۹۳ھ۔

(۲۷۷) ۶: محمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسماعیل المراكشي (من ملوک الغرب) نے فتح الباری فی تخریج احادیث البخاری لکھی۔ ابن حجر (۸۵۲ھ) کی فتح الباری (صحیح بخاری کی شرح) الگ کتاب ہے۔

(۲۷۸) تلخیص سنن ابی داؤد۔ ۱: حافظ مندری۔ زکی الدین ابو محمد عبد اعظم بن عبد القوی۔ ۶۵۶ھ۔

(۲۷۹) ۲: ابن قیم۔ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد دمشقی۔ ۷۵۱ھ۔

(۲۸۰) تجریدُ الصحیح للمُسلم۔ حافظ منذری۔ ۶۵۶ھ۔

(۲۸۱) آلام فی احادیث الاحکام۔ ابن دقیق العید۔ تقی الدین محمد بن علی بن وہب دقیق العید (۷۰۲ھ) نے اپنی ہی کتاب الامام فی احادیث الاحکام، کا اختصار تیار کیا۔

(۲۸۲) مختصر جامع الترمذی۔ ۱: الطوفی۔ نجم الدین سلیمان بن عبد القوی الطوفی الحنبلی۔ ۷۱۰ھ۔

۲: البانی۔ نجم الدین محمد بن عقیل البانی الشافعی۔ ۷۲۹ھ۔

۱۔ مراکش پر سادات (شرقا) کے دو گمراہے ۹۵۱ھ سے ۱۳۱۱ھ تک حکمران رہے۔ ایک شرقائے حسنی (۹۵۱-۱۰۶۹ھ) کہلاتا تھا۔ اور دوسرا شرقائے لثالی (۱۰۷۵-۱۳۱۱ھ)۔ دونوں کے گمراہ گمراہ بادشاہ تھے۔ ان میں سے دو بلند پایہ محدث تھے۔ شرقائے حسنی سے محمد بن عبد اللہ الحسینی (۹۸۳ھ-۲۵۵ شمار) اور لثالی میں سے محمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسماعیل بن الشریف (۱۲۰۴ھ)۔

- (۲۸۳) کتاب فی تہذیب الصحیح للمسلم - ابن جرّی - محمد بن احمد بن محمد الغرناطی - ۵۷۴۱ھ -
- (۲۸۴) مختصر السنن الکبیر - اس کا مصنف احمد بن الحسین بن علی البیہقی (۴۵۸ھ) تھا - اس کا اختصار ان حضرات نے تیار کیا -
- (۲۸۵) ۱: ابراہیم بن علی الدمشقی - ۵۷۴۴ھ -
- (۲۸۶) ۲: علامہ ذہبی - ۵۷۴۸ھ -
- (۲۸۷) ۳: عبد الوہاب الشعرانی - ۵۹۷۴ھ -
- (۲۸۸) تنقیص المستدرک للحاکم - ۱: علامہ ذہبی - ۵۷۴۸ھ -
- (۲۸۹) ۲: ابن قیماز - شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن قیماز، الفارقی الدمشقی الشافعی - ۵۷۴۸ھ -
- (۲۹۰) ۳: برہان الدین حلبی -
- (۲۹۱) ۴: اس کتاب (المستدرک) کی تصحیح سیوطی (۹۱۱ھ) نے کی -
- (۲۹۲) اختصار مسند الامام ابو حنیفہ - القونوی - جمال الدین محمود بن احمد القونوی الدمشقی - ۵۷۷۰ھ -
- (۲۹۳) اختصار الصحیح لابن حبان - ۱: ابن السلقن - سراج الدین عمر بن علی - ۵۸۰۴ھ -
- (۲۹۴) ۲: ابن بلبان - امیر علاؤ الدین ابوالحسن علی بن بلبان بن عبد اللہ الفارسی الحنفی النخوی (م - قاہرہ ۵۳۹ھ) نے اس کتاب (صحیح ابن حبان) کو ابواب پر مرتب کر کے الاحسان فی تقریب الصحیح لابن حبان نام رکھا -
- (۲۹۵) تجرید الاوامر والنواہی (از صحاح ستہ) ابو بکر بن ابی مجد الحنبلی - ۵۸۰۴ھ -

(۲۹۶) مختصر حسن حسین۔ یہ اختصار خود کتاب کے مصنف، شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری (۸۳۳ھ) نے تیار کیا۔

(۲۹۷) ترصیع الجوہر النقی۔ (سنن بیہقی کی تلخیص)۔ ابن قطلوبغا۔ زین الدین قاسم بن قطلوبغا بن عبد اللہ المصری الکھفی ۸۷۹ھ۔

(۲۹۷) ب۔ استخراج

حدیث کے ابتدائی مجموعوں (صحاح، سنن وغیرہ) میں ہر حدیث حدیثی حدّ ثانیاً آخرتاً (فلاں نے مجھے یا ہمیں بتایا، اس نے فلاں سے سنا الیٰ آخرہ) سے شروع ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ کسی مجموعہ حدیث کا مدون بھی سلسلہ اسناد کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ بعد کے بعض محدثین نے مدون کو نظر انداز کر کے احادیث کی روایت کی۔ یہ عمل اصطلاح حدیث میں استخراج کہلاتا ہے۔ ابوعوانہ (۳۱۶ھ) کی ”صحیح“، ”مسلم“ کا استخراج ہے۔ اور محمد ابن اسماعیل بھلی (۲۵۶ھ) کی ”صحیح“، ”بخاری“ کا استخراج ہے۔ یہ عمل عموماً صحیحین پر ہوا ہے۔ چند استخراجات کے نام یہ ہیں۔

(۲۹۸) المستخرج۔ ابن رجا۔ حافظ ابو بکر محمد بن رجا۔ الاسفرائینی۔ ۲۸۶ھ۔

(۲۹۹) المستخرج۔ ابوالفضل احمد بن سلمہ الزرار۔ ۲۸۶ھ۔

(۳۰۰) المستخرج۔ ابن حمدان۔ ابو جعفر احمد بن حمدان بن علی بن عبد اللہ بن سنان۔

نیشاپوری۔ ۳۲۱ھ۔

(۳۰۱) المستخرج۔ ابو عمران موسیٰ بن عباس بن محمد الجوبینی (جوین ایک شہر

بسطام و نیشاپور کے درمیان) ۳۲۳ھ۔

(۳۰۲) المستخرج۔ احمد بن محمد بن ابراہیم الطوسی البلاذری۔ ۳۳۹ھ۔

(۳۰۳) المُنْخَرَج - ابو النصر محمد بن محمد بن یوسف الطوسی الشافعی - ۵۳۴ھ -

(۱۰۴) المُنْخَرَج - ابن الاخرم - ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف ، الشیبانی

النیشاپوری - ۵۳۴ھ -

(۳۰۵) المُنْخَرَج - ابو الولید حسان بن محمد بن احمد بن ہارون ، القرشی ، الاموی

الشافعی النیشاپوری - ۵۳۴ھ -

(۳۰۶) المُنْخَرَج - ابو سعید احمد بن ابی بکر محمد النیشاپوری - ۵۳۵ھ -

(۳۰۷) المُنْخَرَج - ابو حامد احمد بن محمد بن شارک الہروی الشافعی - ۵۳۵ھ -

(۳۰۸) المُنْخَرَج - ابن ماسر جیس - ابو علی الحسین بن محمد بن احمد بن محمد بن الحسین

بن عیسیٰ بن ماسر جیس - ۵۳۶ھ -

(۳۰۹) المُنْخَرَج - حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل جرجانی الشافعی - ۵۳۷ھ -

(۳۱۰) المُنْخَرَج - حافظ ابو احمد محمد بن ابی حامد احمد بن الحسین بن القاسم بن

الفطریف بن الجہم العیدی الجرجانی - ۵۳۷ھ -

(۳۱۱) المُنْخَرَج - ابن عصم - حافظ ابو عبد اللہ محمد بن العباس بن احمد بن محمد بن

عصم بن بلال بن عصم الہروی - ۵۳۸ھ -

(۳۱۲) المُنْخَرَج - ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن زکریا الشیبانی النیشاپوری - ۵۳۸ھ -

(۳۱۳) المُنْخَرَج - ابن عبدان - ابو بکر احمد بن عبدان بن محمد بن الفرغ

الشیرازی - ۵۳۸ھ -

(۳۱۴) المُنْخَرَج - ابن مردقویہ - حافظ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردقویہ -

اصفہانی - ۵۴۱ھ -

(۳۱۵) المُنْخَرَج - البرقانی - ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی -

الشافعی۔ ۴۲۵ھ۔

(۳۱۶) المستخرج، ابن منجویہ۔ ابو بکر احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم، اصفہانی۔

۴۲۸ یا ۴۳۸ھ۔

(۳۱۷) المستخرج، ابن مہران۔ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ

بن مہران اصفہانی۔ ۴۳۰ھ۔

(۳۱۸) المستخرج، اللؤلؤ۔ ابو محمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحسن البغدادی۔

۴۳۹ھ۔

(۳۱۹) المستخرج، الملی۔ ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم الاصفہانی۔ (طبع، شائع)

از خزائن۔ ۴۸۶ھ۔

(۳۲۰) الجامع الصحیح الاسانید من اربعۃ مسانید۔ سلطان محمد بن عبد اللہ الحسنی۔

(فاس کا بادشاہ مدتوں مراکش کا پایہ تخت رہا) ۱۲۰۳ھ۔

تخریج

تخریج کے دو مفہوم ہیں۔ اول۔ کتب فقہ و تفسیر وغیرہ کی احادیث کو جداگانہ مجموعوں میں جمع کرنا۔ دوم۔ حدیث کی کسی کتاب سے خاص قسم کی احادیث مثلاً مرفوع، متصل، مرسل وغیرہ کو الگ کرنا۔ چنانچہ ایسے مجموعوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۳۲۱) تخریج صحیح مسلم۔ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد۔ الاصفہانی

الشافعی۔ ۴۳۰ھ

۱۔ دو (۲) اور اللؤلؤ بھی ہیں یعنی بوعلی الحسن، اللؤلؤ الجلوانی۔ ۴۳۲ھ (شمار ۸۲، ۱۲۷)۔ اور اللؤلؤ ابو بکر احمد، البغدادی۔ ۳۱۱ھ (شمار ۲۰۹)۔

(۳۲۲) تخریج احادیث الشرح الكبير - شرح الكبير کا مصنف، الرافعی۔ ابو القاسم امام الدین عبدالکریم بن محمد القزوينی۔ (۶۲۳ھ) ہے۔ اس کی تخریج کئی علماء نے کی۔ مثلاً

(۳۲۳) ۱: ابن جماعہ - عزالدین ابو عمر عبدالعزیز بن بدر الدین محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن جماعہ الکنانی الحموی الشافعی۔ م۔ مکہ ۶۷۷ھ۔

(۳۲۴) ۲: زرکشی - بدرالدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن بہادر الترمذی المصری الشافعی۔ م۔ قاہرہ ۷۹۴ھ۔

(۳۲۵) ۳: ابن الملقن - سراج الدین عمر بن علی۔ ۸۰۴ھ۔

(۳۲۶) ۴: ابن جماعہ - بدرالدین محمد بن شرف الدین ابو بکر بن عزالدین الکنانی الشافعی۔ ۸۱۹ھ۔ (یہ ادروالے ابن جماعہ، شمار ۳۲۳ کا پوتا ہے)

(۳۲۷) ۵: سنیوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۳۲۸) ب۔ احادیث مختصر الکبیر۔ (مختصر الکبیر کا مصنف تھا ابن حاجب، جمال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس المصری ۶۴۶ھ) اس کی تخریج علماء ذیل نے کی۔

(۳۲۸) ۱: ابن عبدالبہادی - شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالبہادی المقدسی الحسینی۔ ۷۴۴ھ۔

(۳۲۹) ۲: ابن الملقن۔ ۸۰۴ھ۔

(۳۳۰) ۳: ابن الحجر العسقلانی۔ ۸۵۲ھ۔

- (۳۳۱) الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایۃ^۱۔ ابن الحجر العسقلانی۔ ۸۵۲ھ۔
- (۳۳۲) نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ۔ الزیلعی^۲۔ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد (یا عبد اللہ) الحنفی۔ م۔ قاہرہ۔ ۷۲۲ھ۔
- (۳۳۳) العناية فی تخریج احادیث الہدایۃ۔ محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم القرشی الحنفی المصری۔ ۷۷۵ھ۔
- (۳۳۴) الکفایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ۔ المارذینی۔ علاء الدین علی بن عثمان المارذینی۔
- (۳۳۵) احادیث شرح المختار۔ (فتہ)۔ ۱: ابن مودود مجد الدین، عبد اللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی۔ ۷۸۳ھ۔
- ۲: ابن الملقن۔ ۸۰۳ھ۔
- (۳۳۶) تخریج احادیث الکشاف۔ الزیلعی۔ ۷۶۲ھ۔ اس کی ذیل ابن حجر (۸۵۲ھ) نے لکھی تھی۔
- (۳۳۷) تخریج احادیث البیضاوی: المناوی۔ عبدالرؤف۔ ۱۰۳۱ھ۔
- (۳۳۸) ۲: محمد ہامات زادہ بن حسن الترمکانی القسطنطینی۔ ۱۱۷۵ھ۔
- اس طرح کے کئی اور مجموعے بھی ہیں۔

۱۔ ہدایۃ (فتہ) کا مصنف مرغینانی۔ برہان الدین علی بن ابی بکر (۵۹۳ھ) تھا۔ مرغینان، مادراء النہر کا ایک شہر ہے۔

۲۔ ایک زیلعی اور بھی ہے، یعنی الفخر الزیلعی، عثمان بن علی بن محمد، ۷۴۳ھ۔ بقول بعض کنز العمال کا شارح۔ (زیلع۔ جہش کی ایک گھاٹ۔

ارْبَعِیْن وَغَیْرَہ

(۳۲۸) ب۔ اربعین یا اربعون سے مراد حدیث کے وہ مجموعے ہیں جن میں صرف چالیس منتخب احادیث ہوں۔ حاجی خلیفہ (۱۰۰۴ھ) نے..... کشف الظنون میں بہتر اربعین اور پچیس اربعون نامی مجموعوں کا ذکر کیا ہے۔ کچھ ایسے مجموعے بھی ہیں جن میں احادیث کی تعداد سو (۱۰۰)، دو سو (۲۰۰) یا ہزار ہے۔

چند نام یہ ہیں۔

- (۳۲۹) اربعین۔ عبداللہ بن مبارک المروزی۔ ۱۸۱ھ۔
- (۳۳۰) اربعین، ابن حرب۔ احمد بن حرب نیشاپوری۔ ۲۳۴ھ۔
- (۳۳۱) اربعین۔ الآجزی۔ ابوبکر محمد بن حسین البغدادی الآجزی۔ م۔ مکہ۔ ۳۶۰ھ (آج: بغداد کی ایک بستی)۔
- (۳۳۲) اربعین، الکلابازی۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم الحنفی الکلابازی۔ ۳۸۰ھ۔
- (۳۳۳) اربعین۔ الدار قطنی بغدادی۔ ۳۸۵ھ۔
- (۳۳۴) اربعین، الجوزی۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ الجوزی النیشاپوری الحنفی۔ ۳۸۸ھ۔
- (۳۳۵) اربعین، الحاکم۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری۔ ۴۰۵ھ۔
- (۳۳۶) اربعین۔ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی۔ ۴۳۰ھ۔
- (۳۳۷) اربعین، الصابونی۔ ابو عثمان اسماعیل بن عبدالرحمن بن احمد الصابونی النیشاپوری۔ ۴۳۹ھ۔
- (۳۳۸) اربعین۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم الاصفہانی۔ ۴۶۶ھ۔
- (۳۳۹) اربعین۔ شیخ الاسلام ابواسماعیل عبداللہ محمد الانصاری الہروی۔ ۴۸۱ھ۔
- (۳۵۰) اربعین حافظ ابوعبداللہ قاسم بن الفضل اصفہانی۔ ۴۸۹ھ۔

(۳۵۱) اربعین - ابن عساکر - ۵۷۱ھ -

(۳۵۲) اربعین، الزہاوی - حافظ عبد اللہ الزہاوی - ۶۱۲ھ -

(۳۵۳) اربعین، البطال - شمس الدین محمد بن احمد یمنی - ۶۳۰ھ -

(۳۵۴) اربعین، امام النووی - محی الدین یحییٰ بن شرف - ۶۷۶ھ -

(۳۵۵) اربعین، تفتازانی - مسعود بن عمر التفتازانی - ۷۵۱ھ -

(۳۵۶) اربعین - سیوطی - ۹۱۱ھ -

(۳۵۷) اربعین، ابن طوئون - شمس الدین محمد بن علی بن احمد دمشقی - ۹۵۳ھ -

(۳۵۸) اربعین، ابن الحجر البیت - شیخ شہاب الدین احمد البکی - ۹۷۳ھ -

(۳۵۹) کتاب المأتین، صابونی - ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمن بن احمد -

۱۳۴۹ھ -

(۳۶۰) المائۃ - شیخ الاسلام عبد اللہ الانصاری الہروی - ۱۴۸۱ھ -

(۳۶۱) المائۃ المنقاة - (مسلم کا انتخاب)، العلانی - حافظ صلاح الدین العلانی

الدمشقی - ۸۶۱ھ -

(۳۶۲) المائۃ المنقاة - (ترمذی کا انتخاب) - ایضاً

(۳۶۳) ألف حدیث عن الف شیخ - المؤذن - ابو صالح احمد بن عبد الملك بن علی

بن احمد المؤذن النیشاپوری - ۱۲۷۰ھ -

(۳۶۴) ألف حدیث عن مائۃ شیخ - السمعانی - ابو مظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار

بن احمد التمیمی السمعانی الروزی الحنفی - ۱۲۸۹ھ -

(۳۶۵) الف حدیث - الصفدی - احمد بن محمد بن محمد الصفدی الدمشقی - ۱۱۴۷ھ -

۱۔ سنن: بنویم کی ایک شاخ ہے۔

وحدانیات تا عشریات

اسناد کے طول و اختصار کے لحاظ سے احادیث کی دس اقسام ہیں۔

(۳۶۶) (اول) وحدانیات: یعنی وہ احادیث جن کے راوی اول اور حضور ﷺ کے

کے درمیان صرف ایک راوی ہو۔ جیسے امام ابو حنیفہؒ کی وحدانیات، جنہیں عبدالکریم بن عبدالصمد الطبری المقرئ الشافعی نے جمع کیا تھا۔

(۳۶۷) (دوم) ثنائیات: کہ راوی اول اور حضور ﷺ کے درمیان دو راوی

ہوں۔ ایسی احادیث مؤطا، مالک میں موجود ہیں۔

(سوم) ثلاثیات: تین راویوں والی احادیث۔ ان کی تعداد کافی زیادہ

ہے۔ مثلاً

(۳۶۸) ثلاثیات۔ احمد بن حنبل۔ ۲۴۱ھ ۱۳۳۷ احادیث

(۳۶۹) ایضاً مسند عبد بن حمید۔ ۲۴۹ھ ۵۱ احادیث

(۳۷۰) ایضاً الدارعی۔ ۲۵۵ھ ۱۵ احادیث

(۳۷۱) ایضاً امام بخاری۔ ۲۵۶ھ ۲۲ احادیث

(۳۷۲) ایضاً ابن ماجہ۔ ۲۷۳ھ ۵ احادیث

(۳۷۳) ایضاً ترمذی۔ ۲۷۹ھ ایک حدیث

(۳۷۴) ایضاً معجم الصغیر۔ طبرانی۔ ۳۶۰ھ ۳ احادیث

(۳۷۵) (چہارم) رباعیات: شافعی۔ ۲۰۴ھ

(۳۷۶) رباعیات۔ بخاری۔ ۲۵۶ھ ۲ احادیث

(۳۷۷) ایضاً مسلم۔ ۲۶۱ھ

(۳۷۸) ایضاً ابوداؤد۔ ۲۷۳-۲۷۵ھ ایک حدیث

- (۳۷۹) رباعیات۔ ترمذی ۵۲۷۹۔ ۱۷۰ احادیث
- (۳۸۰) ایضاً۔ نسائی ۵۳۰۳۔
- (۳۸۱) رباعیات التابعین۔ ابن صُری۔ حسن بن ابی العظام۔ ہبۃ اللہ بن محفوظ الربیع الدمشقی۔ ۵۵۸۶۔
- (۳۸۲) (مجموع) خماسیات۔ جامع۔ الزرار۔ ابن القنور۔ ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد عرف ابن القنور البغدادی الزرار۔ ۵۴۷۰۔
- (۳۸۳) (ششم) السداسیات فی الحدیث۔ ۱: ابن الخطاب۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی المصری۔ عرف، ابن الخطاب۔ ۵۵۲۵۔
- (۳۸۴) ۲: ابوالقاسم ظاہر بن طاہر بن محمد نیشاپوری۔ ۵۵۳۳۔
- (۳۸۵) ۳: السلقی۔ ابوطاہر عماد الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السلقی اصفہانی۔ ۵۵۷۶۔
- (۳۸۶) ۴: المدینی۔ ابو موسیٰ محمد بن عمر بن احمد بن عمر المدینی الاصفہانی۔ ۵۵۸۱۔
- (۳۸۷) (ہفتم) السباعیات فی الحدیث۔ ۱: ابن العربیؒ۔ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد المعافری المالکی۔ ۵۵۴۳۔ ۵۵۴۶۔
- (۳۸۸) ۲: ابن عساکر۔ ۵۵۷۱۔
- (۳۸۹) ۳: المدینی۔ ابو موسیٰ محمد بن عمر المدینی۔ ۵۵۸۱۔
- (۳۹۰) ۴: ابوالنصر جلال الدین عبد اللطیف بن عبد المعین بن الصیقل الحرانی الحنفی المصری۔ ۵۶۷۲۔

۱: ابن العربیؒ (شیخ اکبر) الگ شخصیت ہے۔ ۵۶۳۸۔

۲: ایک معافری ۴۷۴۳۔ پڑھیں۔

(۳۹۱) ۵: جمال الدین یوسف بن الحسن بن احمد بن عبدالبہادی المقدسی
الحسنی ۸۸۰ھ۔

(۳۹۲) (ہشتم) ثمانیات۔ ۱: العطار۔ الرشید ابوالحسین یحییٰ بن علی بن
عبد اللہ العطار۔ ۶۶۲ھ۔

(۳۹۳) ۲: ابو الفرج النجیب۔ ۷۷۲ھ۔

(۳۹۴) (نہم) تسامیات۔ ۱: ابراہیم بن محمد الطبری المکی۔ ۷۷۲ھ۔

(۳۹۵) ۲: ابو حیان۔ اثیر الدین محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان
الاندلسی الغرناطی۔ ۷۷۵ھ۔

(۳۹۶) ۳: ابن جماع۔ عز الدین ابو عمر عبدالعزیز بن بدر الدین الکنانی الشافعی
المصری۔ م۔ مکہ ۷۶۷ھ۔

(۳۹۷) (دہم) عشاریات۔ ۱: التتوخی۔ برہان الدین ابواسحاق، ابراہیم
بن احمد بن عبد الواحد البعلی دمشقی المصری۔ ۸۰۰ھ۔

(۳۹۸) ۲: حافظ سخاوی۔ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمن۔ ۹۰۲ھ۔

(۳۹۹) ۳: سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔

احادیثِ ناسخہ

یعنی وہ احادیث جنہوں نے بعض دیگر احادیث کو منسوخ کر دیا۔

(۴۰۰) ناسخ الحدیث و منسوخہ۔ الجعد۔ ابو بکر محمد بن عثمان۔ الجعد،
الشیبانی۔ ۳۰۱ھ۔

(۴۰۱) ایضاً۔ الانباری۔ احمد بن اسحاق الانباری۔ ۳۱۸ھ۔

- (۲۰۲) ایضاً ابن بحر۔ محمد بن بحر اصفہانی۔ ۳۲۲ھ۔
 (۲۰۳) ایضاً النحاس۔ ابو جعفر احمد بن محمد النحاس النخوی۔ ۳۳۸ھ۔
 (۲۰۴) ایضاً ابن اصغ۔ ابو محمد قاسم بن اصغ بن محمد بن یوسف البیانی النخوی
 القرطبی۔ ۳۴۰ھ۔
 (۲۰۵) ایضاً ابن شاہین۔ ابو حفص عمر بن شاہین البغدادی۔ ۳۸۵ھ۔
 (۲۰۶) ایضاً ابو القاسم تھیبہ اللہ بن سلامۃ النخوی۔ ۴۱۰ھ۔
 (۲۰۷) ایضاً عبد الکریم بن ہوازن القشیری۔ ۴۶۵ھ۔
 (۲۰۸) ناسخ الحدیث و منسوخہ۔ الحازمی۔ ابو بکر محمد بن موسیٰ الحازمی،
 الہمدانی۔ ۵۸۴ھ۔

مُسَلَّسَات

مسلسل وہ حدیث ہے جس کی سند میں تمام راوی ایک ہی قسم کے الفاظ
 (مثلاً حَدَّثَنَا، حَدَّثَنِي، أَخْبَرْنَا وغیرہ استعمال کریں، یہاں تک کہ کسی قولی یا فعلی حالت
 کی روایت میں بھی سب متفق ہوں۔

قولی حالت یہ ہے کہ اگر ایک روایت میں نَشْهَدُ، نَقُولُ یا ”بِاللَّهِ
 الْعَظِيمِ“ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو اس حدیث کی باقی تمام روایات میں بھی
 یہ الفاظ موجود ہوں۔

فعلی حالت یہ ہے کہ اگر حضور ﷺ وہ بات کہتے وقت مسکرائے تھے، یا آپ ﷺ
 نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا تھا، تو سب راوی اس کا ذکر کریں۔ ایک حدیث ہے

لَا يَجِدُ الْعَبْدَ حُلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ

خَيْرُهُ وَشَرُّهُ وَحُلُوهُ وَمُؤَرَّهٌ قَالَ وَقَبْضَ رَسُولِ اللَّهِ

۱۔ ابو القاسم تھیبہ اللہ بن الحسن الطبري (۴۱۸ھ) شمار ۱۱۰۰ الگ شخصیت ہے۔

علیٰ لہجہ

”حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بندہ اس وقت تک لذتِ ایمان نہیں پاتا، جب تک کہ وہ اس بات پر ایمان نہ لائے کہ خیر و شر اور تلخ و خوش سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس ارشاد کے وقت حضور ﷺ نے اپنی ریش مبارک کو پکڑ رکھا تھا۔“

اس حدیث کو بیان کرتے وقت تمام راویوں نے ریش مبارک کو ہاتھ میں لینے کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مسلسلات میں شمار ہوگی۔ علماء نے مسلسلات کو الگ مجموعوں میں ضبط کیا ہے۔ مثلاً:-

(۴۰۹) مسلسلات، ابن شاذان۔ ابوبکر احمد بن ابراہیم بن حسین بن شاذان بغدادی۔ ۳۸۳ھ۔

(۴۱۰) مسلسلات، ابن العربی۔ ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن احمد المعروف بہ ابن العربی الحافری المالکی۔ ۵۴۳-۵۴۶ھ۔

(۴۱۱) مسلسلات، الدبیاجی۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یحییٰ العثماني الدبیاجی الاسکندری۔ ۵۷۲ھ۔

(۴۱۲) مسلسلات، سلفی۔ ابو طاہر عماد الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السلفی الاصفہانی۔ ۵۷۶ھ۔

(۴۱۳) مسلسلات، ابن مسدی۔ ابوبکر جمال الدین محمد بن یوسف بن موسیٰ بن یوسف الازدی الغرناطی۔ نزیل مکہ۔ ۶۳۳ھ۔

(۴۱۴) مسلسلات، ابن طیلان۔ ابو القاسم القاسم بن محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الاوسی الانصاری القرطبی۔ ۶۴۲ھ۔

۱۔ معافری ایک اور بھی ہے، دیکھئے شمار ۷۷۔

(۳۱۵) الجواهر المکملۃ فی الاخبار الملسلۃ، السنخاوی^۱۔ ابوالحسن علم الدین علی بن محمد بن محمد بن عبدالصمد الشافعی زبیل دمشق۔ ۶۳۳ھ۔

(۳۱۶) الحدیث المسلسل، الشبکی۔ تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی الشبکی۔ ۷۵۶ھ۔

(۳۱۷) ایضاً، ابوزرعہ ولی الدین احمد بن ابی الفضل زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی الکروی الشافعی۔ م، قاهرہ ۸۲۶ھ۔

(۳۱۸) مائۃ مسلسل، السنخاوی۔ مس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر السنخاوی (سنخا: مصر کا شہر)۔ م، مدینہ ۹۰۲ھ۔

(۳۱۹) المسلسلات۔ سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۳۲۰) ایضاً (الفوائد الجلیلہ)، ابن عقیلہ۔ ابوعبداللہ جمال الدین محمد بن ابن احمد العقیلۃ بن سعید المکی۔ ۱۱۵۰ھ۔

(۳۲۱) ایضاً، ابن الطیب۔ ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن موسیٰ القاسی المالکی۔ زبیل المدینہ ۱۱۷۰ھ۔

مسلسلات کے مجموعے چار سو سے زائد ہیں۔ (الرسالۃ المستطرف ص ۷۲)

احادیث غریبہ

”غریب“ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے سلسلۂ اسناد میں سے کوئی راوی رہ گیا ہو۔ ”غریب“ کا ایک اور مفہوم بھی ہے، مشکل اور فہم سے بالا۔ یعنی وہ حدیث جس کا مفہوم عام آدمی نہ سمجھ سکتا ہو۔ چونکہ حضور ﷺ قریش مکہ کی زبان بولتے تھے، اس لئے بعض دور افتادہ عربی قبائل ان کی بات کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔

۱۔ مشہور سنخاوی، حافظ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمن ۹۰۲ھ الگ شخصیت ہے۔ شمار ۴۱۸۔

بعض شارحین نے ایسی احادیث کی شرحیں لکھی ہیں۔ کتب ذیل میں ”غریب“ کہیں پہلے مفہوم میں استعمال ہوا ہے اور کہیں دوسرے میں۔

(۴۲۲) غریب الاحادیث - ابن شمیم - ابو الحسن النضر بن شمیم المازنی النخوی - ۲۰۴ھ -

(۴۲۳) ایضاً - القطرب - محمد بن المستنیر القطرب - ۲۰۶ھ -

(۴۲۴) ایضاً - ابو عبیدہ معمر بن المثنی الثمینی البصری - ۲۱۰ھ -

(۴۲۵) ایضاً اصمعی - ابو سعید عبد الملک بن قریب بن عبد الملک - ۲۱۴ - ۲۱۷ھ -

(۴۲۶) ایضاً - ابو عبیدہ (عبید) القاسم بن سلام (۲۲۴ھ) نے اس کتاب پر

چالیس سال صرف کئے۔ اس کی ذیل عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری ۲۷۶ھ نے لکھی۔

(۴۲۷) ایضاً - الاثرم - ابو الحسن علی بن المغیرہ الاثرم البغدادی - ۲۳۰ھ -

(۴۲۸) ایضاً - ابن قادم - ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن قادم الکوفی - ۲۵۱ھ -

(۴۲۹) ایضاً - ابو عمرو شمر بن حمدویہ - ۲۵۶ھ -

(۴۳۰) ایضاً ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق الحرابی - ۲۷۶ھ -

(۴۳۱) کتاب الغریبین (غریب الحدیث والقرآن) ابو عبیدہ احمد بن محمد بن ابی

عبیدہ العبدی الہروی - ۳۰۱ھ - کی تکملہ المدینی (۵۸۱ھ) نے لکھا۔

(۴۳۲) اس کا تکملہ المدینی (۵۸۱ھ) نے لکھا۔

(۴۳۳) غریب الحدیث - ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد بن عمر زخشری -

(زخشر: قریہ خوارزم) - ۵۳۸ھ -

(۴۳۴) مشارق الانوار - (موطا اور صحیحین کی غریب احادیث پر) قاضی ابوالفضل

عیاض بن موسیٰ السخسی - ۵۴۴ھ -

- (۴۳۵) مطالع الانوار (احادیث غریبہ پر)۔ ابن قرقول۔ ابواسحاق ابراہیم بن یوسف الوهرانی۔ الحمزی۔ م۔ فاس ۵۶۹ھ۔
- (۴۳۶) النہایۃ فی غریب الحدیث۔ (۱: ابن الاثیر۔ امام ابوالسعادات مبارک بن ابی الکریم محمد الجزری (۶۰۶ھ)۔
- (۴۳۷) ب: اس کی ذیل الارموی صفی الدین محمود بن ابی بکر الارموی (۷۷۳ھ) نے لکھی۔
- (۴۳۸) ج: تلخیص علامہ سیوطی (۹۱۱ھ)۔
- (۴۳۹) د: اور عیسیٰ بن محمد الصفوی (۹۵۳ھ)۔

أَحَادِيثُ مُشْتَهَرَةٍ

- یعنی ایسی احادیث جو لوگوں میں بہت مقبول و مشہور تھیں۔ مثلاً:-
- (۴۴۰) التذکرہ فی الاحادیث المَشْتَهَرَةِ۔ زُرْکَشی بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن بہادر الترمذی المصری الشافعی۔ ۷۹۳ھ۔
- (۴۴۱) المقاصد۔ علامہ سخاوی۔ ۹۰۲ھ۔
- (۴۴۲) الذُرُرُ الْمُنتَثِرَةُ فی الاحادیث المَشْتَهَرَةِ۔ سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔
- (۴۴۳) الوسائل السَّیِّئَةُ من المقاصد السَّخَاوِیَةِ۔ ابنِ خَلْف۔ ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن خلف المالکی۔ ۹۳۹ھ۔
- (۴۴۴) تسهیل السَّبیل۔ الخلیل۔ محمد بن احمد الخلیل الشافعی۔ ۱۰۵۷ھ۔
- (۴۴۵) الاحادیث المَشْتَهَرَةُ علی اللسنة۔ الرُّرَقَانِی۔ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف لاجوردی۔ علوان الرُّرَقَانِی المصری المالکی۔ ۱۱۲۲ھ۔

اَجْزَاء

اُن احادیث کا مجموعہ جو کسی ایک موضوع مثلاً صبر، شکر، ذکر، توکل وغیرہ پر ہوں۔ جزء (جمع: اجزاء) کہلاتا ہے۔ کشف الظنون میں ایسے ایک سو تیرہ (۱۱۳) مجموعوں کے نام دیئے ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

(۴۴۶) جزء۔ ابو عاصم الشَّعْبَانِیُّ بن مُخَلَّد بن الضَّحَّاک البصری۔ ۲۱۲ھ۔

(۴۴۷) ایضاً۔ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن اُمّی بن عبد اللہ بن انس بن مالک الانصاری البصری (بخاری کا استاد)۔ ۲۱۵ھ۔

(۴۴۸) ایضاً۔ ابن عرفہ۔ بوعلی۔ الحسن بن عرفہ بن یزید العبیدی البغدادی۔

۲۵۷ھ۔

(۴۴۹) ایضاً۔ ابن القرات۔ ابو مسعود احمد بن القرات بن خالد الضَّحَّی، الرازی۔

۲۵۸ھ۔

(۴۵۰) ایضاً۔ ابن قسیم۔ ابی العباس محمد بن جعفر بن محمد بن هشام بن قیم الثَّمَرِی الدمشقی۔ ۳۲۸ھ۔

احادیثُ الْاَفْرَاد

افراد، فرد کی جمع ہے، اس سے مراد وہ راوی ہے۔ جس نے:-

- ۱: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو، جو کسی ثقہ راوی نے بیان نہ کی ہو۔
- ۲: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو۔ جو کسی ثقہ یا غیر ثقہ راوی نے بیان نہ کی ہو۔

۳: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو جو ایک مخصوص شہر یا بستی (مثلاً

بصرہ، کوفہ، مدینہ وغیرہ) سے روایت کی ہو۔

۴: کوئی ایسی حدیث روایت کی ہو، جو کسی راوی نے کسی خاص آدمی سے سنی ہو، اور یہ راوی اس روایت میں منفرد ہو۔

اس صنف پر کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً

(۳۵۱) کتاب الافراد۔ ابو داؤد صاحب السنن۔ ۲۷۵ھ۔

(۳۵۲) ایضاً۔ زرار قطنی۔ ۳۸۵ھ۔

(۳۵۳) ایضاً۔ ابن شاپین۔ ۳۸۵ھ۔

(۳۵۴) ایضاً۔ ابن رزق۔ احمد بن عبد اللہ بن حمید بن رزق۔ نزیل مصر۔

۳۹۱ھ۔

امالی

علمائے سلف کا یہ دستور تھا کہ ہفتے میں ایک یا دو دن (جمعہ۔ ہفتہ) اپنے طلباء کو مسجد میں بلا کر احادیث املا کرتے تھے۔ ان احادیث کا اُمالی کہا جاتا ہے۔

ان کے متعدد مجموعے موجود ہیں۔ مثلاً

(۳۵۵) الامالی۔ ابن شاپین۔ ۳۸۵ھ۔

(۳۵۶) ایضاً۔ قاضی ابوالحسن عبد الجبار بن احمد بن عبد الجبار، البہدانی الشافعی المحض۔ ۴۱۵ھ۔

(۳۵۷) ایضاً۔ ابن مندہ^۱۔ ابو زکریا یحییٰ بن عبد الوہاب بن مندہ اصفہانی۔

۱۔ ابن مندہ نام کے دو اور محدث بھی ہیں۔

۱: ابن مندہ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن اسحاق..... بن مندہ العبیدی الاصفہانی ۴۷۰ھ۔
(اس کا ذکر اس کتاب میں نہیں آ سکا۔)

۲: ابن مندہ۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ العبیدی الاصفہانی۔ ۳۹۶ھ (شمار ۲۱۳)

- ۵۱۱ھ۔ یہ غالباً ابوالقاسم کا بیٹا اور ابو عبد اللہ (ہر دو درج پا ورق) کا پوتا ہے۔
 (۲۵۸) ایضاً۔ السلامی۔ ابو الفضل محمد بن ناصر بن محمد بن علی بن عمر السلامی،
 (نسبت بہ دار السلام بغداد) الشافعی الحنبلی۔ ۵۵۰ھ۔
 (۲۵۹) ایضاً۔ ابن عساکر۔ ۵۷۱ھ۔
 (۲۶۰) الامالی۔ القزوی۔ ابوالقاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم القزوی
 ۶۲۳ھ۔

اکابر کی روایات اصاغر سے

وبالعکس

- (۲۶۱) کتاب ماوراء الکبار عن الصغار۔ ابن المنجینی۔ حافظ ابو یعقوب
 اسحاق بن ابراہیم بن یونس بن المنجینی بغدادی المصری۔ ۳۰۲ھ۔
 (۲۶۲) کتاب من روی عن ابیہ۔ ابن شاپین۔ ۳۸۵ھ۔
 (۲۶۳) رواية الصحابة عن التابعين والابناء عن الابناء خطیب
 بغدادی، حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن مہدی۔ ۴۶۳ھ۔
 (۲۶۴) کتاب من روی عن ابیہ عن جدہ۔ حافظ گیزگلدی العلائی صلاح الدین
 ابوسعید غلیل بن گیزگلدی العلائی الشافعی دمشقی المقدسی۔ ۷۶۱ھ۔
 اس کی ذیل ابن حجر عسقلانی نے لکھی۔
 (۲۶۵) کتاب رواية الابناء عن ابائهم۔ الواکلی۔ ابونصر عبید اللہ بن سعید
 النجری الواکلی۔

مُرْسَل

وہ حدیث جس کا راوی کوئی تابعی ہو، لیکن اسناد میں اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے وہ حدیث حضور ﷺ سے سنی تھی۔

(۴۶۶) کتاب المراسیل۔ ابوداؤد صاحب السنن۔ ۵۲۷۵ھ۔

(۴۶۷) ایضاً۔ ابن ابی حاتم ابو محمد عبد الرحمن الرازی۔ ۵۳۲۷ھ۔

(۴۶۸) جامع التحصیل فی احکام المراسیل۔ حافظ گزکندی۔ ۷۷۶۱ھ۔

کُتُب مَفْرَدَة

یعنی حدیث کے ایسے مجموعے جن میں کسی خاص موضوع مثلاً عیادت، رحمت، حقوق والدین وغیرہ پر یا کسی خاص نوع مثلاً متواترہ، شاذہ وغیرہ کی احادیث درج ہوں۔ ”مفردہ“ کا عام فہم ترجمہ ہوگا ”متفرقہ“۔

(۴۶۹) کُتُب خُطَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ابن المدینی ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن جعفر المدنی۔ ۲۳۳ھ۔

(۴۷۰) کتاب دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایضاً

(۴۷۱) الْمَوْقُفَاتُ فِي الْحَدِيثِ۔ ابن بکار۔ زبیر بن بکار ابو عبد اللہ بن ابی بکر قرشی اسدی کی۔ ۲۵۶ھ۔

(۴۷۲) الاحادیث الشاذہ۔ الضمیری۔ قاضی ابوالغنیس محمد بن اسحاق بن ابراہیم الضمیری۔ ۲۷۵ھ۔

(۴۷۳) أَمْثَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ الزام طر مزی۔ حافظ حسن بن عبد الرحمن بن خلاد الفارسی الزام طر مزی۔ ۳۶۰ھ۔

(۴۷۴) اَلْمُلَخَّصُ فِي الْحَدِيثِ - التَّعَاظِرِي - ابوالحسن علی بن محمد بن خلف القاسمی التَّعَاظِرِي المالکی - ۴۰۳ھ -

(قابس مغربی افریقہ کا ایک شہر ہے)

(۴۷۵) كِتَابُ التَّقْصِصِ - (موطا - مالک کی روایات مرفوعہ کا مجموعہ) ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر النمري القرطبي المالکی - (نمر - نام مردے نمر - بلاد ہندیل کا ایک موضع) - ۴۶۳ھ -

(۴۷۶) النصوص والاخبار فی حفظ الجار - ابن قُتُوح - ابو عبد اللہ محمد بن فتوح بن عبد اللہ بن ابی نصر الحمیدی الاندلسی - ۴۸۸ھ -

(۴۷۷) احادیث الاحکام - اَلْزَّوَادِي - جمال الدین یوسف بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن محمود الزَّوَادِي (نسبت بہ زَوَاء، موضع بہ فلسطین) الحسنبی الدمشقی - ۴۶۳ھ -

(۴۷۸) مَقْرُذَاتُ الْاِمَامِ اَحْمَد - المقدسی - عزالدین محمد بن علی بن عبد الرحمن بن محمد المقدسی الحسنبی - ۸۲۰ھ -

(۴۷۹) بِذَلِ الْهَمَّةِ فِي احَادِيثِ الرَّحْمَةِ - سخاوی - ۹۰۲ھ -

(۴۸۰) الاحادیث المتباينة المتون والمسانيد - ایضاً -

(۴۸۱) الاحادیث الصالحة فی المصافحة - ایضاً

(۴۸۲) الاحادیث المتواترة - العمادی - حامد بن علی بن ابراہیم بن عبد الرحمن العمادی الدمشقی الکحفی - ۱۱۷۱ھ -

(۴۸۳) ایضاً _____ محمود بن نسیب الدمشقی - ۱۳۰۵ھ -

(۴۸۴) الاحادیث المحذرات من شرب المسکرات - البکری محمد بن ابی الحسن محمد بن عبد الرحمن البکری -

(۲۸۵) فی احادیث القیادۃ۔۔۔۔۔ ایضاً۔۔۔۔۔

احادیث قدسیہ

یعنی وہ احادیث جو اللہ کی طرف منسوب ہیں۔

(۲۸۶) مشکوٰۃ الانوار۔ (احادیث قدسیہ کا انتخاب)۔ ابن العربی محی الدین

ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد الطائی الاندلسی۔ ۶۳۸ھ۔

(۲۸۷) الاتحافات السنیۃ بالاحادیث القدسیۃ۔ المنادی۔ ۱۰۳۱ھ۔

(۲۸۸) الجواهر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ۔ العالمی۔ محمد الحسن الحر

العالمی المستری۔ ۱۱۰۴ھ۔

(۲۸۹) الثُحْفَةُ المَرْضِیَّة فی الاخبارِ القدسیۃ۔ القدوسی۔ عبد المجید بن علی

الحدادی المصری۔ ۱۳۰۳ھ۔

الْجَمْع

یہ علم الحدیث کی ایک اصلاح ہے۔ اس سے مراد مختلف کتب حدیث کو یکجا کرنا یا ان کی ترتیب بدلنا۔ مثلاً صحیحین کو مسند یا سنن بنانا۔ یا انکی ہم نوع احادیث مثلاً مرسل، مرفوع وغیرہ کو الگ ضبط کرنا ہے۔

ایسے چند مجموعوں کے نام یہ ہیں۔

(۲۹۰) الجمع بین الصحیحین۔ ابن فتوح۔ ابو عبد اللہ محمد بن فتوح بن

عبد اللہ بن ابی نصر الحمیدی الازدی الاندلسی۔ ۴۸۸ھ۔

(۲۹۱) ایضاً الظاہری۔ ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن احمد بن الانصاری

الظاہری۔ ۵۳۶ھ۔

(۳۹۲) ایضاً ابن الخراط۔ ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن الحسین بن سعید بن ابراہیم الازدی الاشعری ۵۸۲ھ۔

(۳۹۳) جامع المسانید۔ ابن الجوزی۔ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی البغدادی۔ ۵۹۷ھ۔

اس میں صحیحین، جامع ترمذی اور مسند احمد بن حنبل کو سات ضخیم جلدوں میں جمع کیا ہے۔

(۳۹۴) جامع الاصول۔ (۱) ابن الاثیر۔ مجد الدین المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی۔ ۶۰۶ھ۔

(۳۹۵) ب: اس کی تجرید البارزی، شرف الدین ابوالقاسم حبیب اللہ بن عبد الرحیم بن ابراہیم البازری الحنفی الحموی الشافعی (۷۳۸ھ) نے تیار کی۔

(۳۹۶) ج: ذیل مجد الدین فیروز آبادی (۸۱۷ھ) نے لکھی۔

(۳۹۷) د: اور اختصار ابن الدیبع۔ وجیبہ الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد بن عمر الشیبانی الزبیدی (۹۴۳-۹۵۰ھ) نے تیسیر الوصول الی جامع الاصول کے نام سے تیار کیا۔

(۳۹۸) انوار الصباح فی الجمع بین الصحاح۔ ابن عتیق ابو عبد اللہ محمد بن عتیق بن علی التیمی الغرناطی۔ ۶۴۰ھ۔

(۳۹۹) مجمع البحرین فی الجمع بین الصحاح۔ صفائی حسن بن محمد بن حسن بن حیدر الہندی ثم البغدادی۔ ۶۵۰ھ۔

(۵۰۰) الجمع بین الاصول الستہ و مسانید احمد و البزار و ابی یعلیٰ و المعجم الکبیر۔ ابن کثیر۔ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر دمشقی الشافعی۔ ۷۷۷ھ۔

(۵۰۱) جامع المسانید۔ سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔

(۵۰۲) ایضاً الرودانی۔ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان المغربی۔ ۱۰۹۳ھ۔

سیر و مغازی

یعنی حدیث کے وہ مجموعے جو حضور ﷺ کی سیرت، شامل اور مغازی پہ مشتمل ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

(۵۰۳) کتاب السیرۃ۔ زہری۔ ابن شہاب زہری۔ ۱۲۳ھ۔

(۵۰۴) کتاب المغازی۔ موسیٰ بن عقبہ بن ابی عیاش القرشی، المدنی التاجی الصغیر۔ ۱۴۱ھ۔

(۵۰۵) کتاب السیرۃ۔ ابن یسار۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی۔ ۱۵۱ھ۔

(۵۰۶) کتاب المغازی۔ المنعم بن محمد۔ ابو محمد المنعم بن سلیمان التمیمی البصری۔ ۱۸۷ھ۔

(۵۰۷) کتاب السیرت۔ الواقدی۔ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد، الواقدی۔ م۔ بغداد، ۷۔ ۲۰۶ھ۔

(۵۰۸) دلائل النبوة۔ حافظ فریابی۔ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان القریابی۔ ۲۱۲ھ۔

(۵۰۹) مغازی۔ ابن عایذ۔ ابو عبد اللہ محمد بن عایذ دمشقی۔ ۲۳۳ھ۔

(۵۱۰) کتاب الشمائل۔ ترندی۔ ۲۷۹ھ۔

(۵۱۱) دلائل النبوة۔ ابن شاہین۔ ۳۸۵ھ۔

(۵۱۲) دلائل النبوة۔ ابو نعیم اصفہانی۔ ۴۳۰ھ۔

(۵۱۳) دلائل النبوة۔ بیہقی۔ ۴۵۸ھ۔

- (۵۱۳) کتاب الانوار۔ ابن الفراء البغوی۔ ۵۱۶ھ۔
- (۵۱۵) کتاب الشفا بالعرفہ بحقوق المصطفیٰ۔ عیاض بن موسیٰ (مکتبہ، پدر شاخ از حمیر)۔ ۵۴۳ھ۔
- (۵۱۶) کتاب فی فضائل المصطفیٰ۔ ابن الجوزی۔ ۵۹۷ھ۔



باب دوم



انتخاب حدیث



KITABOSUNNAT.COM

انتخابِ حدیث

امام عبدالرؤف المناوی (۱۰۳۱ھ) نے دس ہزار احادیث کا ایک انتخاب ”کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق“ کے عنوان سے تیار کیا تھا۔ اس سے میں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ آپ کا اندازِ انتخاب یہ تھا:-
(۱) کہ اسناد ترک کر دیں۔

ب۔ اور ایک حدیث سے وہی حصہ لیا، جو انہیں پسند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی منتخب کردہ احادیث عموماً چار سے دس الفاظ پہ مشتمل ہیں۔ مثلاً
(۱) كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (۲) كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

(۳) الرَّاشِي وَالْمَرْتَشِي فِي النَّارِ (۴) الْفَقْرُ فَخْرِي

ج۔ اور ہر حدیث کے آخر میں ماخذ کا ذکر کیا۔ میں نے اس انتخاب میں یہی انداز اختیار کیا ہے۔ منتخب احادیث کی تعداد سات سو ہے۔ ان کا اندراج بیاسی عنوانات کے تحت ہوا ہے۔ عنوانات کی ترتیب اہجائی ہے۔ ضخامت سے بچنے کے لئے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے، اور کہیں کہیں متن بھی دے دیا ہے تاکہ عربی جاننے والے حضور ﷺ کی فصاحت و بلاغت سے بھی لطف اندوز ہو سکیں۔

رموز

ماخذ کا ذکر رمزاً ہوا ہے۔ تفصیل یہ ہے:

(۱) بخ — بخاری (صحیح)

(۲) بز — الزہار (مسند)

(۳) بم — بخاری و مسلم

- (۴) ت — ترمذی (جامع)
- (۵) ح — حاکم (مستدرک)
- (۶) ح — ابن حبان (صحیح)
- (۷) ح — احمد بن حنبل (مسند)
- (۸) خط — خطیب بغدادی (روایۃ الصحابة عن التابعین)
- (۹) د — ابوداؤد (سنن)
- (۱۰) ر — ریاض السنۃ (جعفر شاہ)
- (۱۱) س — سیوطی (الجامع الکبیر)
- (۱۲) سع — ابن سعد (طبقات)
- (۱۳) سعی — سعید بن منصور (سنن)
- (۱۴) ش — ابن ابی شیبہ (مسند)
- (۱۵) ط — طبرانی (معاجم)
- (۱۶) طب — طبرانی (معجم کبیر)
- (۱۷) طس — طبرانی (معجم اوسط)
- (۱۸) طص — طبرانی (معجم صغیر)
- (۱۹) طیا — طیارسی (مسند)
- (۲۰) عب — عبدالرزاق (سنن)
- (۲۱) عبد — عبد بن حمید (مسند)
- (۲۲) عس — ابن عساکر (تلخیص مسند حنبل)
- (۲۳) فر — فریابی (مسند الفردوس)
- (۲۴) قا — ابن قانع (مسند)

- (۲۵) قط — دارقطنی (سنن)
 (۲۶) ما — مالک — امام (موطا)
 (۲۷) ماج — ابن ماجہ (سنن)
 (۲۸) مس — مسلم (صحیح)
 (۲۹) من — منادی (کنوزالحقائق)
 (۳۰) ن — نسائی (سنن)
 (۳۱) نج — نجاد (سنن)
 (۳۲) نع — ابو نعیم اصفہانی (تخریج صحیح مسلم)
 (۳۳) حق — بیہقی (سنن)
 (۳۴) یح — ابو یحییٰ (مسند)

چونکہ تمام اہم کتب حدیث باب الایمان سے شروع ہوتی ہیں، اور میں اس سنت کا تارک نہیں بننا چاہتا۔ اس لئے کتاب الایمان سے آغاز کرتا ہوں اس کے بعد عنوانات کی ترتیب بھائی ہوگی۔

(۱) کتاب الایمان

(۱) الحیاء شعبۂ من الایمان۔ (بخ)

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(۲) لا یؤمن احدکم حتی یحب لا خیه ما یحب

لنفسہ۔ (بخ۔ مُسن۔ ت)

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب

تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کر لے، جو وہ اپنے

جہنم سے نکال لیا جائے گا۔“

(۹) جو شخص جماعت سے باشت بھر بھی الگ ہو جائے، سمجھ لو کہ اسلام

کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔ (د)

(۱۰) جب تم کوئی بری بات دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو، یہ نہ کر سکو، تو

زبان سے، یہ بھی نہ ہو سکے تو دل ہی میں برا سمجھو۔ یہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ ہے۔ (ت۔ن۔د)

(۱۱) جب کہیں کوئی بری بات ہو رہی ہو، تو برا سمجھنے والے کو غائب سمجھا

جائے گا، خواہ وہ وہاں حاضر ہو، اور اچھا کہنے والے کو حاضر تصور کیا جائے گا خواہ وہ غائب ہی ہو۔ (د)

(۱۲) کسی آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اچھا اسلام (عمل) کون

سا ہے؟ فرمایا:

تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ

تَعْرِفَ. (بخ)

”کھانا کھلانا اور واقف و ناواقف سب کو سلام کرنا۔“

(۱۳) انسؓ راوی ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ

ایک شتر سوار آیا۔ اونٹ کو مسجد میں بیٹھا کر پہلے اس کا زانو باندھا اور پوچھا کہ تم میں سے محمد ﷺ کون ہے؟ ہم نے بتایا، تو اس نے یہ سوال پوچھے:

س: کیا یہ صحیح ہے کہ اللہ نے آپ کو ساری دنیا کی طرف بھیجا ہے؟

ج: بے شک

س: کیا اللہ نے روز و شب میں پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے؟

ج: بے شک۔

س: کیا اللہ نے سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کئے ہیں؟

ج: بے شک۔

س: کیا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اغنیاء سے مال لے کر غرباء میں تقسیم

کریں؟

ج: بے شک

اعرابی: میں ان تمام باتوں پر ایمان لاتا ہوں۔ میرا نام ضام بن ثعلبہ ہے، اور اپنے قبیلے کا قاصد ہوں۔ (بخ)

(۱۳) ہر بچے کی ولادت اسلام پر ہوتی ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔ (بخ)

(۱۵) انبیاءِ علانی بھائی (باپ ایک، مائیں الگ) ہیں۔ اُمہا تہُم شتی و دینہُم واحد۔ ان کی مائیں الگ الگ ہیں اور دین ایک۔ (بخ)

(۱۶) تین باتیں ایمان میں شامل ہیں۔ افلاس میں خیرات دینا، انسانوں کی سلامتی کے لئے ترپنا، اور اپنے آپ سے انصاف کرنا۔ (بز)

(۱۷) کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر و سطا۔

(طب)

(۱۸) لَا يُقْبَلُ اِيْمَانٌ بِلَا عَمَلٍ وَلَا عَمَلٌ بِلَا اِيْمَانٍ (رس)

”ایمان عمل کے بغیر اور عمل ایمان کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔“

(۱۹) وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جو اس کے محارم (حرام کردہ

اشیاء) کو حلال سمجھتا ہے۔ (ت)

(۲۰) صاحبِ ایمان کی فراست سے ڈرو کہ وہ خدائی نور سے دیکھتا ہے۔

(ت)

(۲۱) اعظم الناس نصیباً فی الاسلام اهل فارس (حا)

”اسلام کی برکات سے اہل ایران کا حصہ سب سے زیادہ ہوگا۔“
یہ پیشگوئی سو فیصد پوری ہوئی۔ کیونکہ ہمارے نوے فیصد محدث، فلسفی،
مؤرخ، طبیب اور ریاضی دان ایرانی تھے۔

(۲۲) قُوَّةُ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ۔ (فر)

”مؤمن کی قوت کا ماخذ اس کا دل ہے۔“

الف

(۲) آخرت

(۲۳) اصْلَحُوا دُنْيَاكُمْ وَاَعْمَلُوا الْآخِرَةَ تَكُمُ كَانِكُمْ تَمُوتُونَ غَدًا۔

(فر)

”اپنی دنیا کو سنوارو اور آخرت کے لئے یوں کام کرو، گویا کل تمہاری
موت آ رہی ہے۔“

(۲۴) اللہ ہر اس دنیوی عالم سے نفرت کرتا ہے جو آخرت سے جاہل ہو۔

(فر)

(۲۵) مثل المؤمن كمثل تحلة تجمع في صيفها لشتاها۔

(حم)

”مؤمن کی مثال اس مکس شہد کی سی ہے۔ جو گرمیوں میں سرما کی غذا فراہم

کرتی ہے۔“

(م-د)

(ت)

(۳۴) کھانا پلیٹ کے کناروں سے شروع کرو نہ کہ وسط سے۔

(تـو)

(۴)

(۷)

خالی پیٹ سونے سے کمزوری ہوتی ہے۔

”حضور ﷺ کسی کھانے کو قطعاً برا نہیں کہتے تھے“ (بم)

اے اللہ! ہمارے شہر، ہمارے بچوں اور پیمانوں پر برکت نازل کر۔ اور اس کے بعد اگر محفل میں کوئی چھوٹا بچہ ہوتا تو اسے عنایت کر دیتے۔ (مس)

(۳۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور اسے ایک سائل آگیا، کچھ حصہ اسے دے دیا۔ پھر ایک اور آگیا وہ بھی کچھ لے گیا۔ اس پر حضور ﷺ نے پوچھا۔ باقی کیا رہ گیا ہے؟ فقالوا مابقی منها الا کنفها فقال صلی اللہ علیہ وسلم، بقی کُلُّها الا کنفها۔ جواب ملا کہ صرف ایک ران۔ فرمایا کہ اس ران کے سوا باقی سب کچھ بچ گیا ہے۔ (ت) مطلب یہ کہ اللہ کی راہ میں دی ہوئی چیز سدا باقی رہتی ہے، اور ضائع وہی ہوتی ہے جس سے ہم اپنا پیٹ بھریں۔

(۴۰) مَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا (د) ”جو شخص بلائے کسی دعوت میں جائے وہ خانہ دعوت میں چور بن کر جاتا، اور لٹیرا بن کر واپس آتا ہے۔“

(۴۱) اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاجِبُ اقْرَبَهُمَا بَابًا۔ (د) ”اگر آپ کو بیک وقت دو آدمی دعوت پر بلائیں تو اس شخص کی دعوت قبول کرو، جو تمہارا قریب ترین ہمسایہ ہو۔“

(۴۲) بَدْرَتَيْنِ ضَيَّافَتُهُ وَلِيْمَةٌ هِيَ جَسْمٌ فِيهِ صَرْفُ اَغْنِيَاءَ كُوْبَلَايَا جَائِعٍ اَوْ مَسَاكِينٍ كُوْنُظَرِ اَنْدَاكُ رَدِيَا جَائِعٍ۔ (د)

(۴۳) اِعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ وَافْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (ت)

”اللہ کی عبادت کرو، کھانا کھاؤ اور سلام میں پہل کرو، تم بہ سلامت جنت میں پہنچ جاؤ گے۔“

(۴۴) اَحْبَبُكُمْ اِلَى اللّٰهِ اَقْلُكُمْ طَعَامًا وَاخْفَكُمُ بَدَنًا۔ (ح)

”تم میں سے اللہ کو بہت پسند وہ ہے جو بدن کا ہلکا اور کم خور ہو“

(۳۵) اِخْلَعُوا اِنْعَالَكُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ . (ح)

” کھاتے وقت جوتے اُتار لو“۔

(۵) آدابِ مجلس

(۳۶) راستے کے کناروں پر مت بیٹھو..... اور اگر بیٹھنا ناگزیر ہو جائے تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا۔ انکھ نیچے رکھنا، کسی کو ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی تبلیغ کرنا اور بدی سے روکنا۔

(بم)

(۳۷) جب کسی محفل میں تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھڑ کر، دوسرے کو گھسیٹ کر اس سے وہ آزرده ہوگا۔ (د)

(۳۸) اس شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا جو دوسروں کے تعظیماً اٹھنے سے خوش ہو۔ (ت۔د)۔

(۳۹) ابنِ عمرؓ کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص ان کی خاطر اپنی جگہ چھوڑتا، تو وہ وہاں کبھی نہ بیٹھتے۔ (مس۔بخ۔د۔ت)

(۵۰) اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ (ت)

”اگر کوئی آدمی کسی مجلس سے ضرورتاً باہر جائے، تو واپسی پر وہ اپنی نشست کا حق دار ہوگا“۔

(۵۱) کوئی آدمی دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔ (ت۔د)

(۵۲) خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا۔ (د)

عمدہ مجالس وہ ہیں جو وسیع و کشادہ ہوں۔

(۶) امانت

(۵۳) لَا اِيْمَانُ لِمَنْ لَا اِمَانَتَهُ لَهُ وَلَا دِيْنٌ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ (حم)

”خائن کا کوئی ایمان نہیں ہوتا، اور نہ وعدہ شکن کا کوئی دین۔“

(۵۴) جو شخص کسی سے مال لے اور اس کا ارادہ لوٹانے کا ہو تو اللہ اس

کی ادائیگی کا انتظام کرتا ہے اور اگر خورد برد کا ارادہ ہو، تو اللہ اسے تباہ کر دیتا ہے۔

(بخ)

(۵۵) جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں کہ امانت میں خیانت کرے،

جھوٹ بولے، وعدوں کو توڑے اور بحث میں بدگوئی سے کام لے تو وہ پورا منافق

ہے اور اگر وہ ان میں سے کسی ایک خصلت کا مالک ہو، اور اسے ترک نہ کرے، تو وہ

ایک چوتھائی منافق سمجھا جائے گا۔ (بم)

(۷) اوامر و نواہی

(۵۶) حضور ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا۔ یعنی

۱: جنازہ پڑھنا ۲: عیادت کرنا۔

۳: دعوت قبولنا۔ ۴: ایضائے عہد۔

۵: امدادِ مظلوم ۶: سلام کا جواب دینا۔

۷: اور چھینک پر یہ حمک اللہ کہنا۔

اور چھ چیزوں سے روکا یعنی چاندی کے برتن، سونے کی انگشتری، ریشم، دیباچہ استبرق

اور قز کے استعمال سے۔ (بخ)

۱ دیباچہ: منقش ریشمی کپڑا۔ استبرق: وہ ریشمی کپڑا جس پر طلائی تار سے بیل بوٹے بنائے گئے

ہوں۔ قز: ریشم کی ایک قسم

(۵۷) آؤ میں تمہیں تین کبار کی خبر دوں۔ اول: شرک۔ دوم: والدین کی نافرمانی۔ (آپ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، سیدھے بیٹھ گئے، اور بار بار فرمایا) سوم: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔ (بخ)

(۵۸) فرمایا۔ سات گنا ہوں سے بچو۔ لوگوں نے تفصیل پوچھی، تو ارشاد ہوا۔ شرک، جادو، قتل، سود، مال یتیم، میدان سے فراز، بے خبر مومنات پر تہمت۔ (بخ)

(۵۹) افضل الهجرة ان تَهْجَرَ مَا كَرِهَ اللَّهُ۔ (حم)
”ہجرت کی بہترین قسم یہ ہے کہ (بجائے وطن) ہر وہ چیز چھوڑ دو، جو اللہ کو ناپسند ہو۔“

(۶۰) دَلِيلُ الْخَيْرِ كِفَاعُهُ۔ (نجا)
”نیکی کی راہ دکھائیوالے کا مقام وہی ہے جو نیکی کرنے والے کا۔“
(۶۱) محارم سے بچو، سب سے بڑے عابد شمار ہو گئے، اور اپنے رزق پر قناعت کرو، سب سے بڑے غنی سمجھے جاؤ گے۔ (ت)
(۶۲) یہ چار باتیں انبیاء کی سنت ہیں۔ حیا، نکاح، مسواک اور خوشبو۔ (ت)

(۶۳) الْإِنَانَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (ت)
”وقار خدا کی چیز ہے، اور جلد بازی شیطانی۔“
(۶۴) اِتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا۔ (ت)
”بدی کا جواب نیکی سے دو، وہ مٹ جائے گی۔“

(۶۵) حَضُورُ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اچھے لوگ کون ہیں۔ فرمایا جن کی عمریں لمبی اور اعمال عمدہ ہوں۔ پھر پوچھا کہ برے لوگ کون سے ہیں۔ کہا، مَنْ

طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔ جن کی عمریں لمبی ہوں اور اعمال برے ہوں۔ (ت)

(۶۶) حضور ﷺ نے تین بار فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے اور برے کی

نشانی بتاؤں؟ لوگوں نے کہا۔ بے شک فرمایا، اچھا وہ ہے جس سے خیر کی امید ہو، اور جس کے شر کا ڈر نہ ہو۔ اور برا وہ ہے جس سے نہ تو خیر کی امید ہو اور نہ اس کے شر

سے بچنے کی کوئی سبیل۔ (ت)

(۶۷) کسی نے پوچھا۔ نجات کیا ہے؟ فرمایا۔ زبان کو قابو میں رکھنا،

آوارہ نہ پھرنا اور گناہوں پر آنسو بہانا۔ (ت)

(۶۸) جو شخص مرتے وقت غرور، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ

سیدھا جنت میں جائے گا۔ (ت)

(۶۹) محشر میں اللہ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے گا،

اور نہ پاک کرے گا اول: تہ بند کو زمین پر کھینچنے والا۔ دوم: دے کر احسان

جتنے والا۔ سوم: جھوٹی قسم کھا کر متاع تجارت بیچنے والا۔ (مس۔ و۔ ت)

(۷۰) مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللّٰہُ تَعَالٰی بہ۔ (بم)

جو شخص دوسروں کے عیب لوگوں کو بتائے گا، اللہ اس کے عیوب کی کہانی

اوروں کو سنائے گا۔

(۷۱) کھاؤ، پہنو اور خیرات کرو لیکن اسراف و نمائش سے بچو۔ (بخ)

(۷۲) جب کسی قوم میں بددیانتی عام ہو جائے تو اس پر دشمن کا رعب

چھا جاتا ہے۔ اگر فحاشی بڑھ جائے تو اموات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ناپ تول کے

پیمانے کم ہو جائیں تو رزق گھٹ جاتا ہے۔ عدالتوں میں انصاف نہ رہے تو لہو کی

ندیاں بہہ نکلتی ہیں۔ پاس عہد نہ رہے تو دشمن مسلط ہو جاتا ہے۔ (ما)

(۷۳) اُمّ سلمہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا یہ امت صالحین کے

باوجود تباہ ہو جائے گی؟ فرمایا جب زنا عام ہو جائے گا، تو یقیناً ہلاک ہو جائے گی۔

(۱)

(۸) اہل و عیال

(۷۴) مَنْ عَالَ جَارِئَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ

وَأَشَارَ بِأَصْبَعِيهِ. (ت، مس)

”جس شخص نے دو لڑکیوں کو پالا۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، تو میں اور وہ جنت میں یوں (دوانگلیاں جوڑ کر بتایا) داخل ہوں گے۔

(۷۵) جس شخص نے دو تین بیٹیاں یا بہنیں پالیں۔ انہیں تعلیم دلائی۔

ان سے اچھا سلوک کیا اور ان کی شادی کرادی، وہ جنت میں جائے گا۔ (د۔ت)

(۷۶) مَا نَحْلَ وَلَدًا مَنْ نَحْلَ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ۔ (ت)

”بیٹے پر باپ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے عمدہ تعلیم دلائے۔“

(۷۷) ایک عورت حضور ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، کہ یہ میرا بیٹا

ہے۔ میں اسے مہینوں پیٹ میں اٹھائے پھری۔ پھر اسے دودھ پلایا۔ گود میں پالا۔

لیکن اب اس کا باپ مجھے طلاق دے چکا ہے اور اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔

فرمایا: اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَالِمَ تَنْكِحِي۔ (د)

”جب تک کہ تو دوسرا نکاح نہ کرے، تیرا حق زیادہ ہے۔“

(۷۸) (اسی قسم کے ایک اور مقدمہ میں) حضور ﷺ نے ایک بچے کو

اختیار دے دیا تھا کہ وہ ماں، باپ میں سے جس کے پاس رہنا چاہے، رہے۔ اس

نے ماں کو ترجیح دی۔ چنانچہ ماں نے اس کا ہاتھ پکڑا، اور اٹھ کر چل

دی۔ (ت۔ن۔د)

(۷۹) اُمّ سلمہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا اپنی اولاد پر خرچ کرنے

کا بھی کوئی اجر ہے؟ فرمایا یقیناً۔ (بخ)

(۸۰) جب رات کی تاریکی چھا جائے تو بچوں کو گھروں میں روک

رکھو۔ کیونکہ اس وقت شیطان (برے لوگ) ہر سو گھوم رہے ہوتے ہیں۔ (بخ)

(۸۱) ان من اکمل المؤمنین احسنهم خلقاً و الطفہم باہلہ۔

(ت)

”بہترین مومن وہ ہے جو نہایت خوش اخلاق اور اپنے اہل و عیال پر

بہت مہربان ہو۔“

(۸۲) جس گھر میں بچے نہ ہوں، وہاں برکت نہیں ہوتی۔ (حب)

(فر)

(۸۳) خَيْرُ اولَادِكُمْ الْبَنَاتُ -

”بیٹیاں تمہاری بہترین اولاد ہیں۔“

ب

(۹) بخل

(۸۴) ایک دن ابو ذرؓ حضور ﷺ کے ہاں گئے۔ آپ دیوارِ کعبہ کے

سائے میں تشریف فرما تھے۔ ابو ذرؓ کو دیکھ کر کہنے لگے:

هُمْ اَلَا خَسِرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ رَبَّ كَعْبَةٍ كَيْ قَسَمَ وَهْ خَسِرَے مِیْں ہِیْں“

ابو ذرؓ نے پوچھا۔ آپ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں، وہ کون ہیں؟

فرمایا۔ اربابِ دولت، سوائے ان کے جو آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں خیرات

(ن۔ت۔ماج)

کریں۔

(۸۵) ایک مومن میں دو خصالتیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بدسلوکی۔ (ت)

(۸۶) لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدَّرَاهِمِ۔ (ت)
”درہم اور دینار کے غلام پر لعنت“۔

(۸۷) ایک دن حضور ﷺ نے پوچھا۔ کوئی ہے جو دارِ ث کے مال کو اپنے مال سے زیادہ پسند کرتا ہو؟ صحابہؓ نے کہا۔ ایسا کوئی نہیں۔ پھر فرمایا۔ اپنا مال وہ ہے جو ہم (غریب کو دے کر) آگے بھیج دیں۔ اور وارثوں کا وہ ہے، جو پیچھے رہ جائے۔ (ن۔ بخ)

(۸۸) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ۔ (عس)
”کنجوس کو جنت میں داخلہ نہیں ملے گا“۔

(۱۰) بدکاری

(۸۹) إِذَا ارَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءَ جَعَلَ أَمْرَهُمْ إِلَى مُتَرَفِيهِمْ۔ (فر)
”جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو اس کی حکومت عیاشیوں کے حوالے کر دیتا ہے۔“

(۹۰) جب کسی بستی میں ربا (سود) اور زنا عام ہو جائے، تو وہ خدائی عذاب کو پکارنے لگتی ہے۔ (حا)

(۹۱) لعنت اس مرد پر جو عورتوں کا لباس پہنے، اور اس عورت پر جو اپنے لئے مردوں کا لباس پسند کرے۔ (حا)

(۹۲) اربابِ جہنم کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکا (کیونکہ وہ آخری زمانے میں آئیں گے)۔ اوّل وہ جن کے ہاتھوں میں گائے

کی دم جیسے کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو پیشیں گے۔ دوم وہ عورتیں جو لباس کے باوجود عریاں ہوں گی۔ وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی، اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی۔ (وہ بال یوں بنائیں گی کہ) ان کے سر اونٹ کے کوہان کی طرح نظر آئیں گے۔ یہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔

(مس)

(ہماری ماڈرن گرل کی کتنی صحیح تصویر ہے)

(۱۱) بدگوئی (افتراء، غیبت وغیرہ)

(۹۳) لیس المؤمن بطعان ولا فاحش۔ (ت)

”مومن طعنہ باز اور فحش گو نہیں ہوتا۔“

(۹۴) کسی نے حضور ﷺ سے کہا کہ مشرکین کے لئے بددعا کیجئے اور

ان پر لعنت بھیجئے۔ فرمایا:

انَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ لِقَانًا۔ (مسلم)

کہ مجھے اللہ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے، نہ کہ لِقَان (لعنت بھیجنے والا)۔

(۹۵) جب کوئی آدمی دوسرے کو فاسق و کافر کہے اور وہ ایسا نہ ہو، تو یہ

الزامات قائل پر اُلٹ پڑتے ہیں۔ (یعنی دنیا اسے کافر و فاسق کہنے لگتی ہے)۔ (بخ)

(۹۶) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمانے کو برا کہنے والے مجھ کو دکھ دیتے

ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں، زمام اختیار میرے پاس ہے، اور شب و روز کا انقلاب

میں لاتا ہوں۔ (د)

(۹۷) ایک شخص کی چادر ہوا سے اُڑ گئی۔ اس نے ہوا کو گالیاں دیں۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ ایسا نہ کہو، کیونکہ ہوا مامور و مسخر ہے (وہ اپنی مرضی کی

مالک نہیں)۔ اگر کوئی شخص کسی پر ناحق لعنت بھیجے، تو یہ لعنت خود اس پر لوٹ آتی ہے۔ (ت۔ د)

(۹۸) مُردوں کو برا نہ کہو کہ وہ اپنے کئے کا پھل پا چکے۔ (د۔ ن)

(۹۹) غماز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (د)

(۱۰۰) سبب المسلم فسوق۔ (بخ)

”مسلمان کو برا کہنا فسق ہے۔“

(۱۰۱) اللہ کے ہاں بہترین عمل زبان کو قابو میں رکھنا ہے۔ (حق)

(۱۰۲) جب تم دوسروں کے عیب گننے لگو تو پہلے اپنے عیوب یاد کرو۔

(حام)

(۱۰۳) شَرُّ النَّاسِ مَنْ يُخَافُ لِسَانَهُ۔ (کنوز)

”بدترین انسان وہ ہے جس کی زبان سے لوگ ڈریں۔“

(۱۰۴) طُوبَىٰ لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ۔ (کنوز)

”خوش بخت ہے وہ جو زبان کو قابو میں رکھے۔“

پ

(۱۲) پیش گوئیاں

(۱۰۵) حضور ﷺ نے فرمایا۔

إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ . (بخ)

”فتنہ وہیں سے اُٹھے گا، جہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوتا ہے (یعنی

مشرق سے)۔

ممکن ہے کہ اس فتنہ سے مراد تاری حملہ ہو، جس نے عالم اسلام کو تہ و بالا کر دیا تھا۔

(۱۰۲) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا الْيَهُودَ۔ (بخ)

”قیامت سے پہلے یہود سے لازماً تمہاری جنگ ہوگی۔“

یہودیوں اور عربوں میں تین جنگیں ہو چکی ہیں۔ پہلی ۱۹۴۸ء میں، دوسری ۱۹۵۶ء میں، تیسری ۱۹۶۷ء میں، اور چوتھی بہت دور نہیں۔ آجکل (ستمبر ۱۹۶۹ء) عرب اور یہودی ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ یہود کے ساتھ ہیں اور روس عربوں کے ساتھ۔

(۱۰۷) حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک رات خواب میں خزان ارضی

کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ (د)

اس حقیقت سے کون واقف نہیں کہ مسلمانوں نے دنیا کے تمام مہذب علاقوں پر ایک ہزار سال تک حکومت کی۔

(۱۰۸) اگر تمہیں طویل زندگی ملی، تو تم کسریٰ بن ہر مزر کے خزان پر

قابض ہو جاؤ گے۔ (بخ)

(۱۰۹) جب حملہ احراب کے وقت مدینہ کے گرد خندق کھودی جا رہی

تھی، تو ایک موقع پر حضور ﷺ نے کدال لی۔ تین ضربیں لگائیں۔ تین شعلے نکلے اور ہر ضرب کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا. لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ.....

”اللہ کی باتیں صدق و عدل میں کامل ہیں جنہیں کوئی طاقت تبدیل

نہیں کر سکتی۔“

سلمان فارسی نے شعلوں کی حقیقت پوچھی تو فرمایا کہ پہلے شعلے میں مجھے

مدائن (کسریٰ کا پایہ تخت) اور اردگرد کے شہر نظر آئے۔ یہ سن کر صحابہؓ نے کہا۔ اے حضور ﷺ! دعا فرمائیے کہ اللہ ہمیں بھی اس مہم میں شامل کرے اور یہ فتح ہمارے ہاتھوں ہو۔ (ن۔ مختص)

جنگ خندق کے وقت مدینہ کی آبادی تین ہزار کے قریب تھی۔ اس چھوٹی سی آبادی پر کفار عرب بیس ہزار کے لشکر سے حملہ آور ہوئے تھے۔ بظاہر بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ان نازک حالات میں فتح ایران کی پیش گوئی کرنا، اور صرف دس سال کے عرصے میں اس پیش گوئی کا پورا ہو جانا حضور ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

(۱۱۰) قیامت سے عین پہلے ارض حجاز سے ایک ایسی آگ نکلے گی جس سے بصری السیں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ (بخ)

(۱۱۱) غنقریب فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا۔ لیکن جو شخص اس وقت وہاں موجود ہو، اس سے کچھ نہ لے۔ (بخ)

(۱۱۲) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیا کے دو بڑے گروہوں میں خوفناک جنگ نہیں ہو چکے گی۔ (بخ)

(۱۱۳) تم پر بہت جلد ایسے لوگ مسلط ہو جائیں گے جو تم سے ایسی باتیں کرائیں گے جن سے تم ناامینا ہو۔ اور ایسی چیزیں کریں گے، جنہیں تم برا سمجھتے ہو۔ (طب)۔ عصر حاضر کی کتنی صحیح تصویر ہے۔

(۱۱۴) سَيَكُونُ فِتْنٌ يَصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُؤْمِسِي كَافِرًا۔ (طب)

۱۔ بصرہ اور بصری الگ الگ شہر ہیں۔ بصرہ نام کا ایک ہی شہر ہے عراق کے جنوب میں جہاں دجلہ و فرات طے فرس میں گرتے ہیں۔ بصری نام کا ایک شہر جو ان (شام) میں تھا۔ جو اب موجود نہیں۔ حدیث میں بصری سے مراد یہی شہر ہے۔ اس نام کی ایک بستی بغداد کے قریب بھی ہے۔ اور ایک شہر

”عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ایک آدمی صبح کو مومن ہوگا، اور شام کو کافر“۔

(۱۱۵) تم پر عنقریب ایسے لوگ مسلط ہوں گے کہ ان کے ہاتھوں میں تمہارا رزق بھی ہوگا۔ وہ جھوٹے، بد عمل اور اس حد تک خوشامد پسند ہوں گے کہ:
لَا يَرْضَوْنَ مِنْكُمْ حَتَّى تَحْسِنُوا قِيَمَهُمْ وَتَصْلَحُوا كَذِبَهُمْ۔
جب تک تم ان کو قبیح کو حسین اور جھوٹ کو سچ نہیں کہو گے، وہ تم سے راضی نہیں ہوں گے۔ (طب)

(۱۱۶) جب حضور ﷺ مکہ سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو قریش نے آپ کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کر دیا۔ چنانچہ جو انان مکہ آپ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان میں سے ایک یعنی سراقہ نے آپ کو جا ہی لیا۔ جب یہ قریب پہنچا، تو اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ جب آزادی کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں تو اس نے حضور ﷺ سے معافی مانگ لی۔ آپ نے معاف کر دیا، اور ساتھ ہی فرمایا:

وَكَيْفَ بَكَ إِذَا لَبَسْتَ سَوَارِي كِسْرَى.

اس روز تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تمہیں کسری کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ جب عہد فاروقی میں ایران کا پایہ تخت فتح ہوا تو مال غنیمت میں کسری کے کنگن بھی آئے جو سراقہ کو پہنادیئے گئے۔ (خطبات نبوی۔ مولوی عبداللہ خان ص ۵۸)

(۱۱۷) ہجرت سے تین سال پہلے جب حضور ﷺ طائف کی مہم سے شکستہ دل واپس ہوئے تو سیدھے مسجد حرام میں پہنچے۔ وہاں چند سرداران قریش موجود تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”اے قریش! تھوڑے ہی عرصے کے بعد تم اس مذہب کو قبول کر لو گے جس سے تم آج اس قدر گریزاں اور متنفر ہو۔“ (ایضاً ص ۴۲)

یہ پیش گوئی گیارہ برس بعد فتح مکہ کے دن پوری ہو گئی۔

(۱۱۸) یاتٰی علی الناس زمان تُقتل فیہ العلماء۔ (فر)

”وہ زمانہ جلد آ رہا ہے جب علماء کو قتل کیا جائے گا۔“

آج مصر، شام اور عراق میں علماء کو قتل کیا جا رہا ہے۔

(۱۱۹) ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب:

يكون المؤمن اذل من شاته۔ (عسا)

”ایک سچا مومن اپنی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔“

آج عزت و ذلت کی قدریں اس حد تک بدل چکی ہیں کہ مومن کو ہر جگہ

ذلیل سمجھا جاتا ہے۔

(۱۲۰) ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب لوگوں کو:

لا يجدون فیہ اماماً یصلی بہم۔ (حم)

”نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہیں ملے گا۔“ یہ وقت جلد آ رہا ہے۔

(۱۲۱) يكون فی اُمتی اربع فتن اخرها الفناء (ط)

”میری امت چار فتنوں سے دوچار ہوگی۔ ان میں سے آخری فتنہ دولت ہوگا۔“

عربوں کو تیل کی دولت ملی اور وہ مذہب سے بھاگ نکلے۔ یہی حال دیگر

متمول مسلمانوں کا ہے، خواہ وہ کہیں ہوں۔

(۱۲۲) میرے بعد، پہلے خلفاء ہوں گے، پھر امراء، پھر ملوک اور بعد

ازاں جبارہ۔ آخر میں میرے خاندان کا ایک آدمی اٹھ کر ہر طرف چھا جائے گا اور

دنیا کو عدل سے بھر دے گا۔ (طب)

(۱۲۳) میری امت میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جو مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے رنگ برنگ کی شراہیں پیئیں گے، اور رنگین کپڑے پہنیں گے۔ یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔ (طب)

(۱۲۴) سیکون فی امتی اقوام یکذبون بالقدر (حا)

”میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قدر کا انکار کریں گے۔“

(۱۲۵) اِنَّ اَوَّلَ هَذِهِ الْاَمَةِ خِيَارُهُمْ وَاٰخِرُهُمْ شَرُّاُهُمْ (طب)

”اس امت کے پہلے لوگ بہترین ہیں، اور آخری لوگ بدترین۔“

(۱۲۶) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ خُصُومَاتُ النَّاسِ فِي رِبْهِمْ

(فر)

”قیامت سے پہلے لوگ خدا کی ہستی پر بھی بحث کریں گے۔“

آج ہمارے طبقہ اعلیٰ میں ایسے جہلاء موجود ہیں جو خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔

(۱۲۷) قیامت تبھی آئے گی، جب قرآن اس مقام کی طرف لوٹ

جائے گا، جہاں سے نازل ہوا۔ (فر)

(۱۲۸) قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ:

يَلْتَمِسُ الْعِلْمُ مِنَ الْاَصَاغِرِ - ”علم کے لئے ذلیلوں کی شاگردی

کرنی پڑے گی۔“ (حم)

اگر معیارِ شرافت تقویٰ ہے تو آج کا استاد اس چیز سے محروم ہے۔

(۱۲۹) اِذَا وُسِّدَ لِاَمْرِ الْغَيْرِ اَهْلُهُ فَاَنْتَظِرُ السَّاعَةَ - (بخ)

”جب اقتدار نااہلوں کے حوالے ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔“

(۱۳۰) قیامت سے پہلے اصلی علم ختم ہو جائے گا۔ جہالت بڑھ جائے

گی۔ شراب نوشی اور فحش کاری عام ہو جائے گی۔ (بخ)

دورِ حاضر کی صحیح تصویر ہے۔

(۱۳۱) شَرَارُ اُمْتی فِی آخِرِ الزَّمَانِ - (حا)

”میری امت کے شریر و بدکن لوگ آخری زمانے میں ہوں گے۔“

(۱۳۲) آخری زمانے میں حکمران ظالم، وزراء فاسق، قاضی (نج)

خائن، اور فقہاء جھوٹے ہوں گے۔ تم میں سے جو شخص اس وقت زندہ ہو، وہ ان کا نہ
محصل (کلکٹر) بنے نہ نقیب (سردار) اور نہ شرطی (کانشیبل)۔ (طس)

ت

(۱۳۰) تبلیغ

یعنی نیکی کی ترغیب دینا اور بدی سے روکنا۔

(۱۳۳) مَنْ دَعَىٰ إِلَىٰ هَدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاِجْرِ مِثْلُ مَنْ اَتْبَعَهُ۔

(د-ت)

”ہدایت کی طرف بلانے والے کو وہی اجر ملے گا جو پیرو ہدایت کو۔“

(۱۳۴) جب بدعت عام ہو جائے اور اس امت کے پچھلے لوگ پہلوں

پر لعنت بھیجے لگیں (دورِ حاضر میں اسلامی روایات سے نفرت عام ہے) تو اہل علم،
علم دین کو عام کریں کہ اس وقت علم کو چھپانا گویا قرآن کو چھپانا ہے۔ (سط)

(۱۳۵) اس رب کے لئے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نیکی کی

تبلیغ کرو اور بدی سے روکتے رہو، ورنہ خدا تم پر عذاب نازل کرے گا، پھر تم اسے

پکارو گے، اور وہ جواب نہیں دے گا۔ (ت)

(۱۳۶) اے علی! تمہاری ترغیب سے کسی کا ہدایت پا جانا تمہارے لئے

سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔ (سط-نج)

(۱۲) تجارت

(۱۳۷) امین اور راست گوتا جرانبیاء، شہداء، صدیقین اور صالحین کے

ہمراہ ہوگا۔ (ت)

(۱۳۸) الْحَلْفُ مَنْفَعَةٌ لِلسَّلَعةِ مُمَحِّقَةٌ لِلْكَسْبِ (بم)

”ممکن ہے کہ (جھوٹی) قسم سے خرید و فروخت میں (عارضی) فائدہ ہو لیکن مستقل آمدنی (یقیناً) گھٹ جائے گی۔

(۱۳۹) رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَىٰ وَإِذَا اقْتَضَىٰ۔

(بخ۔ت)

”اللہ اس شخص پر رحم کرتا ہے، جو بیع و شریٰ اور تقاضیٰ ادا میں نرمی

اختیار کرے۔

(۱۴۰) حضور ﷺ نے ماپنے، تولنے والوں سے کہا کہ تمہارے سپرد دو

ایسے فرائض ہیں جن میں تساہل کی وجہ سے پہلی تو میں تباہ ہو گئیں۔ (ت)

دو فرائض سے مراد صحیح تول کر دینا اور لینا۔

(۱۴۱) کسی عیب دار چیز کو بیچنا ممنوع ہے۔ ہاں مشتری کو بتا دیں، تو اور

(بخ)

بات ہے۔

(۱۴۲) اگر کوئی شخص دودھ والے جانور کا دودھ روک رکھے، اور پھر

فروخت کرے تو مشتری کو اختیار ہے کہ تین روز کہ اندر اسے لوٹا دے، اور دودھ

کے عوض ہم وزن یا دگنا غلہ دیدے۔ (د)

(۱۴۳) نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔ (بم)

”حضور ﷺ نے ایک ہی سودے میں دو قیمتوں (نقد اور ادھار کی جدا

جدا) سے منع فرمایا ہے۔

(۱۳۴) من اَحْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ (د۔ت)

”ذخیرہ کرنے والا خطا کار ہے۔“

(۱۳۵) اگر تم اپنے بھائی پر درختوں کا پھل فروخت کرو اور وہ کسی آسمانی

آفت سے تباہ ہو جائے تو تم اس سے کچھ نہ لو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نقصان اصل قیمت سے وضع کر لیا جائے۔ (مس۔د۔ن)

(۱۳۶) خدا اور رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو

حرام قرار دیا ہے۔ (بخ)

(۱۳۷) تِسْعَةُ اعْشَارٍ وَزُقِ اَمْتِي فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ۔ (فر)

”میری امت کا ۹/۱۰ رزق تجارت میں ہے۔“

(۱۳۸) طَلَبُ الْحِلَالِ جِهَادٌ۔ (سط)

”رزقِ حلال کی تلاش جہاد ہے۔“

(۱۳۹) نَهَى النَّبِيُّ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔ (رس)

”حضرت ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔“

(۱۵) تعظیم بزرگاں

(۱۵۰) سفید مومن، حامل قرآن (جو افراط و تفریط میں مبتلا نہ ہو)

اور سلطانِ عادل کی تعظیم، اللہ کی تعظیم ہے۔ (د)

(۱۵۱) لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا۔ (ت)

”جو شخص چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔“

(۱۵۲) انزلوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ (د)

”لوگوں کو ان کے مقام (تحصیلات، تقویٰ) کے مطابق بٹھاؤ۔“

(۱۵۳) امشوا امامی واخلوا ظہری للملئکۃ۔ (سح)

”حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میرے آگے آگے چلو، اور میری پیٹھ فرشتوں کے لئے خالی چھوڑ دو۔“

(۱۵۴) اذا رايتموني فلا تقوموا كما تقوم الا عاجم۔ (د)

”مجھے دیکھ کر اہل عجم کی طرح احتراماً مت اٹھو۔“

(۱۶) تقدیر

(۱۵۵) تقدیر اسرار الہیہ میں سے ایک ہے۔ اس کا کھوج مت لگاؤ۔

(طب)

(۱۵۶) قضائے الہی پر رضا سعادت ہے، اور بگاڑ شقاوت۔ (ب)

(۱۵۷) جب تم پر کوئی مصیبت آجائے، تو یہ مت کہو کہ اگر میں یوں کرتا تو

نتیجہ یوں ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ خدا کی مرضی یہی تھی۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (مس)

(۱۵۸) من لم یرض بقضائی وقلوی فلیلتیمس رباً غیری۔

(حق)

”جو شخص میرے فیصلوں پر ناراض ہو وہ کوئی اور خدا تلاش کرے۔“

(۱۵۹) الایمان بالقدر یذهب الهم۔ (فر)

”تقدیر پر ایمان رنج و غم کو مٹا دیتا ہے۔“

(۱۷) تقسیم رزق

عصر رواں میں دو ہی نظام کار فرما ہیں۔ سرمایہ داری اور اشتراکیت :-

اول الذکر میں چند امراء تمام وسائل دولت، یعنی صنعت، تجارت، معاون وغیرہ پر قابض ہو کر ملک میں بے شمار معاشی الجھنیں پیدا کر دیتے ہیں۔ رہی اشتراکیت تو اس میں ساری دولت پر ریاست قابض ہو جاتی ہے، اور ایک فرد میں اتنی سکت نہیں رہتی کہ وہ غریبوں، عزیزوں اور ہمسایوں کی مدد کر کے اپنی شخصیت کے لئے سامانِ نشوونما فراہم کر سکے۔

اسلام نے بھی ہمیں ایک نظام دیا ہے۔ وہ کیا ہے اس کی تفصیل سیری ایک تصنیف ”رمز ایمان“ میں دیکھئے۔ اس سلسلے میں حدیث کیا کہتی ہے؟ سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۶۰) جو شخص کسی غیر مملوکہ زمین کو آباد کرے، تو وہ اس کی ملکیت کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا۔ (بخ)

(۱۶۱) تم کنویں کا فالٹو پانی مت روکو، تاکہ گھاس کی نشوونما رک نہ جائے۔ (مس۔ و۔ ت۔)

(۱۶۲) کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے استعمال سے کسی کو روکنا ناجائز ہے۔ فرمایا: نمک۔ پھر پوچھا: کوئی اور چیز؟ فرمایا: آگ (ایضہن)۔ (د)

(۱۶۳) من ترک مالا قلّو دثبہ ومن ترک ذیناً او ضیعۃ فالئی۔

(د)

”اگر کوئی شخص مال چھوڑ جائے تو وہ وارثوں کا ہے، اور اگر قرض یا مفلس عیال چھوڑ جائے، تو وہ میرا ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ قرض بیت المال سے ادا ہوگا۔ اور اس کے عیال کی پرورش بھی بیت المال سے ہوگی۔

(۱۶۴) حضور ﷺ نے اپنے پیچھے نہ کوئی درہم چھوڑا، نہ دینار، نہ غلام، نہ لونڈی اور نہ کوئی اور شے۔ سوائے ان تین چیزوں کے:

۱: سفید خنجر جس پر آپ ﷺ سوار ہوتے تھے۔

۲: ہتھیار

۳: زمین کا ایک ٹکڑا جو آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے وقف کر دیا تھا۔

(بخ۔ن)

(۱۶۵) ابن عباسؓ کا قول ہے کہ

مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا بَيْنَ

الدَّفَتَيْنِ۔ (بخ)

کہ حضور ﷺ نے قرآن کے سوا کوئی اور ورثہ نہیں چھوڑا۔

(۱۶۶) لَا حِمْلِي إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ۔ (رس)

”چراگا ہوں کا مالک اللہ اور اس کا رسول ہے۔“

یعنی ان سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(۱۶۷) ایک دن حضور ﷺ نماز عصر کے معابد جلال سے اٹھے لوگوں

کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے مسجد سے نکل گئے۔ صحابہؓ اس عجلت سے کچھ گھبرا گئے۔

جب واپس تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ مجھے نماز میں سونے کی ایک ڈلی یاد آگئی

تھی، جو ہمارے ہاں رکھی تھی۔ مجھے یہ گوارا نہ ہوا، کہ وہ رات بھر ہمارے ہاں پڑی

رہے۔ چنانچہ میں اسے کسی مستحق کے حوالے کر آیا ہوں۔ (طیغ۔بخ۔ن)

(۱۶۸) اگر میرے پاس کوہِ اُحد جتنا سونا بھی آجائے تو میری خوشی اسی

میں ہوگی کہ وہ تین دن میں ختم ہو جائے، سوائے اس مقدار کے جس سے میں قرض

ادا کروں۔ (بم)

(۱۶۹) ایک دفعہ اصحابِ صفہ میں ایک کی وفات ہو گئی اور وہ پیچھے دو درہم (یادو دینار) چھوڑ گیا۔ حضور ﷺ کو اتنا رنج ہوا کہ اس کے جنازے میں شامل نہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کا جنازہ خود پڑھ لو۔ (حم)

(۱۷۰) ایک دن حضور ﷺ بلالؓ کے ہاں گئے۔ اور اس کے سامنے کھجوروں کی ڈھیری دیکھی۔ پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ کہا۔ میں نے یہ آپ کے مہمانوں کے لئے جمع کر رکھی ہیں۔ فرمایا۔ تمہیں اس بات کا احساس نہ ہوا کہ یہ جہنم کا ایندھن بنیں گی انہیں فوراً بانٹ دو اور اللہ کی رزاقی پر اعتماد کرو۔ (طب)

(۱۷۱) کن فی الدنيا کانک غریب اور عابر مسیل۔

(بخ۔ت)

”دنیا میں یوں رہو گویا تم غریب الوطن ہو، یا کوئی راہی۔“

(۱۷۲) اللہ کہتا ہے کہ اے ابنِ آدم! تو پورے ذوق و شوق سے میری عبادت کر، میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا، اور تجھے احتیاج سے بچا لوں گا۔ اگر ایسا نہ کیا تو تیرے ہاتھوں کو کام سے بھر دوں گا اور تیرا احتیاج ہمیشہ باقی رہے گا۔

(ت)

(۱۷۳) محشر میں اللہ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا اور نہ انہیں

دیکھے گا:

اول: وہ تاجر جو جھوٹی قسم کھا کر مشتری سے کہے کہ اسے اپنے مال کی اتنی رقم مل رہی ہے۔

۱۔ اسلامی نظام میں بیت المال ہر اس شخص کی روزی کا متکفل ہے جو بیماری، ضعیفی یا بے سروسامانی کی وجہ سے کام نہیں سکتا۔ اس لئے اسلام کسی کو بھی دولت سیٹھنے اور دولت کے پیچھے بھاگنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہر انسان کا پہلا فرض جہالت کو دور کرنا، گناہ کے خلاف لڑنا اور اسلامی اقتدار کو عام کرنا ہے نیز یہ تصور دینا کہ انسان کا اصلی وطن کہیں اور ہے۔

دوم: جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لیا۔
سوم: جس نے اپنا فالتو پانی دوسرے کو نہ دیا۔ قیامت کے دن اللہ اس آدمی سے کہے گا تو نے میرا فضل (پانی) جو تیری تخلیق نہیں تھا، دوسروں سے روکا، آج ہم اپنا فضل تم سے روک لیں گے۔ (بخ)

(۱۷۴) فرمایا: اشعری قبیلے کا یہ دستور ہے کہ اگر وہ جہاد (وغیرہ) کی وجہ سے تنگ دست ہو جائے، یا اس کے ہاں غذا کم ہو جائے تو وہ تمام اشیاء غذا ایک کپڑے میں جمع کر کے برابر بانٹ لیتے ہیں۔ وہ میرے ہیں اور میں ان کا۔ (بخ)

(۱۷۵) اَبی اللہ ان یَرْزُقْ عبده المؤمن الا من حیث لا یَحْتَسِبُ (فر)

”اللہ مومن بندے کو ایسے مقام سے رزق پہنچاتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں نہ ہو، اور کسی متوقع مقام سے قطعاً نہیں دیتا۔“

(۱۷۶) یا ابنِ آدمَ عندک ما یکفیک وانت تطلب ما یطغیک۔ (حق)

”اے ابنِ آدم! تمہارے پاس اتنا رزق تو ہے جو تمہیں زندہ رکھے، لیکن تم اس مقدار کی تلاش میں ہو جو تمہیں فاسق و فاجر بنادے۔“

(۱۷۷) اَرْضِ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَکَ تَکُنْ اَغْنِی النَّاسَ۔ (ت)
”اللہ کی تقسیم پر قناعت کرو، تم سب سے بڑے دولت مند تصور ہو گے۔“

(۱۷۸) مکہ میں ذخیرہ اندوزی الحاد ہے۔ (ط)

(۱۷۹) اَزْکٰی الْمَالِ کَسْبُ الْمَرْءِ بَیْہِ۔ (حق)

”اپنے ہاتھ سے کمانا بلند ترین عمل ہے۔“

(۱۸۰) إِنَّ الرِّزْقَ يَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ۔ (ب)

”روزی انسان کو اسی طرح تلاش کرتی ہے جس طرح موت۔“

(۱۸۱) تین چیزوں میں سب کا حصہ ہے۔ پانی، گھاس اور ایندھن میں۔

(ماج)

(۱۸۲) مساکین اغنیاء کے رومال ہیں، جن سے وہ گناہوں کا غبار

صاف کرتے ہیں۔ (فر)۔ یعنی خیرات سے گناہ دھو تے ہیں۔

(۱۸۳) اِتَّخِذُوا الْغَنَمَ فَاتَّهَبَا بَرَكَةً۔ (ب)

”ریوڑ پالو کہ اس میں برکت ہے۔“

(۱۸۴) اَعْطُوا السَّائِلَ وَلَوْ جَاءَ عَلَى فَرْسٍ۔ (سط)

”سائل کو دو، خواہ گھوڑے پر سوار ہو۔“

(۱۸۵) جب تمہارے امرا نیک ہوں اغنیاء کریم اور معاملات مشورے

سے طے ہو رہے ہوں تو سطح زمین بطن زمین سے بہتر ہے۔ اور اگر امرا بد، اغنیاء

بخیل اور امور کا فیصلہ عورتیں کرتی ہوں، تو پھر بطن زمین اس کی سطح سے بہتر ہے۔

(ت)

(۱۸۶) اِنَّ اللّٰهَ جَوَادٌ يَّحِبُّ الْجُودَ۔ (حق)

”اللہ بخشنے والا ہے، اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔“

(۱۸۷) خَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ الْقَانِعُ وَشَرُّهُمْ الطَّامِعُ۔ (فر)

”قانع بہترین مومن ہے، اور طامع (حریص) بدترین۔“

(۱۸۸) السَّخَاءُ حُسْنٌ۔ (فر) ”سخا حسن ہے۔“

(۱۸۹) الْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ۔ (سط)

”جنت خبیوں کا گھر ہے۔“

(۱۹۰) تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں۔ کھانے سے محبت، سونے کا

(فر)

شوق اور راحت۔

(۱۹۱) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (بخ)

(۱۹۲) ہر صبح دو فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک بلند

آواز سے کہتا ہے۔ اے اللہ! سخی کو اور دے۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ بخیل کو تباہ کر۔

(بخ)

(۱۹۳) مسلمان کا بہتر مال وہی ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر پر صرف ہو۔

(بخ)

(۱۹۴) بارانی پاجسموں سے سیراب شدہ زمین پر عشر (دسواں حصہ)

(بخ)

ہے اور کنویں والے لکھیت پر خمس۔

(۱۹۵) مسکین وہ ہے جو سوال سے بچے۔ (رس)

(۱۹۶) اللہ، ظالم غنی، جاہل بوڑھے اور مغرور سائل (یا محتاج) سے

(طس)

نفرت کرتا ہے۔

(۱۸) تلاوت

(۱۹۷) جب لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کو پڑھتے اور

پڑھاتے ہیں تو ان پر سکونِ قلب، اللہ کی رحمت اور فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ (د)

(۱۹۸) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ تلاوت میں محو ہونے کی وجہ

سے دعا مانگنا بھول جاتے ہیں، میں انہیں دعا مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔

(رس)

(۱۹۹) تلاوت کے بعد قاری کو چاہیے کہ وہ اپنی حاجات اللہ سے طلب

کرے وہ زمانہ دور نہیں جب لوگ قرآن پڑھ کر انسانوں سے بھیک مانگیں گے۔

(ت)

(۲۰۰) رَزَيْتُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔
 ”خوش الحانی سے تلاوت کو دل کش بناؤ۔“

(۲۰۱) الْقُرْآنُ غِنَى لَا فَقْرَ بَعْدَهُ۔
 ”قرآن ایک ایسی دولت ہے جس کے بعد افلاس باقی نہیں رہتا۔“

(۱۹) توبہ

(۲۰۲) التوبة من الذنب ان لا يعود اليه ابداً۔ (حق)

”گناہ سے توبہ کا مطلب یہ ہے کہ دوبارہ ہرگز گناہ نہ کرو“

(۲۰۳) مامن شيء احب الى الله من شاب تائب (فر)
 ”اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان تائب جوان ہے۔“

(۲۰۴) اتبع السيئة الحسنة تمحها۔ (ت)
 ”بدی کے بعد نیکی کرو، بدی کا اثر مٹ جائے گا۔“

ج

(۲۰) جبلیت

(۲۰۵) اگر تم سن پاؤ کہ کوئی پہاڑ اپنے مقام سے سرک گیا ہے، تو مان لو

لیکن اگر یہ سنو کہ کوئی شخص اپنی عادت کو چھوڑ گیا ہے، تو مت مانو کہ وہ بہت جلد اپنی جبلیت کی طرف لوٹ آئے گا۔ (حم)

(۲۱) جنازہ

(۲۰۶) حضور ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا۔ کیا آج کسی کا روزہ ہے؟ ابو

بکرؓ نے کہا۔ میرا۔ پھر پوچھا۔ کیا آج تم میں سے کوئی کسی جنازے میں شامل ہوا ہے۔ ابو بکرؓ نے کہا۔ میں۔ پھر پوچھا۔ کیا آج کسی نے کسی غریب کو کھانا کھلایا ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا۔ میں نے..... آخر میں پوچھا۔ کیا آج کسی نے عیادت کی ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا۔ میں نے۔ فرمایا جس شخص میں یہ تمام خوبیاں جمع ہو جائیں وہ لازماً جنت میں جائے گا۔ (مس)

(۲۰۷) جو شخص کسی جنازے میں شامل ہوا اور اسے تین بار کندھا دے تو

اس نے جنازے کا حق ادا کر دیا۔ (ت)

(۲۰۸) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے دیکھا کہ چند آدمی جنازے کے ساتھ

سوار ہو کر جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ فرشتے تو پیدل جا رہے ہیں، اور تم سوار ہو۔ (د۔ت)

(۲۰۹) حضور ﷺ، ابو الدھاح کے جنازے میں پیدل گئے اور

گھوڑے پر واپس آئے۔ (بخ)

(۲۱۰) جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو تعظیماً کھڑے ہو جاؤ۔ (ت)

(۲۱۱) تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ عیال، مال اور اعمال۔ دو

واپس آ جاتی ہیں۔ اور اعمال ساتھ چلے جاتے ہیں۔ (ت)

(۲۱۲) موت کے بعد انسان کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، لیکن تین

چیزوں سے اسے سدا فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ اول: صدقہ جاریہ (درس گاہ، دارالکتب وغیرہ)۔ دوم: علم نافع اور سوم: برصالح جو اس کے لئے ہمیشہ دعا مانگے۔ (د۔ن)

(۲۱۳) جنازوں کے ہمراہ ہمیشہ آہستہ چلو۔ (ط)

(۲۳) جنت

(۲۱۴) اگر جنت والوں کی کوئی حور زمین والوں کو صرف جھانک لے، تو فضا نور و خوشبو سے بھر جائے۔ (بخ)

(۲۱۵) جنت کے سو درجے مجاہدین کے لئے وقف ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان ارض و سما کی مسافت ہے۔ جب تم جنت کے لئے دعا کرو، تو فردوس مانگو کہ جنت کا حسین ترین حصہ یہی ہے۔ (بخ)

(۲۱۶) جنت میں ایک ایسا درخت بھی ہے کہ اگر ایک سوار اس کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے تو وہ ختم نہ ہو۔ (بخ)

(۲۱۷) جہنم نفسانی خواہشات میں اور جنت مصائب میں گھری ہوئی ہے۔ (بخ)

مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی کا نتیجہ جہنم ہے، اور جنت دکھ اٹھا کر ملتی ہے۔

(۲۱۸) اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ کا دیدار کریں گے۔ (ت)

(۲۳) جہاد

(۲۱۹) سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔

(د-ت)

(۲۲۰) اللہ کی راہ میں ایک دن (سردوں پر) پہرہ دینا، دیگر مقامات

پر ہزار دن کے پھرنے سے بہتر ہے۔ (ت-ن)

- (۲۲۱) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس (شیطان) سے لڑے۔ (ت)
- (۲۲۲) اس رب کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری یہ زبردست تمنا ہے کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور شہادت حاصل کروں، پھر لڑوں اور شہادت پاؤں، سہ بارہ لڑوں اور سہ بارہ شہادت حاصل کروں۔ (ن)
- (۲۲۳) لَا يَجْتَمِعُ عَلَى رَجُلٍ غِبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ (ت۔ن)
- ”جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک آدمی پر کبھی جمع نہیں ہوں گے۔“
- (۲۲۴) جس شخص نے کسی غازی کو جہاد کا سامان دیا، وہ گویا خود جہاد میں شامل ہوا۔ (ماج)
- (۲۲۵) دو آنکھوں کو کبھی تاریخ جہنم مس نہیں کرے گی۔ اول: وہ جو اللہ کے خوف سے روتی رہی۔ دوم: جو جاگ کر سرحد پر پہرہ دیتی رہی۔ (ت)
- (۲۲۶) حضور ﷺ نے جنگ میں عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ (ت)
- (۲۲۷) اُم عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہمراہ سات غزوات میں شامل ہوئی۔ میں سامان کے پاس رہ کر کھانا پکاتی۔ زمیوں کو سنبھالتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ (مس)
- (۲۲۸) گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں:
- اول: جو جہاد کے لئے پالا جائے۔ دوم: محض نمائش کے لئے، لیکن اس کا مالک خدا کا حق نہ بھولتا ہو۔ سوم: اسلام کے خلاف لڑنے کے لئے۔
- پہلا باعث اجر ہے۔ دوسرا ستر (عزت، شان)، اور تیسرا وزر (بو جھ، دکھ، لعنت)۔ (مخلص۔ بخ)

(۲۲۹) گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک باعثِ خیر و برکت رہیں گی۔

(بخ)

(۲۳۰) الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ - (مس۔ت)

”جنت نکواروں کے سائے میں ہے۔“

(۲۳۱) تم پر جہاد واجب ہے، خواہ تمہارا امیر نیک ہو یا بد۔ (د)

(۲۳۲) تین چیزوں سے جہاد کرو۔ جان، مال اور زبان سے۔

(د۔ن)

(۲۳۳) السُّيُوفُ مِفَاتِيحُ الْجَنَّةِ - (عس)

”نکواریں جنت کی کلید ہیں۔“

(۲۴) جھوٹ

(۲۴۴) حضور ﷺ سے پوچھا گیا۔ کیا مومن بزدل بھی ہو سکتا ہے؟

فرمایا۔ ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا۔ کیا وہ بخیل بھی ہو سکتا ہے؟ کہا۔ ہو سکتا ہے۔ پھر

پوچھا۔ کیا وہ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ (ما)

(۲۴۵) اُس آدمی پر تین بار لعنت۔ جو جھوٹ بول کر لوگوں کو ہنساتا

ہے۔ (د۔ت)

(۲۴۶) بغاوت (خدا یا حکومت سے) شجاعت کی آفت ہے۔ احسان

جتنانا سخاوت کی۔ جھوٹ، کلام کی۔ اور نسیان، علم کی۔ (ہق)

(۲۴۷) جو شخص دوسروں میں صلح کرانے کے لئے کوئی (چھوٹا سا)

جھوٹ بول دے تو وہ جھوٹ نہیں ہے۔ (بخ)

ح

(۲۵) حج

(۲۳۸) حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے کہا کہ جب جہاد افضل الاعمال ہے تو کیا ہم (عورتیں) بھی جہاد میں شامل ہو سکتی ہیں؟ فرمایا (تم عورتوں کے لئے) بہترین جہاد حج ہے اور پھر گھر کے اندر رہنا۔ (بخ)

(۲۳۹) بچے، بوڑھے ضعیف اور عورت کا جہاد حج و عمرہ ہیں۔ (ن)
 (۲۴۰) جس شخص نے اللہ کے لئے حج کیا۔ ہر بری بات اور برے عمل سے دور رہا۔ تو وہ بیت اللہ سے یوں پاک ہو کر لوٹے گا۔ گویا وہ بطنِ مادر سے اب پیدا ہوا ہے۔ (بخ)

(۲۶) حُدُود

(۲۴۱) تین آدمی قابلِ سزا نہیں۔ اول: بچہ، جب تک کہ وہ جوان نہ ہو جائے دوم: خفتہ، جب تک کہ اس کی آنکھ نہ کھل جائے۔ سوم: دیوانہ جب تک کہ وہ شفا نہ پا جائے۔ (د)

(۲۴۲) جس شخص کی سفارش کسی مجرم کو سزا سے بچالے وہ خدا کا باغی تصور ہوگا۔ (د)

(۲۴۳) حضور ﷺ نے مسجد میں خون کا بدلہ لینے، اشعار پڑھنے اور سزا دینے سے منع فرمایا ہے۔ (د)

(۲۷) حرص

(۲۳۳) يَهْرُمُ ابْنُ اَدَمَ وَيُسَبُّ فِيهِ اثْنَانِ الْحَرَصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحَرَصُ عَلَى الْعَمْرِ - (بم)

”جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کی دو چیزیں جو ان ہو جاتی ہیں۔
اول مال کی لالچ، دوم عمر کی حرص۔“

(۲۳۵) دو بھوکے بھیڑیے کسی ریوڑ کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال و منصب کی حرص، دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ (ت)

(۲۳۶) اگر کسی آدمی کے پاس مال سے لبریز دوادیاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔
(بم)

(۲۳۷) قیامت قریب آگئی لیکن انسان نہ سنبھلا، اور اس کی دو چیزیں بڑھ گئیں۔ اول: مال کی حرص۔ دوم: اللہ سے دوری۔ (حا)

(۲۳۸) اے اللہ مجھے چند چیزوں سے بچا۔ اس دل سے جو خشوع سے خالی ہو۔ اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اور اس علم سے جو مفید نہ ہو۔ (ت)

(۲۳۹) الطَّمْعُ يُذْهِبُ الْحِكْمَةَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ - (سط)
”لالچ علماء کے دل سے حکمت کو نکال دیتا ہے۔“

(۲۸) حسد

(۲۵۰) ایک آدمی میں حسد اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔ (مس۔د)

(۲۵۱) تم دو آدمیوں پر حسد (رشک) کرو۔ اول: اس صاحب حکمت پر جو حکمت کو خود استعمال کرتا اور دوسروں کو بھی فیض پہنچاتا ہے۔ دوم: اُس صاحب مال پر جو مال کو کایہ خیر میں صرف کرتا ہے۔ (بم)

(۲۵۲) حسد سے بچو، کہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتی ہے جیسے (سوکھی) لکڑی کو آگ۔ (د)

(۲۹) حقوق عباد

(۲۵۳) انسان کے بنیادی حقوق چار ہیں۔ رہنے کے لئے گھر۔ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا۔ خشک روٹی اور پانی۔ (ت)

(۲۵۴) تم سب چرواہے ہو، اور تم سے اپنے ریوڑ کے متعلق باز پرس ہوگی۔ (نخ)

(۲۵۵) مَنْ مَسْتَرٍ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (نخ)

”جس نے یہاں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“

(۲۵۶) ”خدا کی قسم، وہ شخص مومن نہیں، نہیں اور ہرگز نہیں۔“ کسی نے پوچھا۔ کون؟ فرمایا۔ جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔ (نخ)

(۲۵۷) اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ مظلوم ہو یا ظالم۔ کسی نے پوچھا کہ ظالم کی مدد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ اسے ظلم سے روکو، یہی اس کی مدد ہے۔ (نخ)

(۳۰) حلال و حرام مال

(۲۵۸) اپنی کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں۔ حضرت داؤد

علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے روزی کاتے تھے۔ (بخ)

(۲۵۹) ناجائز محصول لینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (د)

(۲۶۰) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غَذِيَ بِحَرَامٍ۔ (طس)

”جو جسم مال حرام پر پلا ہو، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

(۲۶۱) جس گھر میں خیانت ہو رہی ہو، وہاں سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

(فر)

(۳۱) حیا

(۲۶۲) لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ وَ خُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔ (ما)

”ہر دین کا ایک خلق (امتیازی وصف) ہے۔ اور اسلام کا خلق حیا ہے۔“

(۲۶۳) بے حیائی سے ہر چیز قبیح اور حیا سے حسین بن جاتی ہے۔

(ت)

(۲۶۴) حیا نصف ایمان ہے۔ (سط)

خ

(۳۲) خدمتِ خلق

(۲۶۵) خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ۔ (سط)

”بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔“

(۲۶۶) إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ أَنْصَحُهُمْ لِعِبَادِهِ۔ (حم)

”اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان وہ ہے جو انسانوں کا سب سے زیادہ

(۳۳) خلافت و امارت

(۲۶۷) خلافت کے لئے بہترین آدمی وہ ہے جو اس منصب کو (اسکی عظیم ذمہ داریوں کے پیش نظر) قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو لیکن بایں ہمہ اسے خلیفہ بنا دیا جائے۔ (بخ)

(۲۶۸) جو شخص والی و حاکم بننے کے بعد عوام کی حاجات اور ان کے فقر و افلاس کو نظر انداز کرے گا، قیامت کے دن اللہ اس کی ضروریات اور فقر و افلاس سے بے نیازی برتے گا۔ (د۔ت)

(۲۶۹) عادل عمال (حکام) کو قیامت کے دن اللہ کے دائیں جانب نوری مسندوں پر بٹھایا جائے گا۔ (مس۔ن)

(۲۷۰) اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو والی بنائے اور وہ عوام کے مفاد سے غافل ہو جائے، تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔ (بم)

(۲۷۱) قیامت کے دن اللہ کا محبوب ترین اور نشست کے لحاظ سے قریب ترین انسان عادل ہوگا۔ (ت)

(۲۷۲) ابوذر غفاریؓ نے حضور ﷺ سے کہا کہ مجھے کہیں عامل بنائیے، آپ ﷺ نے اس کے کندھے کو تھپکاتے ہوئے فرمایا۔ اے ابوذر! تم ضعیف ہو اور یہ امانت بہت بھاری ہے۔ یہ قیامت کے دن (بیشتر عمال کے لئے) باعثِ ندامت و رسوائی بن جائی گی..... ایک اور روایت میں ہے:

کار فرمائی (اقتدار، حکومت) ضروری چیز ہے لیکن (اکثر) کار فرما جہنم میں جائیں گے۔ (مس۔د)

(۲۷۳) ایک دفعہ دو آدمیوں نے حضور ﷺ سے عامل بننے کی التماس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! میں ایسے آدمی کو کبھی عامل نہیں بناؤں گا جو اسکی درخواست کرے، یا حریص منصب ہو۔ (د۔ن)

(۲۷۴) سنو اور مانو، اگر تم پر ایک ایسے حبشی کو حاکم بنا دیا جائے جس کا سر خشک انگور جتنا ہو، تو وہ جب تک کتاب اللہ کے مطابق چلے تم اس کی اطاعت کرو۔ (بخ)

(۲۷۵) ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ امیر کی بات سنے اور مانے، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند۔ لیکن اگر وہ گناہ کی طرف بلائے، تو پھر نہ سننا ضروری ہے اور نہ ماننا۔ (د۔ت۔ن)

(۲۷۶) آؤ! میں تمہیں اچھے اور برے امراء کے متعلق کچھ بتاؤں۔ اچھے امیر وہ ہیں کہ تم ان کو چاہو اور وہ تم کو۔ تم ان کے لئے دعا مانگو اور وہ تمہارے لئے۔ برے امیر وہ ہیں، جو تم سے نفرت کریں اور تم ان سے۔ وہ تم پر لعنت بھیجیں اور تم ان پر۔ (ت)

(۲۷۷) مَنْ خَرَجَ عَنِ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (ن)

”جو شخص امیر کی اطاعت سے آزاد ہو کر جماعت کو چھوڑ جائے، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔“

(۲۷۸) اِذَا ارَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرًا صَدِيْقًا۔

(د۔ن)

”جب اللہ کسی حکمران کو فائدہ پہنچانا چاہے، تو اسے نیک اور قابل وزیر دے دیتا ہے۔“

سکندر کا وزیر ارسطو تھا۔ تو شیروان کا یوزجہر۔ ہارون کا یحییٰ برکی۔
سلاہتہ بزرگ کا نظام الملک طوسی اور جلال الدین اکبر کا فیضی۔ ان سب نے تاریخ
عالم میں روشن ابواب کا اضافہ کیا۔

(۲۷۹) اے کعب بن عجرہ! خدا تمہیں ان امراء کے شر سے بچائے جو
میرے بعد آئیں گے جو شخص ان کے ہاں جا کر ان کے جھوٹ کو سچ کہے گا اور ظلم
میں ان سے تعاون کرے گا وہ میرا نہیں اور نہ میں اس کا۔ اے حوض کوثر سے کچھ
نہیں ملے گا۔ (ت۔ ن)

(۲۸۰) إِذَا ابْتَغَى الْأَمِيرُ الرِّيَّةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ (د)
”جب کوئی امیر، عوام پر جھوٹے الزام لگانے لگے، تو وہ انہیں آمادہ فساد
(یا تباہ) کر دیتا ہے۔“

(۲۸۱) اللہ اس حکمران کے معاملات پر کبھی توجہ نہیں دیتا، جو لوگوں سے
بے نیازی برتے۔ (ت)

(۲۸۲) محشر میں دو آدمی میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔ اول:
ظالم و غاصب حکمران۔ دوم: وہ انسان جو جماعت کو چھوڑ جائے۔ (حم)
(۲۸۳) إِذَا جَارَ الْحُكَّامَ قَلَّ الْمَطَرُ۔
”حاکم ظالم ہوں، تو بارش کم ہو جاتی ہے۔“

(۲۸۴) کسی عالم کے منہ سے یہ حدیث سنی تھی:

أَعْمَالُكُمْ عَمَّا لَكُمْ۔ ”تمہارے اعمال ہی اعمال (حکام) کی صورت
اختیار کر لیتے ہیں۔“

مطلب یہ کہ جیسے اعمال ویسے اعمال۔ لیکن کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

(۳۴) خموشی

(۲۸۵) الصُّمْتُ سَيِّدُ الْاِخْلَاقِ - (حم)

”خموشی سب سے بڑا وصف ہے۔“

(۲۸۶) الصُّمْتُ زَيْنٌ لِّلْعَالَمِ وَسَتْرٌ لِّلْجَاهِلِ - (سط)

”خموشی عالم کا حسن اور جاہل کا پردہ ہے۔“

علماء کی محفل میں ایک آدمی خاموش بیٹھا تھا۔ ایک فلسفی نے کہا۔ اگر تم عقل مند ہو، تو (خاموش رہ کر) حماقت کر رہے ہو، اور اگر احمق ہو تو دانش کا ثبوت دے ہو۔

(۳۵) خواب

(۲۸۷) رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ كَلَامٌ يَكْتُمُ بِهِ الْعَبْدُ رَبَّهُ فِي الْمَنَامِ (ط)

”مومن کا خواب ایک طرح کا کلام ہے۔ جو بندہ اپنے رب سے کرتا ہے۔“

(۲۸۸) اَصْدَقُ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْأَسْحَارِ - (حم)

”سحر کا خواب بہت سچا ہوتا ہے۔“

(۳۶) خودکشی

(۲۸۹) جو شخص پہاڑ سے کود کر خودکشی کرے گا، وہ جہنم میں اونچی

پوٹیوں سے سدا کو دتا رہے گا۔ جو شخص زہر کھا کر مرے گا، وہ دوزخ میں سدا زہر

پیتا رہے گا۔ اور اپنے آپ کو خنجر (یا لوہے کے کسی اور اوزار) سے ہلاک کرنے والا

جہنم میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں خنجر بھونکتا رہے گا۔ (بخ۔ د۔ ت)

(۲۹۰) حضور ﷺ کو کسی نے بتایا کہ فلاں شخص نے خودکشی کی ہے۔

فرمایا۔ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ (د)

(۲۹۱) خودکشی کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ (بخ)

(۳۷) خوش خلقی

(۲۹۲) اكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ (ما)

”اسی مومن کا ایمان کامل ہے جس کا خلق (سلوک) اچھا ہو۔“

(۲۹۳) البرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ۔ (مس)

”نیکی خوش اخلاقی کا دوسرا نام ہے“

(۲۹۴) يُعِثُّ لَا يَتِمُّ حُسْنُ الْإِخْلَاقِ۔ (د)

”میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ حسن اخلاق کی تکمیل کروں۔“

(۲۹۵) مومن کی میزان اعمال میں سب سے بھاری چیز حسن اخلاق ہے۔

(تم)

(۲۹۶) أَحْسَابُكُمْ أَخْلَاقُكُمْ وَأَنْسَابُكُمْ أَعْمَالُكُمْ۔ (فر)

”تمہارے اخلاق تمہارا حسب اور تمہارے اعمال تمہارا نسب ہیں۔“

(۲۹۷) ایک آدمی حسن اخلاق سے وہی مقام حاصل کر سکتا ہے جو ایک

قائم الليل کورات بھر کی عبادت سے ملتا ہے۔ (طب)

(۲۹۸) حسن خلق نصب دین ہے۔ (ہق)

(۲۹۹) حُسْنُ الْخُلُقِ وَكُشْفُ الْإِذْيِ يَزِيدُكَ فِي الرِّزْقِ۔

(فر)

”حسن خلق اور دکھ دور کرنے سے رزق بڑھتا ہے۔“

(۳۰۰) مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔ (سط)

”لوگوں سے حسن سلوک صدقہ ہے۔“

(۳۰۱) جنت میں اکثر لوگ حسن خلق اور تقویٰ کی وجہ سے داخل ہونگے

(ت)

(۳۰۲) حضور ﷺ عموماً یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اللّٰهُمَّ حَسِّنْ خُلُقِي كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي۔ (م)

”اے اللہ میرے خلق (تقویم) کی طرح میرے خلق کو بھی حسین بنادے۔“

د

(۳۸) دانش و حکمت

اس عنوان کے تحت حضور ﷺ کے چند فلسفیانہ ارشادات درج ہونگے۔

(۳۰۳) حُبِّكَ الشَّيْءُ بِإِعْمَى وَيُصَمِّم۔ (د)

”کسی شے سے محبت اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔“

(۳۰۴) زیادہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے۔ (ت)

(۳۰۵) اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ: میرا سکوت فکر ہو اور نطق ذکر۔ کہ

میری نظر عبرت گیر ہو، اور کام امر بالمعروف۔ (رس)

(۳۰۶) عقبہ بن عامر نے پوچھا کہ نجات کیا ہے؟ فرمایا۔ زبان کو بند

اور گھر کو کشادہ رکھنا۔ (ت)

گھر کو کشادہ رکھنے کا مفہوم مہمان نوازی ہے۔

(۳۰۷) جنگل میں سکونت رکھنے والا علم سے خالی رہے گا۔ شکار کا

شوقینِ فرائض سے غافل ہو جائے گا۔ اور شاہوں کے در پر جانے والا ابتلا میں پڑ جائے گا۔ تم جتنا بادشاہ کے قریب جاؤ گے اتنا ہی خدا سے ہٹتے جاؤ گے۔

(ت۔د۔ن)

(۳۰۸) دو نعمتیں ایسی ہیں جنہیں پا کر بیشتر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ صحت اور فراغت۔ (نخ۔ت)۔ کیونکہ وہ ان کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔

(۳۰۹) المؤمن غر کریم و الفاجر خب لنیم۔ (ت)

”مومن، کریم و سادہ دل ہوتا ہے۔ اور فاجر، بخیل و سنگدل (دغا باز، کینہ)

(۳۱۰) خیرُ شُبَّابکم من تشبہ بِکھُو لکم و شرُ کھُو لکم من

(رس)

تشبہ بِشُبَّابکم۔

”تمہارے بہترین جوان وہ ہیں۔ جو وقار و متانت میں بوڑھوں جیسے ہوں اور بدترین بوڑھے وہ ہیں جو بڑھاپے میں جوانوں جیسی حرکتیں کرتے ہوں۔“

(۳۱۱) الحکمة عشر اجزاء تسعة فی العزلة و واحد فی الصمت۔

(حا)

”دانش کے دس حصے ہیں۔ نو خلوت میں ملتے ہیں، اور ایک خموشی میں۔“

(۳۱۲) من لا دین له لا عقل له۔ (سط)

”بے دین عقل سے خالی ہوتا ہے۔“

(۳۱۳) ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه۔ (قط)

”بھلے کی اُمید، خوش صورت لوگوں سے رکھو۔“

(۳۱۴) اتمکم عقلاً اشدکم اللہ خوفاً۔ (سط)

”تم میں سب سے بڑا عقل مند وہ ہے، جو اللہ سے بہت ڈرے۔“

(۳۱۵) اشد الناس عذاباً من یری الناس خیراً و لا خیر فیہ۔

(فر)

(۳۱۶) السَّنَّةُ سَنَّتَانِ مِنْ نَبِيِّ وَمِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ - (فر)

”سنت کے ماخذ دو ہیں۔ پیغمبر اور امام عادل۔“

(۳۱۷) الشَّيْبُ نُورُ الْمُؤْمِنِ - (سط)

”پیری مومن کا نور ہے۔“

(۳۱۸) عَلَيْكُمْ بِالْحُزْنِ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ الْقَلْبِ - (ط)

”غم کی تلاش کرو کہ یہ قفلِ دین کی کلید ہے۔“

(۳۱۹) سُرْعَةُ الْمَشْيِ تَذْهَبُ بِهَاءِ الْمُؤْمِنِ - (سط)

”تیز چلنے سے مومن کا وقار جاتا رہتا ہے۔“

(۳۲۰) الشَّاءُ مِنْ دَوَابِ الْجَنَّةِ - (ماج)

”بکری جنت کا جانور ہے۔“

شاید اس لئے کہ یہ غریبوں کو دودھ پلاتی ہے۔ خود بخود چر، چک کر گھرا جاتی ہے اور جنگلی بوٹیاں کھانے کی وجہ سے اس کا دودھ شفا ہوتا ہے۔

(۳۲۱) لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ رَاحَةٌ دُونَ لِقَاءِ رَبِّهِ - (کنوز)

”مومن کو اللہ کی ملاقات ہی سے راحت مل سکتی ہے۔“

(۳۲۲) لِلْمَرْأَةِ سَتْرَانِ الزَّوْجُ وَالْقَبْرُ - (سط)

”ایک عورت کو ڈھانکنے والی چیزیں دو ہیں۔ شوہر اور قبر۔“

(۳۲۳) اللَّعْبُ بِالْحَمَامِ يُورِثُ الْفَقْرَ - (فر)

”کبوتر بازی کا نتیجہ تنگیِ رزق ہوتا ہے۔“

(۳۲۴) مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ - (سط)

”جو شخص سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہتا ہے وہ اللہ پر توکل کرے۔“

- (۳۲۵) لَا تَسْبُوا الْأَرْضَ فَإِنَّهَا أُمُّكُمْ۔ (فر)
 ”زمین کو گالیاں نہ دو کہ یہ تمہاری ماں ہے۔“
- (۳۲۶) لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ۔ (مس)
 ”زمانے کو گالیاں نہ دو، کہ خدا ہی زمانہ ہے۔“
- (۳۲۷) لَا فَقْرَ أَشَدَّ مِنَ الْجَهْلِ۔ (سط)
 ”بہالتِ افلاس کی بدترین قسم ہے۔“
- (۳۲۸) لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبَرُ۔ (مس)
 ”عمر صرف نیکی سے لمبی ہوتی ہے۔“
- (۳۲۹) اعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔
 ”میں پناہ مانگتا ہوں کفر، فقر، (افلاس) اور عذابِ قبر سے۔“
- (۳۳۰) إِذَا ارْتَدَّ أَنْ يُجِبَكَ النَّاسُ فَارْ هَذَا فِي الدُّنْيَا۔ (ماج)
 ”اگر تم دنیا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو دنیا سے بے نیاز ہو جاؤ۔“
- (۳۳۱) اللَّهُ يَمَارِي كُومُومِنَ كَ جَسْمٍ پَر كَبْهِي غَالِبَ نَهِيَسَ هُونِ دَے گَا۔ (فر)

(۳۹) دعا و بددعا

- (۳۳۲) تین دعائیں لازماً سنی جاتی ہیں۔ ظلم کی دعا۔ مسافر کی دعا، اور بیٹے کے متعلق والد کی (بد) دعا۔ (بخ۔ مس۔ د۔ ت)
- (۳۳۳) تمہارا رب جی و کریم ہے، اور جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ انہیں خالی لوٹا دے۔ (د۔ ت)

(۳۳۳) اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبُ غَافِلٍ لَاهٍ۔

(ت)

”یاد رکھو کہ اللہ غافل اور لاپرواہ دل کی کبھی نہیں سنتا۔“

(۳۳۵) لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَذْغُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمٍ۔

(د۔ت)

”اللہ بندے کی ہر دعا سنتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی بری چیز مانگے۔ یا کسی کارشتہ قربت منقطع کرنا چاہے۔“

(۳۳۶) اپنے آپ، اپنی اولاد، اپنے خدام اور اپنے اموال کے لئے

بددعا نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ وقت قبولیت ہو اور تمہاری دعا قبول ہو جائے۔ (د)

(۳۳۷) تم اپنی تمام حاجات اللہ سے مانگا کرو، یہاں تک کہ اگر

تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اس سے کہو۔ (ت)

(۳۳۸) امامِ عادل۔ صائم اور مظلوم کی دعا کبھی خالی نہیں جاتی۔ اللہ

ان دعاؤں کو بادلوں سے اوپر لے جاتا ہے۔ آسمانوں کے دروازے کھل جاتے

ہیں، اور اللہ کہتا ہے مجھے اپنی عزت و عظمت کی قسم! میں یقیناً تمہاری مدد کروں گا۔

خواہ اکس کچھ وقت لگے۔ (ت)

(۳۳۹) الدُّعَاءُ سَلَاخُ الْمُؤْمِنِ۔

(رس)

”دعا مومن کا ہتھیار ہے۔“

(۳۴۰) اللہ تعالیٰ ہر شب سحر کے وقت فلکِ دنیا پر اتر کر آواز دیتا ہے۔

کوئی ہے دعا مانگنے والا، کہ میں منظور کروں؟ طلب کرنے والا کہ میں دوں؟ اور

گناہوں پر نادم کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں؟ (حم)

(۳۴۱) لوگوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کون سی دعا سنی جاتی ہے۔

- فرمایا۔ جو وقت سحر یا صلوٰۃ مفروضہ کے بعد مانگی جائے۔ (ت)
- (۳۲۲) جب انسان سجدے میں گرتا ہے تو وہ اللہ کے بہت قریب جا پہنچتا ہے اس وقت بہت دعا مانگو۔ (د-ن)
- (۳۲۳) قضا کو صرف دعا لوٹا سکتی ہے۔ (ت)
- (۳۲۴) جنت میں جب اللہ ایک آدمی کو بلند تر درجہ پر فائز کرے گا، تو وہ پوچھے گا کہ یہ کیسے ہوا؟ جواب ملے گا کہ تیری اولاد نے تیرے لئے دعا کی تھی۔ (رس)

(۴۰) دولت کا فتنہ

- (۳۲۵) جب ابو عبیدہؓ بن جراح بحرین سے جزیہ جمع کر کے لوٹے تو انصار نے نماز صبح حضور ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ بعد از صلوٰۃ حضور ﷺ نے فرمایا:
- ”تم نے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ مال لے کر آیا ہے“ حاضرین نے کہا۔ ہاں۔
- فرمایا۔ تو خوش ہو جاؤ اور خوش کن امید رکھو۔ لیکن خدا کی قسم، مجھے تمہارے افلاس کی فکر نہیں فکر ہے تو یہ کہ اگلی اقوام کی طرح کہیں تمہارے ہاں بھی دولت کی فراوانی نہ ہو جائے، ان کی طرح باہم الجھنے نہ پڑو، اور تمہیں یہ دولت تباہ نہ کر دے۔ (بخ)
- (۳۲۶) قیامت کے دن وہ اونٹ جس کی زکوٰۃ نہ نکالی گئی ہو، اپنے مالک کو کھروں کے نیچے سل ڈالے گا۔ (بخ)
- (۳۲۷) زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال قیامت کے دن سانپ بن کر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا، اور اس کے جڑوں کو بار بار ڈسنے کے بعد کہے گا۔
- میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ۔ (بخ)
- (۳۲۸) تم میں سے ہر شخص خیرات دے کر، خواہ وہ ایک چھوہارا ہی ہو،

آگ سے بچے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو میٹھی بات ہی سہی۔ (بخ)

(۳۴۹) لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ

(د-ت)

وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبِهِ۔

”حضور ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے، دستاویز کے کاتب اور

گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔“

(۳۵۰) إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ۔ (حم)

”ہر امت کسی نہ کسی فتنے سے دوچار ہوتی رہی۔ میری امت کا فتنہ دولت ہے۔“

(ت)

(۳۵۱) لَعْنُ عَبْدُ الدِّينَارِ۔

”بندہ زر پر خدا کی لعنت۔“

ذ

(۴۱) ذکرِ خدا

(۳۵۲) اللہ کا ذکر کرنے والے فرشتوں میں محصور رہتے ہیں۔ ان پر

رحمت و سکون کی شبنم برسی ہے۔ اور اللہ نور یا ن عرش کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے۔

(ت-مس)

(۳۵۳) اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب کوئی بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا تو میں

اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ جلوت میں یاد کرے تو جلوت میں یاد کرتا ہوں

اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ہاتھ بھر جاتا ہوں۔ اگر وہ

ہاتھ بھر آئے تو میں دو ہاتھ جاتا ہوں۔ اگر چل کر آئے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں۔

(ت)

(۳۵۴) عذابِ الہی سے بچنے کے لئے اللہ کے ذکر سے مؤثر کوئی اور

عمل نہیں۔ (۱)

(۳۵۵) أَشْرَفُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ - (فر)

”عظیم ترین کلام اللہ کا ذکر ہے۔“

(۳۵۶) جسے یہ چار چیزیں مل گئیں وہ دنیا و آخرت کی خیر کا مالک بن

گیا۔ لسانِ ذاکر، قلبِ شاگرد و صابر اور نیک بیوی۔ (طب)

(۳۵۷) لِكُلِّ شَيْءٍ شِفَاءٌ وَشِفَاءُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ - (فر)

”ہر شے کے لئے سامانِ شفا ہے اور دلوں کی شفا اللہ کے ذکر میں ہے۔“



(۴۲) رَحْم

(۳۵۸) اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ -

(د)

”تم زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“

(۳۵۹) عرش پر اللہ کے ہاں ایک کتاب میں لکھا ہے کہ:

إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي - (بخ)

”کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

(۳۶۰) اللہ نے اپنی رحمت کے سوجھے کئے۔ ننانویں تو پاس رکھ لئے،

اور ایک حصہ زمین پر بھیجا۔ مختلف جانداروں میں جذبہٴ رحم اسی کی بدولت ہے اور

یہ اسی کا اثر ہے کہ ایک جانور اپنے بچے کو اپنے کھر سے بچاتا ہے۔ (ت)

(۳۶۱) ایک سفر میں ایک صحابی نے ایک پرندے کے بچے پکڑ لئے اور پرندہ سخت مضطرب ہو گیا۔ اتنے میں حضور ﷺ آ پہنچے۔ پرندے کی وجہ اضطراب دریافت کرنے کے بعد فرمایا:

رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا۔ (د) ”کہ اس کے بچے کو چھوڑ دو۔“

(۳۶۲) جس شخص میں یہ تین چیزیں ہوں، اللہ یہاں اسے پناہ میں

رکھے گا، اور وہاں جنت دے گا۔ کمزور پر رحم۔ والدین پر شفقت اور غلام یا خادم سے احسان۔ (ت)

(۳۶۳) مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔ (خ)

”جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا وہ خود بھی رحم سے محروم رہتا ہے۔“

(۳۶۴) خَابَ عَبْدٌ وَخَسِرَ وَيَجْعَلُ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ رَحْمَةً لِلْبَشَرِ۔ (سط)

”نا کام اور زیاں کار ہے وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے جذبہ رحم نہ ڈالا ہو۔“

(۳۶۵) قَالَ اللَّهُ اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبُهُمْ۔ (سط)

”اللہ کہتا ہے کہ میں شکستہ دل لوگوں کے ہاں ملوں گا۔“

(۳۶۶) جو شخص چھوٹے پر رحم اور بڑے کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ت)

ز

(۴۳) زبَانِ خَلْقِ

(۳۶۷) ایک دن رسول خدا ﷺ (اور چند صحابہؓ) کے پاس سے

ایک جنازہ گذرا۔ سب صحابہؓ نے متوفی کی تعریف کی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس کے لئے یقینی ہے۔ پھر ایک اور جنازہ گذرا۔ سب نے اسے برا بھلا کہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے لئے بھی یقینی ہے۔ عمرؓ نے پوچھا۔ اے رسول اللہ! کیا یقینی ہے؟ فرمایا۔ پہلے کے لئے جنت اور دوسرے کے لئے جہنم۔ کیونکہ تم زمین پر اللہ کے گواہ (ترجمان۔ زبان) ہو۔ (ت۔ ن۔ مانج۔ مس۔ بخ۔)

(۳۶۸) جس مسلمان کو چار آدمیوں نے اچھا کہہ دیا وہ جنت میں جائے گا۔ ہم نے پوچھا، اور تین والا؟ تو فرمایا۔ تین والا بھی۔ پھر پوچھا۔ دو والا؟ تو فرمایا۔ دو والا بھی۔ اس کے بعد ہم رک گئے اور ایک والے کے متعلق دریافت نہ کیا۔ (بخ)

(۳۶۹) إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللَّهِ أَحَبُّكُمْ إِلَى النَّاسِ -
(طس)

”اللہ کو وہی آدمی سب سے زیادہ پسند ہے جسے لوگ سب سے زیادہ پسند کریں۔“

(۳۷۰) اگر تمہارے ہمسائے تمہیں اچھا کہیں، تو تم اچھے ہو، ورنہ برے۔
(حم)

(۴۴) زکوٰۃ وصدقہ

زکوٰۃ کی شرح:

- (۱) اونٹ ۵ سے ۲۵ تک کی زکوٰۃ : ایک بکری
اونٹ ۲۶ سے ۳۵ تک " : بچہ شتر ایک سال کا۔
" ۳۶ سے ۴۵ تک " : بچہ شتر دو سال کا۔

(۲) گائے ۳۰ پر " " : ایک سال کا ایک چھڑا۔

گائے ۳۱ سے ۳۰ پر " " : دو سال کا ایک چھڑا۔

(۳) بکری ۴۰ سے ۱۲۰ " " : ایک بکری۔

بکری ۱۲۱ سے ۲۰۰ " " : دو بکریاں۔

بکری ۱۲۱ سے ۲۰۰ " " : تین بکریاں۔

(۴) سونا کم از کم نصاب $\frac{1}{4}$ تولہ سب کی زکوٰۃ تقریباً چالیسواں چاندی " " $\frac{1}{52}$ تولہ نقد روپیہ
پوری تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے۔

(۳۷۱) گھوڑے اور غلام پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ ہر چالیس درہم کی زکوٰۃ

ایک درہم ہے۔ ایک سونوے درہم (بلکہ ایک سونانوے) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔

اور دو سو درہم کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے۔ (ت۔ن۔د)

(۳۷۲) اگر کوئی شخص کسی مال دار یتیم کا متولی مقرر ہو جائے تو وہ مال

یتیم کو تجارت میں لگائے تاکہ اس مال کو صدقہ (زکوٰۃ) ہی نہ کھا جائے۔ (ت)

(۳۷۳) لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (ت۔د)

”غنی نیز تو انا وصحت مند آدمی کے لئے صدقہ حلال نہیں۔“

(۳۷۴) سخی خدا، انسان اور جنت کے قریب ہوتا ہے۔ اور بخیل ان

سب سے دور لیکن جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ (ت)

(۳۷۵) جب ایک آدمی کوئی اچھی چیز خیرات میں دیتا ہے خواہ وہ ایک

کھجور ہی ہو (اور اللہ صرف اچھی چیز ہی کو قبول کرتا ہے) تو اللہ اسے اپنی مٹھی میں

لے کر یوں پالتا ہے، جیسے کوئی بچھڑے اور اونٹ کے بچے کو پالے۔ اور وہ رفتہ رفتہ

پہاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے۔ (د)

(۳۷۶) فرمایا کہ ایک دفعہ ایک درہم، ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ کسی نے پوچھا۔ کیسے؟ فرمایا۔ ایک آدمی کے پاس صرف دو درہم تھے۔ ایک نیا اور دوسرا گھسا ہوا۔ اس نے نیا اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ایک اور آدمی نے اپنے ذخائر دولت میں سے ایک لاکھ خیرات کر دیا۔ (اللہ کے ہاں اس ایک درہم کی قدر اس ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔

(۳۷۷) صدقہ خدا کے غضب کو فرو کرتا اور بری موت (جو حادثہ، طویل بیماری، یا الم ناک مرض کا نتیجہ ہو) کو مالتا ہے۔ (ت)
(۳۷۸) اگر تم نے ایک دینار اللہ کی راہ میں دیا۔ ایک کسی گردن کو آزاد کرانے پر صرف کیا۔ ایک کسی مسکین کو دیا۔ اور ایک اپنے عیال پر صرف کیا تو ان میں سے زیادہ اجر آخری دینار کا ہوگا۔ (مس)

(۳۷۹) پہاڑوں کی تخلیق کے بعد فرشتوں نے اللہ سے پوچھا۔ اے رب! کیا کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط موجود ہے؟ کہا۔ ہاں لوہا۔ پھر پوچھا، اور لوہے سے قوی تر؟ فرمایا۔ آگ۔ پھر پوچھا۔ آگ سے زیادہ طاقت ور؟ کہا پانی۔ پھر پوچھا۔ پانی سے محکم تر؟ کہا۔ ہوا۔ پھر پوچھا۔ ہوا سے عظیم تر؟ کہا۔ وہ آدمی جو دائیں ہاتھ سے خیرات کر لے اور بائیں کو خبر نہ ہونے دے۔ (ت)
(۳۸۰) مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا

عِزًّا وَلَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ۔ (ما۔ ت)

”مال صدقے سے کم نہیں ہوتا۔ دوسروں کی خطائیں معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے۔ اور اللہ کی خاطر انکسار اختیار کرنے درجہ بلند ہوتا ہے۔“ (ما)

(۳۸۱) خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَأَبْدَاءُ بِمَنْ تَعُولُ

(د۔ ن)

”عمدہ صدقہ وہ ہے جو صاحب ثروت دے۔ صدقہ دیتے وقت اپنے عیال سے شروع کرو۔“

(۳۸۲) ایک دن حضور ﷺ نے صدقہ کا حکم دیا۔ تو ایک آدمی کہنے لگا۔

حضور! میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا۔ اپنے آپ پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر۔ کہا ایک اور بھی ہے۔ فرمایا۔ اپنی بیوی پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا۔ خادم پر خرچ کر۔ کہا۔ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا جہاں چاہے خرچ کر۔ (دین)

(۳۸۳) مسکین کو خیرات دینا صدقہ ہے، اور رشتہ دار کو کچھ دینا صلہ

رحمی بھی اور صدقہ بھی۔ (ن)

(۳۸۴) اے انسان! تیرے لئے بہتر یہ ہے کہ تو اپنی فاضل دولت

(اللہ کی راہوں میں) خرچ کرے۔ اسے روک لینا مضرت ثابت ہوگا اپنی ضروریات پر خرچ کرنا معیوب نہیں۔ خیرات اپنے عیال سے شروع کرو۔ اور مت بھولو کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ (مس۔ ت)

(۳۸۵) اگر تم اللہ پر صحیح معنوں میں توکل کرو گے، تو وہ تمہیں اسی طرح

روزی دے گا، جیسے پرندوں کو۔ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔

(ت)

(۳۸۶) تین چیزوں اتنی یقینی ہیں کہ میں ان کے متعلق قسم کھا سکتا ہوں

انہیں یاد رکھو۔ اول: خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔

دوم: اگر مظلوم صبر کرے تو اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

سوم: جب کوئی شخص مانگنا شروع کر دے، تو اللہ اس پر فقر و افلاس کا

دروازہ کھول دیتا ہے۔ (ت)

(۳۸۷) حضور ﷺ نے جب معاذ کو یمن کا قاضی مقرر کیا۔ تو فرمایا کہ وہاں جا کر لوگوں کو بتانا کہ اللہ ایک ہے اور میں اس کا رسول ہوں۔ یہ مان لیں تو پھر کہنا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ یہ بھی مان لیں تو بتانا، کہ اللہ نے صدقہ کا حکم دیا ہے جو اغنیاء سے لے کر فقراء کو دیا جائے گا۔ (بخ)

(۳۸۸) جب حضور ﷺ کی رحلت کے بعد بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ تو ابوبکرؓ نے ان پر چڑھائی کا ارادہ فرمایا۔ اس پر عمرؓ نے کہا، کہ آپ ایسے لوگوں کے خلاف کیسے تلوار استعمال کر سکتے ہیں جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ فرمایا میں ان لوگوں سے یقیناً لڑوں گا جو صلوٰۃ میں تفریق ڈالتے ہیں۔ زکوٰۃ مال پاس رکھنے کا خراج ہے..... (بخ)

(۳۸۹) حکیم بن حزام نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا مجھے اس نیکی کا اجر بھی ملے گا جو میں نے جاہلیت میں کی تھی؟ مثلاً صدقہ، صلہ رحم کرنا، اور غلام آزاد کرنا۔ فرمایا۔ تم اپنی نیکیوں سمیت ایمان لائے ہو۔ (بخ)

(۳۹۰) اگر کوئی شخص دوسرے کی مالی مدد نہ کر سکے تو شر سے رکے، اور نیکی کی تبلیغ کرے۔ یہی اس کا صدقہ ہے۔ (مخلص۔ بخ)

(۳۹۱) حضور ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اور پوچھا کہ کیا میں بھی ہجرت کروں؟ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس صدقہ دینے کے لئے اونٹ ہیں؟ کہا۔ ہیں۔ فرمایا۔ ہجرت بہت سخت چیز ہے۔ تم دریاؤں کے اس پار رہ کر صدقہ دیا کرو۔ اللہ تمہیں پورا اُجر دے گا۔ (بخ)

(۳۹۲) ابن مسعودؓ کی زوجہ زینبؓ، حضور ﷺ کی خدمت میں گئی، اور کہا۔ یا رسول اللہ! آج آپ نے صدقے کا حکم دیا ہے۔ اور میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میرے شوہر کہتے ہیں کہ وہ اور اس کے بچے اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا ابن مسعودؓ کی رائے صحیح ہے۔ (مخلص۔ بخ)

(۳۹۳) اُمّ سلمہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا اپنے بچوں پر خرچ کرنے کا بھی کوئی اجر ہے؟ فرمایا۔ ان پر خرچ کرو، اس کا اجر یقینی ہے۔ (بخ)
 (۳۹۴) بارانی یا چشموں سے سیراب شدہ زمین کی پیداوار سے عشر نکالو۔ اور کنویں والے کھیت سے خمس۔ (بخ)

(۳۹۵) نماز عید پر جانے سے پہلے ہر شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں یا جو ایک صاع بطور صدقہ دے۔ (صاع: تقریباً پونے تین سیر)۔ (بخ)

(۳۹۶) فَكُو الْعَانِي وَاطْعَمُوا الْجَائِعَ وَغُوذُ الْمَرِيضِ۔ (بخ)
 ”اسیر کا آزاد کراؤ۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔“
 (۳۹۷) جب ایک مسلمان درخت لگاتا یا کاشت کرتا ہے اور اسے پرندے، انسان اور مویشی سب کھاتے ہیں تو یہ صدقہ شمار ہوتا ہے۔ (بخ)
 (۳۹۸) بیواؤں اور مسکینوں کی امداد کرنے والے کا مقام وہی ہے، جو غازی کا یا شب زندہ دار صائم کا۔ (بخ)

(۳۹۹) دو (۲) کا کھانا تین کے لئے، اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (بخ)

(۴۰۰) کل معروف صدقہ۔ (بخ)
 ”ہر اچھا کام صدقہ ہے۔“

(۴۰۱) مَا تَلَفَ مَالٌ فِي بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ إِلَّا بِحَبْسِ الزَّكَاةِ (طس)
 ”بحر و بر میں بربادی مال کا سبب زکوٰۃ نہ دینا ہے۔“

(۴۰۲) جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے، تو اللہ اسے قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (طس)

(۴۰۳) جب کوئی مسلمان کسی مفلس مسلمان کو کوئی کپڑا دیتا ہے تو جب

تک اس کا ایک چیتھڑا بھی اس کے بدن پر باقی رہے، وہ (دینے والا) اللہ کی پناہ میں رہتا ہے۔ (ت)

(۴۰۴) اللہ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں کرتا، جو اپنے مفلس رشتہ داروں کو چھوڑ کر کسی اور کو صدقہ دے۔ (طس)

(۴۰۵) حضور ﷺ نے دو عورتوں کی کہانی سن کر، جو اپنے شوہروں یا دیگر قرابت داروں کو صدقہ دینا چاہتی تھیں۔ فرمایا:

لہما اجران. اجر القرابة واجر الصدقة۔

”ان کے لئے دو اجر ہیں۔ صلہ رحم اور صدقہ کا۔ (مس)

(۴۰۶) ایسے غلام کو کچھ دینا، جو برے آقا کے ہاں رہتا ہو، بہترین صدقہ ہے۔ (طس)

(۴۰۷) انما المسکین الذی یتعفف۔ (رس)

”مسکین وہ ہے جو سوال سے بچے۔“

(۴۰۸) وہ شخص قطعاً مومن نہیں، جو خود تورات کو سیر ہو کر سوائے اور اس

کا ہمسایہ بھوکا رہے، اور اسے اس کی حالت کا علم ہو۔ (طب)

(۴۰۹) مجھے جبریل نے ہمسایہ کی امداد کے متعلق اتنی مرتبہ کہا کہ:

ظننت انہ سیورثہ۔ کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید اللہ اسے شریک وراثت

بنادینگا۔ (ت)

(۴۱۰) راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔ (بخ)

(۴۱۱) تمام اسلامکم اداء الزکوۃ۔ (فر)

”اسلام زکوۃ دینے ہی سے مکمل ہوتا ہے۔“

(۴۱۲) محشر کی گرمی میں صدقہ چتر بن کر صدقہ دینے والے کو بچائے گا۔

(سط)

(۴۱۳) الصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الشُّوْءِ۔ (فر)

”صدقہ سے دھک کے ستر دروازے بند ہو جاتے ہیں۔“

(۴۱۵) زن و شوہر

(۴۱۴) اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سامنے سجدے کی اجازت دے سکتا تو

بیوی سے کہتا کہ وہ شوہر کے آگے سجدہ کرے۔ (ت)

(۴۱۵) اگر کوئی عورت اس حال میں فوت ہو، کہ اس کا شوہر اس سے

راضی ہو، تو وہ جنت میں جائے گی۔ (ت)

(۴۱۶) حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت اچھی ہے؟ فرمایا۔ وہ،

جسے دیکھ کر شوہر خوش ہو۔ جو حکم شوہر کی تعمیل کرے اور اپنی جان یا مال کے معاملے

میں اتنی ضد نہ کرے کہ شوہر ناراض ہو جائے۔ (ن)

(۴۱۷) یاد رکھو کہ کچھ حقوق شوہر کے بیوی پر ہیں اور کچھ بیوی کے شوہر

پر۔ شوہر کے حقوق یہ کہ بیوی اس کے بستر پر غیر کونہ سونے دے، اور نہ ایسے آدمی کو

گھر میں آنے دے۔ بیوی کا حق یہ کہ اسے عمدہ کھانا اور لباس ملے۔ (ت)

(۴۱۸) بیوی کے منہ پر نہ تھپڑ مارو، نہ اسے برا بھلا کہو، اور گھر کے سوا

اسے کہیں اور تنہا مت چھوڑو۔ (ت۔ د)

(۴۱۹) کوئی مومن اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے۔ اگر بالفرض اس

میں کوئی عیب ہے، تو کوئی نہ کوئی خوبی بھی تو ہوگی۔ (مس)

(۴۲۰) قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑی خیانت یہ ہوگی کہ

میاں یا بیوی خلوت کی باتیں باہر بتا دے۔ (ذ۔مس)

(۴۲۱) أَخْفُ النَّسَاءُ صِدَاقًا اعْظَمُهُنَّ بَرَكَةً۔ (فر)

”وہ عورت بہت مبارک ہے جس کا مہر بہت کم ہو۔“

س

(۴۲۶) سلام کہنا

(۴۲۲) جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے، تو سلام کہے، اور

وہاں سے اٹھنے لگے تو دوبارہ سلام کہے۔ (ت۔د)

(۴۲۳) جب تم گھر میں قدم رکھو تو سلام کہو۔ یہ سلام خود تمہارے لئے

اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعث برکت ہوگا۔ (ت)

(۴۲۴) حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ کونسا سلام اچھا ہے۔ فرمایا۔

کھانا کھانا، اور آشنا و بے گانہ سب کو سلام کہنا۔ (بخ۔د)

(۴۲۵) ایک دفعہ انسؓ چند بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام

کہا۔ اور فرمایا کہ حضور ﷺ کا طریقہ بھی یہی تھا۔ (ت)

(۴۲۶) ایک گروہ میں سے صرف ایک کا سلام کہنا یا جواب سلام دینا

کافی ہے۔ (د)

(۴۲۷) وہ آدمی اللہ کو بہت پسند ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(ت۔د)

(۴۲۸) سوار پیدل کو، پیدل قاعد (بیٹھا ہوا) کو اور کم زیادہ کو سلام کہیں

(بخ)

(۴۲۹) ایک دوسرے سے مصافحہ کرو، تاکہ کینہ جاتا رہے۔ (۱)

(۴۳۰) ابخل الناس من بخل بالسلام۔ (طب)

”سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے۔“

(۴۳۱) جو شخص لوگوں سے تعظیماً کھڑے ہونے کی امید رکھے، اس کا

ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔ (ت۔د)

(۴۳۲) سلام میں پہل کرو۔ رشتہ قرابت کو جوڑو۔ کھانا کھلاؤ۔ رات

کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو۔ تم بخیر و عافیت جنت میں جا پہنچو گے۔

(ت)

(۴۷) سیرت رسول ﷺ

(۴۳۳) مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملی تھیں

یعنی: ۱: میری ہیبت ایک ماہ کی مسافت پر محسوس کی جاتی ہے۔

۲: تمام زمین میرے لئے پاک سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے۔ جہاں بھی نماز کا

وقت ہو جائے، وہیں پڑھ لو۔

۳: پہلی امتوں کے لئے مالِ گنیمت جائز نہ تھا لیکن مجھ پر حلال کر دیا گیا ہے

۴: مجھے شفاعت کی اجازت دی گئی ہے۔

۵: پہلے انبیاء اپنی اقوام کی طرف مبعوث ہوئے تھے، اور مجھے ساری

کائنات کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (بخ)

(۴۳۴) خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلِم

يَشْبَعُ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ . (بخ)

”حضور ﷺ اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ نے کبھی جو کی

روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔“

(۴۳۵) مَا أَكَلَ النَّبِيُّ خُبْزًا مَرْقَقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ
(بخ)

”حضور ﷺ نے زندگی بھر نہ تو پتلی روٹی کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری۔“
(۴۳۶) مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ
(بخ) فقال لا۔

”حضور ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی، تو آپ نے کبھی انکار نہ فرمایا۔“
(۴۳۷) كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ
(بخ) العذراءِ فِي خِدْرِهَا۔

”حضور ﷺ ایک پردہ نشین دو شیرہ سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔“
(۴۳۸) حَضْرَةُ ﷺ سفر میں کارواں سے پیچھے رہ کر کمزوروں (واماندہ
راہیوں) کا حوصلہ بڑھاتے۔ بعض کو اپنے پیچھے بٹھالتے اور ان کیلئے دعا بھی کرتے تھے۔
(بخ)

(۴۳۹) حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں حضور ﷺ کو
دیکھنے کے لئے مسجد میں گئی۔ جہاں آپ اعتکاف کر رہے تھے۔ جب میں ان سے
رخصت ہونے لگی، تو آپ میرے ہمراہ باپ مسجد تک آئے۔ اس وقت وہاں سے
دوانصاری گزر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا تو قدم تیز کر دیئے۔ آپ نے آواز دی
کہ ٹھہرو۔ اور دیکھو۔ یہ میری زوجہ صفیہ ہے۔ وہ بولے۔ سبحان اللہ! آپ کی ذات
اقدس تمام شکوک سے بالاتر ہے۔ فرمایا شیطان انسان میں یوں داخل ہے، جیسے
عروق میں لہو، ممکن ہے کہ وہ تمہارے دل میں کوئی برا خیال ڈال دیتا۔

(د۔مس۔بخ)

(۴۴۰) يُعِثُّ رَحْمَةً وَلَمْ يُبْعَثْ لِعَانًا۔ (بخ)

”میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں، نہ کہ لعنت باز۔“

(۴۴۱) كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَاشْجَعَهُمْ - (بخ)

”حضور ﷺ حسین ترین، کریم ترین اور شجاع ترین انسان تھے۔“

(۴۴۲) إِذَا اتَاهُ إِلَّا مَرِيكَرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ -

(ح)

”جب حضور ﷺ پر کوئی مصیبت نازل ہوتی، تو فرماتے، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ

عَلَى كُلِّ حَالٍ۔ یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر واجب ہے۔

(۴۴۳) كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ يَصْلَى رَكْعَتَيْنِ - (ط)

”سفر سے واپسی پر آپ دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔“

(۴۴۴) آپ ﷺ ہنستے وقت منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ (سط)

ش

(۴۸) شراب

(۴۴۵) كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرٌ فَهُوَ حَرَامٌ - (بخ۔ ت)

”ہر نشہ آور شراب حرام ہے۔“

(۴۴۶) شراب کے سلسلے میں حضور ﷺ نے دس (۱۰) آدمیوں پر لعنت

بھیجی ہے۔ یعنی بنانے والا، بنوانے والا، پینے والا، پلانے والا، اٹھانے والا، رکھنے والا، بیچنے والا، خریدنے والا، مفت دینے والا، اور دام کھانے والا۔

(ت)

(۴۴۷) ایک دن حضور ﷺ ایک شرابی کے پاس سے گزرے تو آپ

نے حکم دیا کہ اسے پیو۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے اسے تھپڑ اور بعض نے جوتے مارے۔ اور بعض نے اسے کپڑے سے پیٹا۔ (بخ۔ د)

(۳۳۸) حضور ﷺ اور ابو بکرؓ شرابی کو چالیس دڑے مارتے تھے،

اور عمرؓ اسی۔ (د)

(۳۳۹) مَا أَسْكَرَ كَثِيرَةً فَقَلِيلَةً حَرَامٌ۔ (ت۔ د)

”جس چیز کی مقدار کثیر نشہ دے اس کی مقدار قلیل حرام ہے۔“

(۳۵۰) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کَلِّ مُسْکِرٍ وَمُفْتِرٍ۔

(د)

”حضور ﷺ نے ہر اس چیز کی استعمال سے منع فرمایا جو نشہ دے یا ست کر دے۔“

(۳۵۱) اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث۔ (ن)

”شراب اُمُ الخبائث ہے۔ اس سے بچو۔“

(۳۵۲) الخمر داء (حم) : ”شراب بیماری ہے۔“

(۳۵۳) شاربُ الخمر ملعون۔ (فر) : ”شرابی لعنتی ہے۔“

(۳۵۴) من شرب الخمر اتى عطشا نأیوم القيامة۔ (حم)

”شرابی قیامت کے دن پیاسا آئے گا۔“

(۳۵۵) من شرب الخمر خرج نُور الایمان من جوفه۔ (ما)

”شرابی کے باطن سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے۔“

(۳۹) شعر

(۳۵۶) إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمًا۔ (د)

”بعض اوقات بیان جادو ہوتا ہے، اور شعر حکمت۔“

(۳۵۷) لبیدؑ کا یہ مصرعہ سب سے بڑی صداقت ہے، جو آج تک کسی شاعر کی زبان سے نکلی۔

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل
 ”یاد رکھو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔“
 وکاذ ابن ابی الصلتِ یسلم
 ابن ابی الصلتِ اسلام کے بہت قریب تھا
 (رس)

(۵۰) شکر

(۳۵۸) من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ۔ (ت)
 ”جو شخص انسانوں کا مشکور نہ ہو، وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔“

ص

(۵۱) صبر

صبر کے دو مفہوم ہیں۔ اول مصائب و حوادث کو تقدیر الہی سمجھ کر برداشت کرنا۔ دوم ان سختیوں کو جو حصولِ کمال میں پیش آئیں، گوارا کرنا۔
 یہ عنوان ان دونوں معانی پر حاوی ہے۔

۱۔ لبید بن ربیع، جاہلیت کا ایک عظیم شاعر تھا جو بعد میں اسلام لے آیا۔ اس کا ایک قصیدہ سب سے مغلقات میں شامل ہے۔ وفات ۶۱ھ
 ۲۔ طائف کا یہ جاہلی شاعر حشر و نشر، جنت و دوزخ،..... خیر و شر کا اسی طرح قائل تھا، جیسے کوئی مسلمان۔
 اس کے کلام پر مذہبی رنگ بہت غالب تھا۔ یہ نبوت کا بھی امیدوار تھا۔ وفات ۹ھ

(۳۵۹) جب کسی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ، ملائکہ سے پوچھتا ہے۔ کیا تم نے میرے ایک بندے کو فرزند سے محروم کر دیا ہے؟ اُس سے اُس کے دل کا چین چین لیا ہے؟ جواب ملتا ہے۔ ہاں پھر پوچھتا ہے۔ اس بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں، کہ اس نے تیری تعریف کی، اور اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ فرمایا۔ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا کر اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (ت)

(۳۶۰) جب کسی مومن کی کوئی قیمتی چیز گم ہو جاتی ہے اور وہ نہ صرف صبر کرتا ہے۔ بلکہ اس صبر کو ثواب بھی سمجھتا ہے، تو اللہ اسے اجر میں جنت دیتا ہے۔

(ن)

(۳۶۱) جو مسلم، لوگوں سے ملتا اور ان کی دی ہوئی اذیت پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلم سے بہتر ہے جو لوگوں سے دور رہتا اور اذیت پر صبر نہیں کرتا۔ (ت)

(۳۶۲) الصبرُ علی البلاءِ عِبَادَةٌ۔ (ن)

”مصیبت پر صبر عبادت ہے۔“

(۳۶۳) الْاِيْمَانُ نِصْفَانِ . نِصْفٌ فِى الصَّبْرِ وَنِصْفٌ فِى الشُّكْرِ۔

(حق)

”ایمان کے دو نصف ہیں۔ ایک کا نام صبر اور دوسرے کا شکر ہے۔“

(۵۲) صحبت نیک و بد

(۳۶۴) نیک ساتھی اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس مُشک ہو۔ اگر تمہیں مُشک نہ ملے، خوشبو تو آئے گی۔ اور برا ساتھی بھئی والے کی طرح ہے۔ اگر تم سیاہی سے بچ گئے تو دھوئیں سے بچنا مشکل۔ (د)

(۳۶۵) الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ۔ (ت۔د)

”ہر آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔“

(۴۶۶) اِغْتَبِرُوا النَّاسَ بِاُخْوَانِهِمْ۔ (طب)

”لوگوں کی قدر و قیمت ان کے بھائیوں کو دیکھ کر متعین کرو۔“

(۴۶۷) انبیاء ہمارے رہبر اور فقہا ہمارے قائدین، ان کی مجلس

عبادت ہے۔ (سط)

(۴۶۸) جالِسُ الْكِبَرَاءِ وَ خَالِطُ الْحُكَمَاءِ۔ (ت)

”بڑوں کے پاس بیٹھو اور حکماء سے ملو۔“

(۴۶۹) عَلَیْكُمْ بِمَجَالِسِ الْغُرَبَاءِ۔ (سط)

”غرباء کی مجالس میں بیٹھا کرو۔“

(۴۷۰) مَجَالِسَةُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ۔ (فر)

”عالم کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔“

(۵۳) صدق

(۴۷۱) اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ۔

(ت۔د)

”صدق نیکی تک پہنچاتا ہے، اور نیکی جنت تک۔“

(۴۷۲) سچ بولنے والے کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ (بخ۔د۔ت)

(۴۷۳) الصِّدْقُ طَمَآنِينَةٌ وَالْكَذِبُ رِيْبَةٌ۔ (ت۔ن)

”سچ سکون ہے اور جھوٹ اضطراب۔“

(۴۷۴) جھوٹ بولنے والے کی شخصیت سے ایک ایسی بدبو نکلتی ہے کہ

فرشتے میلوں دور بھاگتے ہیں۔ (ت)

(۴۷۵) تین مواقع کے سوا آدمی کو ہر جھوٹ کا جواب دینا پڑے گا۔

اول: جب شوہر بیوی کو منانے کے لئے کوئی غلط بات کہے۔

دوم: جنگ میں دشمن کو فریب دینے کیلئے جھوٹ بولے۔

سوم: یادور بخیدہ دوستوں کو منانے کیلئے غلط بیانی کرے۔

(۴۷۶) إِنَّ أَحَبَّ الْحَدِيثِ إِلَى اللَّهِ اَصْدَقُهُ۔ (بخ)

”اللہ کو وہ بات بہت پسند ہے جو سچی ہو“

(۵۴) صلوٰۃ

(۴۷۷) فرمایا: اگر ایک گھر کے دروازے پر نہر بہ رہی ہو، اور

صاحب خانہ ہر روز پانچ مرتبہ اس میں نہائے، تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی؟ حاضرین نے کہا۔ نہیں۔ تو فرمایا۔ یہی حال پانچ نمازوں کا ہے۔ کہ یہ گناہ کا میل بہا لے جاتی ہیں۔ (بخ۔ ت۔ ن)

(۴۷۸) اِذَا أَحْزَنَهُ امْرُؤٌ صَلَّى۔ (د)

”جب حضور ﷺ پر کوئی غم ٹوٹا تو آپ نماز پڑھتے۔“

(۴۷۹) بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو۔ دس سال کا

ہو جائے تو (نماز نہ پڑھنے پر) پیٹو۔ (ت۔ د)

(۴۸۰) اے علی! تین باتوں میں کبھی تاخیر نہ کرو۔ اول: ادائے نماز

میں۔ دوم: نماز جنازہ میں۔ سوم: بیوہ کے نکاح میں، اگر اس کا جوڑ مل جائے۔

(ت)

(۴۸۱) أَقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔

(د۔ ن۔ ت)

”دوسیاہ چیزوں یعنی سانپ اور بچھو کو نماز کی حالت میں بھی مار ڈالو۔“

(۲۸۲) کھانا سامنے رکھا ہو، یا حوانج فطری کا دباؤ بڑھا رہا ہو، تو نماز

مت پڑھو۔ (د۔مس)

(۲۸۳) نماز میں امامت کے فرائض وہ شخص سرانجام دے، جو اچھا

قاری ہو۔ اگر قراءت میں سب برابر ہوں، تو وہ، جو حدیث کا بڑا عالم ہو۔ اگر

حدیث میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے ہجرت میں سبقت کی ہو۔ اگر اس

بات میں بھی یکساں ہوں، تو وہ جس کی عمر زیادہ ہو۔ (ت۔ن)

(۲۸۴) اللہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اول: اس امام کی،

جسے مقتدی ناپسند کریں۔ دوم: جو بعد از وقت نماز پڑھے۔ سوم: جو کسی غلام کو آزاد

کرنے کے بعد اسے پھر غلام بنالے۔ (د)

(۲۸۵) امام کو چاہیے کہ نماز کو مختصر کریں، کیونکہ اس کے پیچھے ضعیف،

بیمار، اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو، تو پھر جتنی

چاہے، دیر لگائے۔

(۲۸۶) تین باتیں ناجائز ہیں۔ اول: نماز پڑھانے کے بعد صرف

اپنے لئے دعا کرنا، کہ یہ مقتدیوں سے دھوکہ ہے۔ دوم: کسی گھر میں اجازت داخلہ

حاصل کرنے سے پہلے جھانکنا، کہ یہ گھر والوں سے دھوکہ ہے۔ سوم: حوانج فطری

کے فشار کے وقت نماز پڑھنا۔ (ت۔د)

(۲۸۷) اِسْتَوْا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَيُخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ۔ (ن۔د)

”سیدھی صفیں بناؤ اور ٹیڑھ پن سے بچو۔ ورنہ تمہارے دل بھی کج

ہو جائیں گے۔“

(۲۸۸) نماز جمعہ ہر مسلم پر واجب ہے، اور صرف چار مستثنیٰ ہیں۔ یعنی

غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ (د)

(۳۸۹) جو شخص نماز جمعہ میں بے وجہ شامل نہ ہو، وہ ایک دینار صدقہ

دے اگر اس کی ہمت نہ ہو تو نصف دینار ادا کرے۔ (ن۔د)

(۳۹۰) خطبہ جمعہ کے دوران پاس والے آدمی سے یہ کہنا کہ خاموش

رہو، معیوب ہے۔ (بم)

(۳۹۱) عبادت کے لئے رات کو اٹھنا نیک لوگوں کی سنت ہے۔ اس

کے چار فائدے ہیں۔ اللہ کا قرب، گناہ سے نفرت، پھیلی غلطیوں کا کفارہ اور

امراض سے شفا۔ (ت)

(۳۹۲) اللہ فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے اس حد تک میرے

قریب آ جاتا ہے کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ میرے کانوں سے

سنتا، میری آنکھوں سے دیکھتا، میرے ہاتھوں سے پکڑتا اور میرے پاؤں سے چلتا

ہے۔ وہ مجھ سے جو مانگے، دیتا ہوں۔ (بخ)

(۳۹۳) ابن مسعودؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کے ہاں

محبوب ترین ہے۔ فرمایا۔ وقت پر نماز ادا کرنا۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ والہین

سے احسان اور اسے کے بعد جہاد۔ (بخ)

(۳۹۴) إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔

(د۔ن)

”وقت سحر اللہ انسان (عابد) کے بہت قریب ہوتا ہے۔“

(۳۹۵) مومن کی عظمت قیام شب میں اور اس کی عزت ماسوا سے بے

نیازی میں ہے۔ (طس)

(۳۹۶) بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ یعنی نہ پورا رکوع

کرے نہ سجدہ، اور خشوع سے خالی ہو۔ (حا)

(۳۹۷) گھر میں بھی نماز پڑھا کرو۔ اس سے گھر بابرکت ہو جائے گا۔

(حق)

(۳۹۸) اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ هُمُ الْمَصْلُوْنَ۔ (حا)

”یاد رکھو کہ اللہ کے دوست صرف نمازی ہو سکتے ہیں۔“

(۳۹۹) الصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ كُلِّ خَيْرٍ وَ النَّبِيْذُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

(حم)

”نماز ہر خیر کی کلید ہے، اور شراب ہر شر کی۔“

(۵۰۰) نوروا بیوتکم بالصلوة وقرأت القرآن۔ (حق)

”اپنے گھروں کو صلوٰۃ اور تلاوت سے منور کرو۔“

(۵۵) صلہ رحم

اقارب سے تعلقات استوار کرنا

(۵۰۱) جو شخص فراخ رزق اور لمبی عمر چاہتا ہے، وہ اقارب سے

تعلقات استوار کرے۔ (بخ)

(۵۰۲) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ (بخ)

”اقارب سے قطع تعلق کرنے والا کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

(۵۰۳) اِنَّنَا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا قَاطِعٌ رَّحِمٍ وَ جَارُ السُّوءِ۔

(فر)

”اللہ دو آدمیوں پر کبھی نظر کرم نہیں ڈالے گا۔ قاطع قرابت اور برا ہمسایہ۔“

(۵۰۴) سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تم تعلقات توڑنے والے

سے تعلق قائم کرو۔ اس شخص کو دو جس نے تمہیں محروم رکھا اور ظلم کرنے والے کو معاف کرو۔ (حم)

(۵۰۵) اللہ کی رحمت اس خاندان پر کبھی نازل نہیں ہوتی، جس میں کوئی قاطع رحم موجود ہو۔ (سط)

(۵۰۶) الخالۃ بمنزلۃ الام۔ (بم)

”خالہ کا وہی مقام ہے جو ماں کا۔“

(۵۶) صوم

(۵۰۷) روزہ مسلم کے لئے ڈھال ہے۔ اگر تم صائم ہو تو پھر لایعنی گفتگو اور شور سے بچو۔ اگر تمہیں کوئی برا بھلا کہے یا لڑے۔ تو اسے کہہ دو کہ میں صائم ہوں۔ (بخ)

(۵۰۸) صائم کے لئے دو فرحین ہیں۔ ایک افطار کے وقت، اور دوسری اللہ سے ملاقات کے وقت۔ (بم)

(۵۰۹) مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اجْرِهِ۔ (ت)

”روزہ کھلوانے کا اجر وہی تھا۔ جو روزہ رکھنے کا۔“

(۵۱۰) جو شخص جھوٹ اور عملِ بد سے نہیں رکتا۔ اسے کہہ دو کہ اللہ کو اس کی بھوک اور پیاس کی ضرورت نہیں۔ (بخ۔ د۔ ت)

(۵۱۱) کوئی عورت اپنے شوہر (اگر وہ گھر پر موجود ہو) کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ (بم)۔ اس میں ابو داؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس حکم کا تعلق نفلی روزہ سے ہے، رمضان سے نہیں۔

(۵۱۲) حضور ﷺ سفر میں تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی پر لوگ

سایہ کر رہے ہیں۔ پوچھا۔ اسے کیا ہوا ہے۔ جواب ملا۔ یہ صائم ہے (اور بے چمن ہے)۔ فرمایا: لیس البِرَّ ان تَصُومُوا فِی السَّفَرِ۔ کہ سفر میں روزہ کوئی نیکی نہیں۔ (سط)

(۵۱۳) لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رس)

”ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے، اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔“

(۵۱۴) الْكَذِبُ وَالْغِيْبَةُ يَفْطُرَانِ الصَّائِمَ۔ (سط)

”جھوٹ اور غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

ط

(۵۷) طلاق

(۵۱۵) أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقِ۔ (د)

”جائز چیزوں میں سے طلاق کو اللہ بہت ناپسند کرتا ہے۔“

(۵۱۶) جو عورت اپنے شوہر سے بے وجہ طلاق مانگے، اسے جنت کی

ہوا تک نہیں لگے گی۔ (ت۔د)

(۵۸) طہارت

(۵۱۷) اس کھڑے پانی میں، جہاں لوگ نہاتے ہوں، پیشاب نہ کرو

(ت۔د)

(۵۱۸) گھاٹ، راستے اور سائے میں قضائے حاجت سے بچو، کہ یہ

بری چیز ہے۔ (د)۔

(۵۱۹) اگر میں اسے امت پر گراں نہ سمجھتا تو ہر نماز سے پہلے مسواک کا

حکم دیتا۔ (بخ)

(۵۲۰) جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو وہ ہاتھ کو کسی برتن میں

ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھو لے۔ اسے کیا معلوم کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں تھا۔

(۵۲۱) مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

(د۔ت)

”میت کو غسل دینے والا بعد میں نہالے، اور اٹھانے والا وضو کر لے۔“

(۵۲۲) مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَىٰ

مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔ (ت۔ن)

”خدا و آخرت پر ایمان رکھنے والا ایسے کھانے میں شامل نہ ہو جس میں

شراب چل رہی ہو۔“

ظ

(۵۹) ظلم

(۵۲۳) اگر لوگ کسی کو ظلم کرتا دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو ممکن

ہے کہ اللہ انہیں مبتلائے عذاب کر دے۔ (د۔ت)

(۵۲۴) قیامت کے دن دو آدمی میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔

ظالم و غاصب حکمران، اور وہ سرکش جو جماعت سے الگ ہو جائے۔ (طب)

(۵۲۵) الظُّلُمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (بخ)

”محشر میں ظلم ظلمت بن جائے گا۔“

(۵۲۶) لَعَنَ اللَّهُ مَنْ رَأَىٰ مَظْلُومًا وَلَمْ يَنْصُرْهُ - (فر)
 ”اس شخص پر خدا کی لعنت جو کسی مظلوم کو دیکھے اور اس کی مدد نہ کرے۔“

ع

(۶۰) عدل

(۵۲۷) أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَكَمٌ عَادِلٌ وَإِمَامٌ عَادِلٌ - (فر)
 ”جنت میں سب سے پہلے حاکم عادل اور امام عادل داخل ہوگا۔“
 (۵۲۸) حکومت کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتی ہے لیکن ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہتی۔ (سط)

(۵۲۹) اللہ کبھی نہیں سوتا، اور نہ نیند شایانِ خدائی ہے۔ وہ میزانِ عدل کے پلڑوں کو (انسانی اعمال کے مطابق) اٹھاتا اور جھکا تا رہتا ہے۔ (مس)

(۶۱) عفو

(۵۳۰) تَعَاَفَوْا تَسْقُطُ الضَّغَائِنُ بَيْنَكُمْ - (رس)
 ”خطائیں معاف کیا کرو، تاکہ کینے جاتے رہیں۔“

(۵۳۱) اعفوا تذدوا حِلْمًا - (سط)

”عفو سے کام لو، تاکہ حلم میں اضافہ ہو۔“

(۵۳۲) مَنْ عَفَىٰ عَنْ قَاتِلِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ -

”جو شخص اپنے قاتل کو معاف کر دے، وہ جنت میں جائے گا۔“

(۶۲) عقل

(۵۳۳) اطع ربک تسم عاقلاً۔

”رب کی اطاعت کرو، تمہیں دنیا عاقل کہے گی۔“

(۵۳۴) العلم خلیل المؤمن والعقل دلیلہ والعمل قیمہ

والحلم وزیرہ۔ (حق)

”علم مومن کا دوست، عقل راہ بر، عمل سرپرست اور حلم وزیر ہے۔“

(۶۳) علم

(۵۳۵) فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم۔

(ت)

”ایک عالم عابد سے اتنا ہی افضل ہے جتنا کہ میں تمہارے ادنیٰ فرد سے“

(۵۳۶) اللہ اور اس کے فرشتے، ارض و سما کی تمام مخلوق، یہاں تک کہ

بلوں میں چوونیاں اور دریاؤں میں مچھلیاں بھی معلم پر صلوٰۃ بھیجتی ہیں۔ (ت)

(۵۳۷) إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ۔ (د۔ت)

”علماء انبیاء کے وارث ہیں۔“

(۵۳۸) حکمت مومن کی گم شدہ ناقہ ہے وہ اسے جہاں پائے، پکڑ لے۔

(ت)

(۵۳۹) تین آدمیوں کو صرف منافق ہی حقیر سمجھتا ہے۔ عالم، امام

عادل اور مرد پیر کو۔ (طب)

(۵۴۰) جو شخص کسی کو قرآن کی ایک آیت بھی پڑھائے، وہ اس کا استاد

بن جاتا ہے۔ (طب)

(۵۳۱) اللہ دلی مردہ کو علم سے اسی طرح زندہ کرتا ہے، جیسے زمین مردہ کو بارش سے۔ (طب)

(۵۳۲) لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا۔ (دارمی)
 ”جس عبادت کے ساتھ علم نہ ہو، وہ بے سود ہے۔“

(۵۳۳) جو شخص دوسروں کو علم پڑھاتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا وہ اس چراغ کی طرح ہے، جو خود تو آگ میں جل جاتا ہے لیکن دوسروں تک روشنی پہنچاتا ہے۔ (طب)

(۵۳۴) عالم کی موت سے اسلام میں ایک ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے، جو کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ (رس)

(۵۳۵) اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا . قَالُوا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ ، قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ ۔ (طب)

”اگر باغاتِ جنت سے تمہارا گزر ہو، تو وہاں خوب کھاؤ پیو۔ کسی نے پوچھا کہ باغاتِ جنت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا مجالسِ علم۔“

(۵۳۶) تین چیزوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ آنکھ کا مناظر سے، زمین کا بارش سے اور عالم کا علم سے۔ (سط)

(۵۳۷) اِنَّ ابْغَضَ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ الْعَالَمِ يَزُورُ الْعَمَالَ (ح)

”اللہ کے ہاں بدترین انسان وہ عالم ہے جو حکام کے ہاں جائے۔“

(۵۳۸) جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے، وہ اس خزانے کی طرح ہے، جو کہیں خرچ نہ ہو۔ (عسا)

(۵۳۹) تَعْلِيْمُ الْعِلْمِ كَفَّارَةٌ لِلْكَبَائِرِ۔ (فر)

”تعلیم دینا گناہوں کا کفارہ ہے۔“

(۵۵۰) جمال الرجل فصاحة لسانه۔ (فر)

”فصاحت انسان کا حسن ہے۔“

(۵۵۱) زين العلم حلم اهلہ۔ (فر)

”عالم کا حلم اس کے علم کی زینت ہے۔“

(۵۵۲) علم اور دولت سے تمام عیب چھپ جاتے ہیں، اور افلاس اور

جہالت سے سامنے آ جاتے ہیں۔ (فر)

(۵۵۳) مَنْ كَانَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَتِ الْجَنَّةُ فِي طَلِبِهِ (فر)

”جو شخص علم کی تلاش میں ہو، جنت اس کی تلاش میں رہتی ہے۔“

(۵۵۴) میری امت اسی وقت تک بخیریت رہے گی، جب تک اپنے

اکابر سے علم لیتی رہے گی۔ (سط)

(۵۵۵) لَا فَقْرَ أَشَدَّ مِنَ الْجَهْلِ۔ (سط)

”جہالت افلاس کی بدترین قسم ہے۔“

(۵۵۶) لِكُلِّ شَيْءٍ طَرِيقٌ وَطَرِيقُ الْجَنَّةِ الْعِلْمُ۔ (حق)

”ہر منزل کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔“

غ

(۶۴) غرور

(۵۵۷) وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی

غرور ہوگا۔ (مس)

(۵۵۸) لَا يَنْظُرُوا اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا۔

(د-ن)

”قیامت کے دن اللہ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا، جو نخر سے تہ کو گھیٹ کر چلتا ہے۔“

(۶۵) غصہ

(۵۵۹) حضور ﷺ نے پوچھا کہ پہلوان کسے کہتے ہیں؟ جواب ملا۔ پہلوان وہ ہے جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ فرمایا۔ غلط، پہلوان وہ ہے جو بحالت غضب اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (د)

(۵۶۰) اِنَّ الْعُصْبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ۔ (د)

”غصہ شیطانی چیز ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔“

(۵۶۱) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ لیکن مختصر، تاکہ بھول نہ جاؤں۔ فرمایا۔ غصے سے بچو۔

(۵۶۲) اِذَا غَضِبَ احَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ۔ (رس)

”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے، تو خاموش ہو جائے۔“

(۵۶۳) شَرُّ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الرِّضَاءِ۔

(حا)

”بدترین آدمی وہ ہے جسے غصہ تو جلد آئے، لیکن راضی دیر سے ہو۔“

ف

(۶۶) فتنہ انگیزی

(۵۶۴) سعید ہے وہ شخص جو فتنوں سے بچے اور اگر پھنس جائے تو

صبر کرے۔ (د)

(۵۶۵) الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْإِي - (مس۔ ت)

”بد نظمی و فتنہ میں عبادت گویا میری طرف ہجرت ہے۔“

(۵۶۶) ابلیس کا تخت سمندر پر بچھا ہوا ہے۔ وہ (ہر روز) اپنے لشکر کو

فتنہ برپا کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ اس کے ہاں محبوب تر وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ اٹھائے۔ جب کوئی چھوٹا ابلیس یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے۔ تو بڑا کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور آکر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں میاں بیوی کو لڑا دیا ہے۔ ابلیس اسے قریب بلا کر تھکی دیتا ہے اور کہتا ہے، تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ (مس)

(۵۶۷) مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا - (ت)

”جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

(۵۶۸) لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

(ت۔ د۔ ن)

”میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے پھرو۔“

(۶۷) فقر

فقر کے دو مفہوم ہیں۔ اول تنگی رزق۔ جو کابلی کا نتیجہ ہو۔ اسے حضور ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ کَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا۔ (قریب تھا کہ اللہ فقر کو کفر قرار دے)۔ دوم، ماسوائی سے بے نیازی، مال و متاع سے استغناء، اور جو ملے اس پر قناعت۔ یہی وہ فقر ہے جس پر حضور ﷺ نازاں تھے۔ الْفَقْرُ فَخْرِي (مجھے فقر پر ناز ہے)۔ یہاں فقر سے مراد یہی بے نیازی ہے۔

(۵۶۹) اے عائشہ! اگر مجھ سے تعلق رکھنا چاہتی ہو، تو پھر متاعِ دنیا سے اتنا ہی لو، جتنا کہ ایک مسافر سوار کا زادِ راہ۔ اہل دولت کی صحبت سے بچو اور کسی کپڑے کا استعمال اس وقت تک مت چھوڑو۔ جب تک کہ اکمیس پیوند نہ لگ جائیں۔ (ت)

(۵۷۰) اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا۔ (بم)

”اے اللہ! میری اولاد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکے۔“

(۵۷۱) قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً مِنْ دَخَلِهَا الْمَسَاكِينُ

(بم)

”میں بابِ جنت پر کھڑا ہو گیا، اور دیکھا کہ اندر جانے والوں میں بیشتر مساکین تھے۔ (بم)

(۵۷۲) ابغونی فی ضِعْفَاءِ كُمْ۔ (ت۔د)

”مجھے ضعفائے تم میں تلاش کرو“

(۵۷۳) ایک دفعہ لوگوں نے حضور ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو

فرمایا۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ:

إِنَّ الْبِرَّادَةَ مِنَ الْإِيمَانِ - : سادگی ایمان ہے۔ (د)

(۵۷۴) مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ - (ن)

”جو شخص دولت سے بے نیاز ہو جائے، اللہ اسے غنی (حرص سے آزاد)

بنادیتا ہے۔“

(۵۷۵) لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ -

(ت)

”دولت کثرتِ مال کا نام نہیں، بلکہ بے نیازی کا ہے۔“

(۵۷۶) جب تم ان لوگوں کو دیکھو، جو تم سے زیادہ فارغ البال اور وجیہ ہوں، تو ایک نظر ان پر بھی ڈال لو، جو ثروت و وجاہت میں تم سے کم ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو۔ (بم)

(۵۷۷) جس آدمی کو آخرت کی فکر ہو، اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے، اس کی پریشانی دور ہو جاتی ہے، اور اسے دنیا حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ دوسری طرف جس شخص کو صرف دنیا کی فکر ہو، اسے ہر طرف احتیاج ہی احتیاج نظر آتا ہے۔ وہ سدا پریشان رہتا ہے۔ اُسے وہ کچھ ملتا ہے جو مقدر ہو۔ وہ صبح کو بحالت فقر جاگتا اور اسی حالت میں رات کو سو جاتا ہے۔ (ت)

(۵۷۸) قِلَّةُ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحَسَابِ۔ (حم)

”قِلَّتِ مَالٌ كَأَنَّكَ فَائِدُهُ يَهْدِيهِ (قیامت میں) حساب کم دینا پڑے گا۔“

(۵۷۹) انما ينصر الله هذه الأمة بضعيفها بد عوتهم وصلا

تهم وإخلاصهم۔ (ن)

”اللہ ضعیف لوگوں کے اخلاص، انکی دعاؤں اور نمازوں کی وجہ سے اس امت کی مدد کرتا ہے“

(۵۸۰) تحفة المومنین في الدنيا الفقر۔ (فر)

”فقر، دنیا میں مومن کا تحفہ ہے۔“

(۵۸۱) مُتٌ فَقِيرًا وَلَا تَمْتَ غَنِيًّا۔

”کوشش کرو کہ تمہیں موت بحالت فقر آئے نہ کہ بحالت غنا۔“

ق

(۶۸) قاضی

(۵۸۲) من جُعِلَ قاضياً بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِينٍ -

(ت۔د)

”جو شخص قاضی مقرر ہو، سمجھو کہ وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔“

(۵۸۳) قاضیوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک جنتی اور دو جہنمی۔ جنتی وہ

ہے جو صداقت تک پہنچ کر صحیح فیصلہ کرے۔ اور جہنمی وہ جو صداقت کو پانے کے بعد

غلط فیصلہ کرے یا معاملہ کو سمجھے بغیر فیصلہ کرے۔ (د)

(۵۸۴) جب تک قاضی ظلم نہ کرے، اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور

جب وہ ظلم پر اتر آئے تو اللہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔

(ت)

(۵۸۵) حضور ﷺ نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت

بھیجی ہے۔ (د)

(۵۸۶) جب دو دعویدار سامنے آئیں تو دونوں کی بات سنے بغیر فیصلہ

نہ کرو۔ (ت۔ن)

(۵۸۷) لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانٌ (ت۔ن)

”کوئی شخص غصے کی حالت میں کسی جھگڑے کا فیصلہ نہ کرے۔“

(۵۸۸) قاضی اور حاکم مسجد میں فیصلہ تو دے سکتے ہیں، لیکن مجرم کو سزا

مسجد کے باہر دیں۔ (بخ)

(۵۸۹) شہادت مدعی پیش کرے اور قسم مدعی علیہ کھائے۔ (ت)

مطلب یہ کہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں شہادت گزارنا، مدعی کا کام ہے۔ اگر شہادت موجود نہ ہو، اور مدعی علیہ انکار ہو تو قسم مدعی علیہ کو دی جائے گی۔

(۵۹۰) خائن اور خائنہ، زانی اور زانیہ، نیز بہتان تراش کی شہادت

قبول نہ کی جائے۔ اور ایک روایت میں سزایافتہ مجرم، جسے کوڑے لگے ہوں، اور اس شخص کا جو پہلے کسی مقدمے میں جھوٹی شہادت دے چکا ہو، نیز فریقین کے ملازمین واقارب کا بھی ذکر ہے۔ (ت۔د)

(۵۹۱) الا اخبرکم بخیر الشهداء الذی یأتی بشہادۃ قبل

ان یُسئلہا۔ (ما۔ت)

”بہترین گواہ وہ ہے جو قاضی کے طلب کرنے سے پہلے ہی اپنی شہادت پیش کر دے۔“

(۵۹۲) دن کے وقت کھیت کی حفاظت کرنا کھیت والے کا کام ہے،

اور رات کے وقت مویشیوں کو باندھ کر رکھنا، ان کے مالک کی ذمہ داری ہے۔

(ما۔د)

گ

(۶۹) گداگری

(۵۹۳) بھیک مانگنا گویا اپنے چہرے کو چھیلنا ہے۔ تم میں سے جو

چاہے، چہرے کو صحیح و سالم رکھے اور جو چاہے چھیل ڈالے۔ اگر کسی صاحب حیثیت سے کوئی چیز مجبوراً مانگنا پڑے۔ تو حرج نہیں۔ (ت۔د)

(۵۹۴) لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْئَلَةِ مَا مَشَىٰ أَحَدٌ إِلَىٰ أَحَدٍ

يَسْأَلُهُ شَيْعًا۔ (ن)

”اگر تم جانتے کہ مانگنا کتنی بری چیز ہے تو کوئی شخص کسی سے کوئی چیز نہ مانگتا۔“

(۵۹۵) مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْتَلُ جُمْرًا۔ (مس)

”جو شخص مال جمع کرنے کے لئے بھیک مانگتا ہے وہ دارصل انگار جمع کرتا ہے۔“

(۵۹۶) جو شخص بھیک مانگنے پر کمر باندھ لے، تو اس کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اگر کوئی اللہ سے مانگے گا تو دیروز و اسے رزق مل جائے گا۔

(ت۔د)

(۵۹۷) اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر جنگل میں جائے۔ وہاں

سے لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور بیچے۔ تو یہ صورت بھیک سے بہتر ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بھیک میں کچھ ملے یا نہ ملے۔ (بخ)

(۵۹۸) اگر ایک گداگر مجھ سے یہ وعدہ کرے کہ وہ بھیک نہیں مانگے گا،

تو میں اسے جنت کی بشارت دوں گا۔ (ن۔د)

(۵۹۹) کتنا برا ہے وہ آدمی جو بھیک میں اللہ کا نام لیتا ہے اور لوگ

اسے کچھ نہیں دیتے۔ اللہ کے نام پر مانگنا ہو تو صرف اللہ سے مانگو۔ (رس)

(۶۰۰) إِنَّمَا الْمَسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ۔ (رس)

”مسکین وہ ہے، جو سوال سے بچے۔“

ل

(۷۰) لباس

(۶۰۱) حضور ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے فرمایا۔ کیا اسے بال سنوارنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی؟ ایک آدمی کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر کہا۔ کیا اسے کپڑے دھونے کے لئے پانی نہیں ملتا؟ (د)

(۶۰۲) ایک دن اسماء بنت ابی بکرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں گئیں۔ اس نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے منہ پھیر لیا، اور فرمایا۔ اے اسماء! جب لڑکی جوان ہو جائے تو (وہ زینت کو ڈھانک لے) اس کی صرف دو چیزیں نظر آنی چاہئیں۔ منہ اور ہاتھ۔ (د)

(۶۰۳) مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةِ الْبَسَةِ اللَّهُ تَعَالَى ثَوْبَ مَذَلَّةٍ۔

(د)

”جو شخص کوئی خاص لباس شہرت (امتیاز) کی خاطر پہنے، اللہ اسے لباس ذلت پہنادے گا۔“

(۶۰۴) ایک صحابی گھٹیا سا لباس پہن کر حضور ﷺ کے ہاں گئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس مال ہے؟ کہا ہے۔ پھر پوچھا۔ مال کس قسم کا ہے؟ کہا ہر قسم کا۔ فرمایا۔ جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہوا ہے تو اس کی سخاوت و نعمت کا اثر تمہاری شخصیت پر بھی ہونا چاہیئے۔ (ن)

(۶۰۵) اَلْبُسُوَا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيْضُ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ

(ت۔د)

وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ۔

”سفید کپڑا بہترین ہے۔ یہی پہنو، اور اسی سے کفن تیار کرو“
 (۶۰۶) ایک دن حضور ﷺ نے ریشمی کپڑا دائیں ہاتھ میں لیا، سونا
 بائیں میں۔ اور فرمایا۔ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ ()
 (۶۰۷) تَعَمَّمُوا تَزِدُوا حِلْمًا۔ (فر)
 ”سبر پر عمامہ رکھو۔ اس سے وقار بڑھتا ہے۔“

م

(۷۱) مدح سرائی

(۶۰۸) مطرف بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں بنو
 عامر کے ایک وفد میں شامل ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں گیا، اور کہا۔ آپ
 ہمارے آقا ہیں۔ فرمایا۔ آقا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کہا۔ آپ ہر لحاظ سے افضل اور
 جود و سخا میں سب سے بہتر ہیں۔ فرمایا۔ پوری یا آدھی بات کرتے وقت خیال رکھو
 کہ کہیں تم شیطان کی ترجمانی تو نہیں کر رہے۔ (د)
 (۶۰۹) ابو ہریرہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، کہ زیادہ
 تعریف کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالو۔ (ت)
 (۶۱۰) اِذَا مُدِّحَ الْفَاسِقِ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ (سط)
 ”جب کسی فاسق (سلطان یا حاکم) کی تعریف کی جائے، تو اللہ غضب
 میں آجاتا ہے، اور عرش (غصے سے) کانپنے لگتا ہے۔“
 (۶۱۱) حُبُّ الشَّاءِ مِنَ النَّاسِ يَعْصِي وَيَصْم۔ (فر)
 ”لوگوں سے تعریف کرنے کا شوق اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔“

(۷۲) مصائب

(۶۱۲) جب کسی مومن پر کوئی دکھ، بیماری، غم یا پریشانی آتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ (ت)

(۶۱۳) ایک دن حضور ﷺ، اُمّ السائبؓ کے گھر گئے۔ دیکھا، کہ وہ کہ وہ کانپ رہی ہیں۔ آپ نے سبب پوچھا، تو کہا مجھے بخار ہو گیا ہے۔ خدا اس کا بھلا نہ کرے۔ فرمایا۔ بخار کو برا نہ کہو:

فَانْهَازُهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي اٰدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خُبْتُ الْحَدِيدَ۔
”کہ یہ انسان کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔“

(مس)

(۶۱۴) جب کوئی شخص نیک کام کر رہا ہو، اور سفر یا بیماری کی وجہ سے رک جائے تو اسے اپنے نامکمل عمل کا ثواب ملتا رہے گا۔ (بخ۔د)

(۶۱۵) ایک دن حضور ﷺ نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”تم میں سے اگر کسی کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں۔ تو وہ جہنم اور اس کے درمیان حجاب بن جائیں گے۔ ایک عورت نے پوچھا۔ اگر دو ہوں۔ تو فرمایا۔ دو بھی۔“

(مس۔ت)

(۶۱۶) مومن کو موت کے وقت اللہ کی رحمت و کرم کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ اسے موت پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔ وہ خدا سے اور خدا اس سے ملنے کا آرزو مند ہو جاتا ہے۔ (ت۔ن)

(۶۱۷) مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔ (بخ)

”اللہ کو جس شخص کی بہتری منظور ہو، اسے بتلائے مصیبت کر دیتا ہے۔“

مصیبت میں اللہ یاد رہتا ہے، نیز گناہ کا کفارہ بھی بن جاتی ہے۔

(۶۱۸) مومن سر کر دنیا کے دکھ سے بچ جاتا ہے، اور فاجر مرے، تو دنیا

اس سے بچ جاتی ہے۔ (بم)

(۶۱۹) مستی انسان کو دبوچ لیتی ہے۔ نیند مستی کو اور بے چینی (غم) نیند

کو، بے شک غم اللہ کی ناگوار تخلیق ہے۔ (طس)

(۷۳) مکافاتِ عمل

(۶۲۰) يَا عِبَادِ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُخْصِيَهَا لَكُمْ ثُمَّ اَوْفِكُمْ

اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ تَعَالَى وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يُلُوْ

مَنْ اِلَّا نَفْسُهُ۔ (بم)

”اللہ کہتا ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں گن کر

میں تمہیں بدلہ دیتا ہوں۔ جسے سکھ پہنچے وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اور جسے دکھ پہنچے وہ

اپنے آپ کو ملامت کرے۔ (مس۔ت)

(۶۲۱) مکافاتِ عمل کے سلسلے میں بخاری نے حضور ﷺ کا ایک طویل

خواب درج کیا ہے جس کے ایک حصے کا خلاصہ یہ ہے:

کہ جبریل و میکائیل میرے پاس آئے اور مجھے ایک نئی دنیا میں لے گئے۔

وہاں میں نے کئی مناظر دیکھے۔ مثلاً: ا: میں نے دو آدمی دیکھے۔ ایک کے ہاتھ میں

لوہے کی ایک سلاخ تھی جسے وہ دوسرے آدمی کے منہ میں گدی تک داخل کرتا اور

پھر کھینچ لیتا۔ میں نے پوچھا، کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ جبریل نے کہا۔ ذرا آگے چلو۔

۲: آگے دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے کا سر ایک سل سے پکڑ رہا ہے۔ سر

بار بار ٹوٹتا اور پھر جڑ جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہا ذرا آگے چلو۔

۳: آگے دیکھا ایک نہر خون سے لبالب بہہ رہی ہے۔ ایک آدمی نہر میں کھڑا ہے اور دوسرا کنارے پر اس کے سامنے پتھر رکھے ہیں۔ پہلا بار بار باہر آنے کی کوشش کرتا ہے، اور دوسرا اس کے منہ پر کھینچ کر پتھر مارتا ہے اور وہ پیچھے جا پڑتا ہے۔ میں پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آگے چلو۔

۴: آگے ایک تنور دیکھا۔ جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اندر کچھ برہنہ مرد اور عورتیں تڑپ رہی تھیں۔ وہ سب باہر نکلنے کے لئے بے تاب تھے۔ لیکن تنور کا منہ اتنا تنگ تھا کہ ان کی تمام کوششیں ناکام ہو رہی تھیں۔ میں پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو جبریل نے کہا کہ اب اپنے تمام سوالات کے جوابات سنئے۔

پہلا ایک جھوٹا انسان تھا جو جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرتا تھا، اور لوگ اسے سچ سمجھ کر پھیلاتے تھے۔ دوسرا قرآن کا عالم تھا جو قرآن پر عمل نہیں کرتا تھا۔ تیسرا سود خور تھا۔ اور تنور میں زانی مردوزن بند تھے۔

(۶۲۲) مَا أَحْسَنَ مَحْسِنٍ مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا كَافِرٍ إِلَّا أَيْبٌ (رس)
”نیکی کا اجر ہر آدمی کا ملتا ہے، خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔“

(۶۲۳) مَنْ غَيْرًا خَاةٍ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ۔ (ت)
”جو شخص اپنے بھائی پر کسی گناہ کا جھوٹا الزام لگائے گا، وہ مرنے سے پہلے اس گناہ کا یقیناً ارتکاب کرے گا۔“

(۷۴) ملازموں سے سلوک

(۶۲۴) اعْفَ عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ (ت۔د)

”اپنے ملازم کو ہر روز ستر مرتبہ معاف کرو“

(۶۲۵) تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ جنہیں اللہ نے تمہارے

تحت کر دیا ہے۔ تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ اور وہ پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ ان سے کوئی ایسا کام نہ لو جو انہیں توڑ کر رکھ دے۔ اگر انہیں کوئی ایسا کام کرنا ہی پڑے تو ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ (مس)

(۶۲۶) بنو مقرن کے پاس ایک ہی ملازم تھا۔ ایک دن اسے ان میں سے کسی نے تھپڑ کھینچ مارا۔ یہ خبر حضور ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسے آزاد کر دو۔ کسی نے کہا کہ ان کے پاس صرف یہی ایک ملازم ہے۔ فرمایا بالفعل اس سے کام لیں، اور جب بے چکیں تو اسے جانے دیں۔ (مس۔ ت۔ د)

(۶۲۷) جو شخص اپنے خادم پر غلط الزام لگائے گا، اسے قیامت کے دن کوڑوں سے پٹا جائے گا۔ (ت۔ د۔ مس)

(۶۲۸) مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يَعْتِقَهُ

(مس۔ د)

”جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا کسی اور طرح پیٹے تو اس کا کفارہ یہ ہے، کہ اسے آزاد کر دے۔“

ن

(۷۵) نا اتفاقی

(۶۲۹) لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنْ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا۔

(بخ)

”اختلاف سے بچو کہ پہلی اقوام اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئی تھیں۔“

(۶۳۰) عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں

سے بہتر آگ میں جائیں گے، اور ایک جنت میں۔ کسی نے پوچھا۔ یہ جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا۔ میری اور میرے اصحاب کی راہ پر چلنے والے۔ (بخ)
 (۶۳۱) اِنَّمَا اَهْلُكَ مِنْ كَانَ قَبْلُكُمْ الْاِخْتِلَافُ۔ (حب)
 ”تم سے پہلے لوگوں کو اختلاف نے تباہ کیا تھا۔“
 (۶۳۲) لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔ (مس)
 ”کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے ناراض رہے۔“

(۷۶) نکاح

(۶۳۲) ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے ایک ایسی عورت مل رہی ہے جو خاندانی ہونے کے علاوہ حسین بھی ہے، لیکن ہے بانجھ۔ کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ وہ دوبارہ آیا۔ تو آپ نے پھر انکار کیا۔ وہ سہ بارہ آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم لوگ محبت کرنے اور جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، تاکہ میں اقوام عالم کے سامنے تمہاری کثرت پرناز کروں۔ (ن۔و)

(۶۳۳) خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ۔ (ن۔د)
 ”نیک بیوی دنیا کا بہترین متاع ہے۔“

(۶۳۵) کسی عورت سے چار خوبیوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے۔ مال، شرافت، جمال اور مذہب۔ تم مذہب کو ترجیح دو۔ (ن۔و)
 (۶۳۶) جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے، تو وہ موقع ملنے پر اسے ایک نظر دیکھ بھی لے۔ (د)

(۶۳۷) نکاح کا اعلان کرو۔ یہ تقریب مساجد میں سرانجام دو اور دف بجائو۔

(ت)

(۶۳۸) نکاح ثانی کے سلسلے میں بیوہ اپنے متعلق اپنے ولی سے زیادہ اختیار رکھتی ہے۔ دوشیزہ سے بھی نکاح کی اجازت لو اور اس کی خموشی کو اجازت سمجھو۔

(مس۔د)

(۶۳۹) جب تم سے کوئی ایسا آدمی رشتہ مانگے جس کے اخلاق اور دین

کو تم پسند کرتے ہو، تو انکار نہ کرو۔ ورنہ زمین فتنے سے بھر جائے گی۔ (ت)

(۶۴۰) ہشام بن مغیرہ کے خاندان نے حضور ﷺ سے اجازت مانگی،

کہ اپنی ایک لڑکی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرائیں۔ آپ نے تین دفعہ انکار کیا اور فرمایا کہ اگر علی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے۔ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے، اور جس سے اسے رنج پہنچے۔ مجھے بھی رنج پہنچتا ہے۔

(بخ۔مس۔د۔ماج)

بے ضرورت دو دو نکاح کرنے والے اس حدیث سے سبق حاصل کریں۔

(۶۴۱) مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ وَلَمْ يَغْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ۔ (ت۔د۔ن)

”جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں مگر وہ ان میں عدل نہ کرتا ہو، تو وہ

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کا بالائی دھڑ غائب ہوگا۔

(۷۷) نیت

(۶۴۲) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ اَمْرٍ مَّا نَوَيْ فَمَنْ

كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ حُرَّةٌ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَ

هَجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا۔ (بخ)

”اعمال کا اجر نیت کے مطابق ملے گا۔ اور ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا، جس کا اس نے ارادہ کیا۔ جس شخص کی ہجرت خدا اور رسول کی طرف ہوگی، وہ خدا اور رسول کی طرف سمجھی جائیگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہوگی۔ وہ صرف دنیا کو پائے گا۔“

(۶۴۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى صُوَرِكُمْ وَاَقْوَالِكُمْ وَلَكِنْ اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلَى اَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ۔ (قرذینی)

”اللہ تمہاری صورتوں اور باتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ اس کی نظر تمہارے اعمال و قلوب پر ہوتی ہے۔“

و

(۷۸) والدین

(۶۴۴) ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس گیا، اور پوچھا کہ حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا۔ تیری ماں۔ پوچھا پھر؟ فرمایا۔ تیرا والد، اور والد کے بعد درجہ بدرجہ رشتہ دار۔ (د)

(۶۴۵) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ میں صاحب مال و اولاد ہوں، لیکن میرا والد میرا محتاج ہے۔ فرمایا۔

اَنْتَ وَمَالُكَ لَا يَبْنِيَنَّكَ۔ کہ تم اور تمہارا مال تمہارے والد کی ملکیت ہے۔

(د)

(۴۴۶) ایک دن حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا:

رَغِمَ أَنْفُهُ ، رَغِمَ أَنْفُهُ

”اس کی ناک خاک آلود، خاک آلود، خاک آلود“۔ کسی نے پوچھا کس کی؟ فرمایا: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔
”وہ جسے بوڑھے ماں، باپ یا ان میں سے ایک کی خدمت سے جنت میں جانے کا موقع ملا، اور اس نے کھو دیا۔“ (ت۔مس)

(۴۴۷) ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا، اور کہنے لگا کہ میں

آپ سے جہاد و ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہوں تاکہ اللہ سے اجر پاؤں حضور ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ کہا۔ دونوں۔ فرمایا۔ جاؤ اور ان کی خدمت سے اجر حاصل کرو۔ (مس)

(۴۴۸) یمن کا ایک آدمی ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔

تو آپ نے پوچھا۔ کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ کہا۔ میرے والدین۔ پوچھا۔ کیا تم نے ان سے اجازت لی ہے؟ کہا۔ نہیں فرمایا۔ واپس جاؤ اور ان سے اجازت لو۔ اگر وہ دیں تو جہاد کرو، ورنہ ان کی خدمت میں رہو۔ (د)

(۴۴۹) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ مجھے جہاد میں جانے کی

اجازت دیجئے۔ پوچھا۔ کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ کہا۔ جی ہاں۔ فرمایا:

فَالزِّمُهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا۔ اس کی خدمت کرو، کہ جنت

اس کے قدموں میں ہے (یا اس کے پاؤں کے پاس ہے) (ن)

(۶۵۰) الْوَالِدُ أَوْ سَطْرُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ

الْبَابِ أَوْ احْفَظْهُ۔ (ت)

”باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ تم چاہو، تو (نافرمانی سے) اسے

گرا دو یا (فرماں برداری سے اسے) باقی رکھو۔“

(۶۵۱) ایک آدمی حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ میں بھیا نک گناہ کر بیٹھا ہوں۔ تلافی کا کوئی راستہ بتائیے۔ پوچھا۔ کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ کہا۔ نہیں پھر پوچھا۔ کیا کوئی خالہ ہے؟ کہا۔ ہے۔ فرمایا۔ جاؤ اور اسکی خدمت کرو۔ (ت)

(۶۵۲) ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ میں اپنے مرحوم والدین کی خدمت کر سکوں؟ فرمایا۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ ان کے (ناکمل) وعدوں کو پورا کرو۔ ان کی قرابتوں کو قائم رکھو۔ اور ان کے دوستوں کی عزت کرو۔ (د)

(۶۵۳) والد راضی ہو تو اللہ راضی ہے۔ وہ ناراض ہے تو اللہ بھی ناراض۔

(ت)

(۶۵۴) من رغب عن آبیہ فقد کفر۔

(بخ)

”اپنے والد کا نافرمان کا فر ہو جاتا ہے۔“

(۶۵۵) بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ وَالْكَذِبُ يَنْقُصُ الرِّزْقَ

(سط)

وَالدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ۔

”والدین کی خدمت سے عمر بڑھتی، جھوٹ سے روزی تنگ ہوتی، اور دعا سے قضا پلٹ جاتی ہے۔“

(۶۵۶) دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ كَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِأُمَّتِهِ۔

(فر)

”والد کی دعا بیٹے کے لئے اتنی ہی موثر ہے، جتنی نبی کی دعا امت کے لئے۔“

(۶۵۷) اِنَّ اِنْسَانَ يُعْجَلُهُمَا اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا الْبَغْيُ وَعُقُوقُ

(طب)

الْوَالِدَيْنِ۔

”دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا اللہ اسی دنیا میں فوراً دیتا ہے۔ بغاوت اور

والدین کی نافرمانی۔“

۵

(۷۹) ہدیہ

- (۶۵۸) تَهَاذُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ وَخَرَّ الصَّدْرُ۔ (ت)
- ”ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو کہ اس سے کدورت دھل جاتی ہے۔“
- (۶۵۹) كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔ (د)
- ”حضرت ﷺ تحائف قبول فرماتے اور ان کا صلہ بھی دیتے تھے۔“
- (۶۶۰) عطیہ یا تحفہ دینے کے بعد اسے واپس لینا جائز نہیں۔ ہاں بیٹے سے واپس لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (ت۔ن)

(۸۰) ہمسایہ

- (۶۶۱) جب تم گوشت خریدو، یا کوئی اور چیز پکاؤ تو شور بہ زیادہ رکھو تاکہ کچھ ہمسایہ کو بھی بھیج سکو۔ (بخ)
- (۶۶۲) مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ۔ (د۔ت)
- ”جبریل مجھے ہمسایہ کے متعلق اتنا کچھ بار بار کہتا رہا کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید وہ اسے شریک وراثت بنا دے گا۔“
- (۶۶۳) اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں، ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ کسی نے پوچھا۔ کون؟ فرمایا:

الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ -
 ”وہ، جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔ (بخ)

ی

(۸۱) یتیم

(۶۶۴) أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ
 وَالْوُسْطَىٰ وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا - (بخ۔ د۔ ت)
 ”میں اور یتیم کا ممرتی جنت میں یوں ہونگے۔ آپ نے انگشت شہادت
 اور درمیانی انگشت کی طرف اشارہ فرمایا اور ان میں قدرے فاصلہ بھی رکھا۔“
 (۶۶۵) جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو کھلانے پلانے کے لئے
 گھر لے جائے گا، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ت)
 (۶۶۶) ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے
 کیا کروں؟ فرمایا: امسح راسَ الْيَتِيمِ وَاطْعَمِ الْمَسْكِينَ -
 ”کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو، اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔“
 (۶۶۷) مسلمانوں میں اچھا گھر وہ ہے جس میں اگر کوئی یتیم ہو تو اس
 سے اچھا سلوک کیا جا رہا ہو۔ اور برا وہ، جس میں یتیم سے بد سلوک ہو رہی ہو۔
 (رس)

(۸۲) متفرق احادیث

یہ وہ احادیث ہیں جو اوراقِ گذشتہ میں درج نہ ہو سکیں۔

(۶۶۸) لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ اٰمَرَهُمْ اِمْرَاَةٌ۔ (بخ)

”وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی جو زمام امور عورت کے حوالے کر دے۔“

(۶۶۹) جو شخص کسی بات کو کرنے کی قسم کھالے، اور پھر اسے محسوس ہو کہ

اس کا نتیجہ برا ہوگا۔ تو اسے ترک کر دے۔ یہ ترک کرنا ہی قسم کا کفارہ ہوگا۔ (رس)

(۶۷۰) مَنْ ارَادَ وَجْهَ اللّٰهِ ارَادَ اللّٰهُ وَجْهَهُ۔ (فر)

”جو شخص ہر بات میں اللہ کی ذات کو پیش نظر رکھے، اللہ اس کی ذات کا

خیال رکھے گا۔

(۶۷۱) اگر کوئی شخص سچا ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے تو اسے

فضائے جنت میں، تارک کذب کو (خواہ وہ کذب مزاح ہی ہو) وسط جنت میں

اور خوش اخلاق کو جنت کے بلند درجے میں گھر دلاؤں گا۔ (د)

(۶۷۲) كَفَايَكَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ مَخَاصِمًا۔ (ت)

”تمہاری بربادی کے لئے ایسا ہی گناہ کافی ہے کہ تم ہر شخص سے

جھگڑتے پھرو۔“

(۶۷۳) میری امت کی چار باتیں، جنہیں وہ اب تک ترک نہیں کر

سکی، یادگار جاہلیت ہیں۔ اپنے خاندان پر فخر، دوسروں کے نسب پر نکتہ چینی،

ستاروں سے بارش کا شگون لینا اور مردوں پر نوحہ کرنا۔ (مس)

(۶۷۴) اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ

النَّاسُ اِتِّقَاءً فَحُشِبَہ۔ (ت)

”قیامت کے دن اللہ کے ہاں بدترین شخص وہ ہوگا، جس سے لوگ

بدکلامی کی وجہ سے ملنا چھوڑ دیں۔“

(۶۷۵) كُلُّ اُمَّتِيْ مَعَاْفِيْ اِلَّا الْمَجَاهِرُوْنَ۔ (مس)

”میری امت عافیت میں رہے گی سوائے ان کے جو اپنے عیوب سے خود پردہ اٹھائیں“

(۶۷۶) جو شخص جتنا بادشاہ کے قریب جائے گا، اللہ سے اتنا ہی دور ہو جائیگا۔

(ن)

(۶۷۷) الورعُ سید العمل۔ ”تقویٰ سب سے بڑا عمل ہے۔“

(سط)

(۶۷۸) جس آدمی میں یہ دو خوبیاں موجود ہوں، اللہ اسے شاکرین د

صابرین میں شمار کرے گا۔ اول: وہ جو دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر آدمی کو دیکھے، اور اس کی اقتداء کرے۔ دوم: جو دنیوی لحاظ سے کمتر کو دیکھے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔ (سط)

(۶۷۹) پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ کی

زیارت، قرآن کا مطالعہ اور عالم کو دیکھنا۔ (فر)

(۶۸۰) پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے۔ قیامت کب آئیگی؟ بارش

کب ہوگی؟ ماں کے بطن میں بچہ ہے یا نہی؟ آدمی کل کیا کھائے گا (یا اسے کیا حاصل ہوگا) اور اس کی موت کہاں ہوگی؟ (حم)

(۶۸۱) خيار المؤمنین القانع وشرارهم الظامع۔ (سط)

”قانع اچھا مسلمان ہے، اور ظامع برا۔“

(۶۸۲) خيار أمتی علماءها وخيار علماءها رُحماءها

(سط)

”میری امت کے بہترین لوگ علماء ہیں اور علماء میں بہترین وہ جو رحم

دل ہیں۔“

(۶۸۳) خیارُکم أَحْسَنُکم قضاءً لِلدِّینِ۔ (ت)

”تم میں بہتر وہ ہے جو بہتر طریقہ سے قرض ادا کرے۔“

(۶۸۴) تم میں بہتر وہ جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔ (حا)

(۶۸۵) تم میں بہتر وہ جس کی صورت دیکھ کر اللہ یاد آئے۔ جس کی

گفتگو سے علم بڑھے اور جس کے عمل سے آخرت کا خیال آئے۔ (سط)

(۶۸۶) خیر الدواء القرآن۔ ”قرآن بہترین دوا ہے۔“ (ماج)

(۶۸۷) داؤوا مرضاکم بالصدقة۔ (فر)

”اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو۔“

(۶۸۸) ایک عورت ملی کی وجہ سے جہنم رسید ہو گئی۔ ہوا یوں کہ اس نے

ملی کو باندھ دیا، کھانے کو کچھ نہ دیا۔ نہ اسے آزاد کیا کہ وہ کسی اور طرح پیٹ بھر لیتی

اور بلا خرم رگنی۔ (حم)

(۶۸۹) مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ قاجر ہی ہو۔ (سط)

(۶۹۰) الدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ۔ ”دعا رحمت کی کلید ہے۔“ (فر)

(۶۹۱) ذروا الحسنا العقیم وعلیکم بالسوداء الولود (سط)

”اگر تمہیں ایک بانجھ حسینہ اور جننے والی سیاہ قام عورت میں سے کسی ایک

کا انتخاب (برائے نکاح) کرنا پڑے تو سیاہ قام کو ترجیح دو۔“

(۶۹۲) انبیاء کا ذکر عبادت، صلحاء کا ذکر کفارہ گناہ اور موت کا ذکر

صدقہ ہے۔ قبر کا ذکر جنت کے قریب لے جاتا ہے۔ (فر)

(۶۹۳) رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الدِّينِ التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ وَاضْطِغَاعُ

الْخَيْرِ إِلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ۔ (حق)

”دین کے بعد لوگوں سے محبت اور ہر نیک و بد سے نیکی انتہائے دانش ہے“

(۶۹۴) رَابِعُ شَیَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجَنِّ قُرْؤُا مِنْ عُمْرٍ۔ (سط)

”میں نے انسانی اور جنی شیاطین کو عمر (بن خطاب) کے سامنے بھاگتے دیکھا۔“

(۶۹۵) رُحَمَاءُ أُمْتِي أَوْ سَاطِئُهَا۔ (فر)

”میری امت کے رحم دل لوگ وہ ہیں جو میانہ رو ہوں۔“

(۶۹۶) اللہ کی طاعت میں زندگی گزارنا سب سے بڑی سعادت ہے۔

(فر)

(۶۹۷) الشَّتَاءُ ربيع المؤمن. قَصْرَ نَهَارِهِ فِصَامٌ وَطَالَ لَيْلُهُ فَقَامَ۔

”موسم سرما مومن کے لئے موسم بہار ہے۔ اس کے چھوٹے دنوں میں

وہ روزے رکھتا اور اس کی لمبی راتوں میں عبادت کرتا ہے۔“

(۶۹۸) دنیا میں اجنبی چار ہیں۔ ظالم کے سینے میں قرآن، بے نمازوں

کے محلے میں مسجد، تلاوت نہ کرنے والوں کے گھر میں مصحف اور بری قوم میں

نیک آدمی۔ ()

(۶۹۹) الْغَيْبَةُ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ۔ (فر)

”غیبت سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔“

(۷۰۰) مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا بَلَّغَهُ قَوْمِهِ۔ (حم)

”اللہ نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں پیغام دیا۔“

(۷۰۱) مَا أَعَزَّ اللَّهُ بِجَمَلٍ قَطُّ وَلَا أَذَلَّ بِعِلْمٍ قَطُّ۔ (کنوز)

”اللہ نے جہالت کے ساتھ عزت اور علم کے ساتھ ذلت کا شتہ قائم نہیں

ہونے دیا۔“

(۷۰۲) كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ وَاتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ (د)

”زندگی میں حضور ﷺ کا آخری کلام یہ تھا۔ نماز، نماز اور غلاموں کا

خیال رکھو۔

تو یہ تھے حضور ﷺ کے چودہ لاکھ اقوال میں سے صرف سات سو۔ جو بیسی عنوانات کے تحت درج ہوئے۔ ہے زندگی کا کوئی ایسا پہلو، جس پر حضور ﷺ کے درجنوں ارشادات موجود نہ ہوں؟ ہمیں قرآن و حدیث میں شبانی سے جہاں بانی تک مفصل ہدایات ملتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

چونکہ اسلام کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا، انسا کو فلاح و نجات کا راستہ دکھانا اور اضطراب کو سکون سے بدلنا ہے، اس لئے میری یہ دلی آرزو ہے، اور دعا بھی۔ کہ جو بھائی اس کتاب کا مطالعہ کرے وہ اس کے پیغام کا ناشر و مبلغ بن جائے تاکہ عالم پیر کی خاکستر سے ایک حسین، عظیم، لطیف اور پاکیزہ جہان پیدا ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .

برق۔ کیسبل پور

یکم نومبر ۱۹۶۹ء

اشاریہ

یہ صرف باب اول کا اشاریہ ہے۔ اس باب میں کتب حدیث اور ان کے جامعین کا ذکر ”تاریخ تدوین حدیث“ میں اعداد و شمار (۲، ۳، ۴، وغیرہ) کے تحت ہوا ہے۔ اشاریہ میں ناموں کے سامنے یہی اعداد درج ہیں۔ بعض ناموں کے سامنے صفحہ کی علامت (ص) بھی ملے گی۔ مثلاً ابن حجر، امام بخاری وغیرہ۔ جس کا مطلب یہ ان کا ذکر ان صفحات میں بھی موجود ہے۔ بعض اعداد کے نیچے ح نظر آئے گی۔ مثلاً ح/۱۲۔ ح/۱۳۔ وغیرہ اس سے مراد اس عدد کا حاشیہ ہے۔

الف

۱۸	۵۱۱۵	(۱) ابن بن عثمان
۲۸۵	۵۷۴۴	(۲) ابرہیم بن علی دمشقی
۳۹۴	۵۷۲۲	(۳) ابراہیم بن محمد طبری
۱۷۸	۵۳۱۰	(۴) ابن ابان ولید اصفہانی
۱۵۰	۵۲۸۲	(۵) ابن ابی اسامہ بغدادی
۲۳۸	۵۶۷۵	(۶) ابن ابی حمزہ الاندلسی
۴۶۷، ۱۸۳	۵۳۲۷	(۷) ابن ابی حاتم الحنظلی الرازی
۱۳۸	۵۲۵۱	(۸) ابن ابی خیرۃ البصری
۴۱	۵۱۵۹	(۹) ابن ابی ذئب المدنی
۱۲۴	۵۲۳۵	(۱۰) ابن ابی شیبہ کوفی
۵۱۴، ۱۶۲	۵۲۸۷	(۱۱) ابن ابی عاصم الشیبانی

۱۰۹/ح	۵۶۳۰	(۱۲) ابن الاثیر علی الجزری۔ مؤرخ
۴۹۴، ۴۳۶، ۱۰۹	۵۶۰۶	(۱۳) ابن الاثیر مبارک الجزری۔ محدث
۳۰۴	۵۳۴۴	(۱۴) ابن الاخرم نیشاپوری
۴۰۴، ۲۲۵	۵۳۴۰	(۱۵) ابن اصبح القرطبی
۹۲	۵۳۳۰	(۱۶) ابن ایمن القرطبی
۴۰۲	۵۳۲۲	(۱۷) ابن بحر اصفہانی
۳۹	۵۷۸۶	(۱۸) ابن بروس، اسماعیل بن محمد
۴۷۱	۵۲۵۶	(۱۹) ابن بکار اسدی
۴۸	۵۲۳۱	(۲۰) ابن بکیر مصری
۲۹۴	۵۷۳۹	(۲۱) ابن بلبان الفارسی
۲۴۲، ۲۳۶	۵۷۲۸	(۲۲) ابن تیمیہ۔ امام
۱۱۰	۵۲۰۴	(۲۳) ابن الجارود الطیالسی المصری
۲۲۳، ۱۱۰	۵۳۰۶	(۲۴) ابن الجارود عبد اللہ نیشاپوری
۷۳، ۳۸	۵۱۵۰	(۲۵) ابن جریج مکی
۴۸۳	۵۷۴۱	(۲۶) ابن جزئی الغرناطی
۱۹۱	۵۲۵۵	(۲۷) ابن الجعابی
۳۲۶	۵۸۱۹	(۲۸) ابن جماعہ بدر الدین حموی
۳۹۶، ۳۲۳	۵۷۶۷	(۲۹) ابن جماعہ عز الدین حموی
۲۱۹، ۲۰۱	۵۴۰۲	(۳۰) ابن جمیع غسانی
۴۳، ۳۸	۵۱۹۱	(۳۱) ابن جنادہ مصری
۵۱۶، ۴۹۳	۵۵۹۷	(۳۲) ابن الجوزی بغدادی

۳۱۰	۵۲۷۷	(۳۳) ابن الجهم الجرجانی
۳۲۷	۵۶۴۶	(۳۴) ابن حاجب
۹۷، ۶۹	۵۲۵۴	(۳۵) ابن خبیب
۱۴۰	۵۲۵۶/۲۵۹	(۳۶) ابن جان الواسطی
۲۷۷، ۲۳۵، ۷۰، ۳۹	۵۸۵۲	(۳۷) ابن حجر عسقلانی
		۴۶۴، ۳۴۶، ۳۳۱، ۳۳۰
۳۵۸	۵۹۷۳	(۳۸) ابن حجر ہیتمی، مکی
۳۳۰	۵۲۳۳	(۳۹) ابن حرب نیشاپوری
۳۰۰	۵۳۲۱	(۴۰) ابن محمد ان نیشاپوری
۱۵۸	۵۳۳۸	(۴۱) ابن حماد نیشاپوری
۴۹۲، ۲۳۲	۵۵۸۲	(۴۲) ابن خراط الثمیلی
۶۵	۵۳۱۱	(۴۳) ابن محمّد نیشاپوری
۲۰۴	۵۵۲۳	(۴۴) ابن خسرو بلخی
۳۸۳	۵۵۲۵	(۴۵) ابن الخطّاب مصری
۴۴۳	۵۹۳۹	(۴۶) ابن الخلف المالکی
۹۰	۵۲۹۷	(۴۷) ابن درہم یوسف بن یعقوب البصری
۲۸۱، ۳۹	۵۷۰۲	(۴۸) ابن دقین العید
۴۹۷	۵۹۴۴/۹۵۰	(۴۹) ابن الدبیج، وجہ الدین الزبیدی
۱۲۵	۵۲۳۸/۲۳۸	(۵۰) ابن راہویہ اسحاق الموزی
۲۹۸	۵۲۸۶	(۵۱) ابن رجاء الاسفرائینی
۲۵۴	۵۳۹۱	(۵۲) ابن رزق نزیل مصر

۸۱	۵۲۳۰	(۵۰) ابن زبجلہ رازی
۸	۵۲۳۰	(۵۴) ابن سعد بصری
۹۶، ۶۸	۵۳۵۳	(۵۵) ابن السکن بغدادی
۴۰۹	۵۳۸۳	(۵۶) ابن شاذان بغدادی
۴۰۵، ۲۱۲، ۱۹۷	۵۳۸۵	(۵۷) ابن شاہین
	۵۱۱، ۴۶۲، ۴۵۵، ۴۵۳	
۲۳۶	۵۸۸۸	(۵۸) ابن شراحیل الحضری
۶۷	۵۳۲۵	(۵۹) ابن الشرقی ابوحامد احمد
۹۳	۵۹۳۶	(۶۰) ابن الشماع الحطی
		(۶۱) ابن شہاب زہری، ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ مدنی
۵۰۳، ۳۸، ۳۷	۵۱۲۳	
۳۸۱	۵۵۸۶	(۶۲) ابن مصری دمشقی
۳۵۷، ۲۶	۵۹۵۳	(۶۳) ابن طولون دمشقی
۴۲۱	۵۱۱۷۰	(۶۴) ابن طیب الفاسی
۴۱۴	۵۶۴۲	(۶۵) ابن طلیسان القرطبی
۵۰۹	۵۲۳۳	(۶۶) ابن عائد دمشقی
۳۱	۵۶۸	(۶۷) ابن عباسؓ
۳۱۳	۵۳۸۸	(۶۸) ابن عبدان شیرازی
۴۷۵	۵۴۶۳	(۶۹) ابن عبدالبر اندلسی
۳۲۸	۵۷۴۳	(۷۰) ابن عبدالحادی المقدسی
۴۹۸	۵۶۴۰	(۷۱) ابن عتیق الغرناطی

- (۷۲) ابن العربی ابو بکر محمد العافری ۵۴۳/۵۴۶ ۴۱۰، ۴۸۷
- (۷۳) ابن العربی الدین (شیخ اکبر) اندلی ۶۳۸ ۴۱۰، ۴۸۷/ح
- (۷۴) ابن عرفسہ العبدی ۵۲۵ ۴۴۸
- (۷۵) ابن غزوه (ابن رکبون) دمشق ۱۱۱۲ ۱۲۶
- (۷۶) ابن عساکر ۵۵۷ ۴۵۹، ۴۸۸، ۴۵۱، ۴۷۱
- (۷۷) ابن عصم الہروی ۵۳۷ ۴۱۱
- (۷۸) ابن عقیل بلخی ۵۳۶ ۱۸۱
- (۷۹) ابن عقیلۃ المکی ۱۱۵۰ ۴۲۰
- (۸۰) ابن عمارہ خراسانی ۱۲۵۳ ۱۹۰
- (۸۱) ابن عمر بن خطاب ۵۷۴ ۴۰، ۱۱
- (۸۲) ابن الفراء البغوی ۵۵۶ ۴۷۱، ۱۳۷/ح
- (۸۳) ابن الفرات بغدادی ۵۳۹ ۲۰۰
- (۸۴) ابن الفرات رازی ۵۲۵۸ ۴۴۹
- (۸۵) ابن فتوح اندلی ۵۲۸۸ ۴۹۰، ۴۷۶
- (۸۶) ابن فہد، تقی الدین ۵۸۸۵ ۳۹
- (۸۷) ابن قادم الکوفی ۵۲۵۱ ۴۲۸
- (۸۸) ابن قانع بغدادی ۵۳۵۱ ۴۱۴، ۱۸۸
- (۸۹) ابن قرقول الوہرانی ۵۵۶۹ ۴۳۵
- (۹۰) ابن قیم، دمشق ۵۳۲۸ ۴۵۰
- (۹۱) ابن قطلوبغا مصری ۵۸۷۹ ۲۹۷
- (۹۲) ابن قیم دمشق ۵۷۵۱ ۴۷۹

۲۸۹	۵۷۴۸	(۹۳) ابن قیاز دمشقی
۵۰۰	۵۷۷۴	(۹۴) ابن کثیر دمشقی
۹۹	۵۳۹۸	(۹۵) ابن لال ہمدانی
۳۸	۵۱۷۴	(۹۶) ابن لہیعہ مصری
۳۷۲، ۸۶	۵۷۷۳	(۹۷) ابن ماجہ قزوینی
۳۰۸، ۱۹۳	۵۳۶۵	(۹۸) ابن ماسرجیس
۸۹	۵۲۹۲	(۹۹) ابن ماعز بصری
۴۷۰، ۴۶۹، ۱۲۲	۵۲۳۴	(۱۰۰) ابن المہدی بن علی بن عبد اللہ
۳۱۴	۵۴۱۶	(۱۰۱) ابن مردویہ اصفہانی
۴۱۳	۵۶۳۳	(۱۰۲) ابن مسدد غرناطی
۳۳	۵۳۲	(۱۰۳) ابن مسعود
۲۴۱	۵۷۲۶	(۱۰۴) ابن المظہر الحنفی
۳۳۵، ۳۲۹، ۳۲۵، ۲۹۳، ۸۰۴	۵۸۰۴	(۱۰۵) ابن الملقن
۴۶۱	۵۳۰۴	(۱۰۶) ابن المنجبی المصری
۳۱۶	۵۴۲۸/۴۳۸	(۱۰۷) ابن منجویہ اصفہانی
۴۵۷	۵۵۱۱	(۱۰۸) ابن منندہ ابوزکریا ہنکی اصفہانی
۴۵۷/ح	۵۴۷۰	(۱۰۹) ابن منندہ ابوالقاسم اصفہانی
۴۵۷/ح، ۴۱۳، ۳۹۵/۳۹۶	۵۴۹۶	(۱۱۰) ابن منندہ محمد بن اسحاق اصفہانی
۳۳۵	۵۶۸۳	(۱۱۱) ابن مودود الموصلی
۳۱۷	۵۴۳۰	(۱۱۲) ابن مهران اصفہانی
۱۷۰	۵۳۰۱	(۱۱۳) ابن تاجیہ بغدادی

۳۹	۵۸۴۲	(۱۱۴) ابن ناصر الدین شامی
۱۹۶	۵۳۸۵	(۱۱۵) ابن نصر الرازی
۲۲۶	-	(۱۱۶) ابن وحشی
۵۰۵، ۷۴، ۳۸	۵۱۵۱	(۱۱۷) ابن یسار، مدنی
۲۳۰	۵۲۷۶	(۱۱۸) ابواسحاق ابراہیم الحرابی
۸۸	۵۲۸۲	(۱۱۹) ابواسحاق اسماعیل البصری
۱۵	۵۵۱	(۱۲۰) ابویوب انصاری
۳۰۹، ۲۱۸	۵۳۷۱	(۱۲۱) ابوبکر احمد جرجانی
۲۰۸	۵۲۸۷	(۱۲۲) ابوبکر احمد الشیبانی
۲۹۵	۵۸۰۴	(۱۲۳) ابوبکر بن المجد الحسینی
۳۷	۵۱۲۰	(۱۲۴) ابوبکر بن عمرو بن حزم
۹۳۱	۵۵۶۵	(۱۲۵) ابوبکر رکن الدین کرمانی
۲۱، ۱۹	۵۱۳	(۱۲۶) ابوبکر صدیق
۳۲۸	۵۴۶۶	(۱۲۷) ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانی
۳۱۲	۵۳۸۸	(۱۲۸) ابوبکر محمد بن عبداللہ نیشاپوری
۱۷ ص		(۱۲۹) ابوحاتم
۳۰۷	۵۳۵۵	(۱۳۰) ابوحامد احمد الہروی
۲۵۶	۵۴۱۵	(۱۳۱) ابوالحسن عبدالجبار الہمدانی
۲۳۹	۵۶۹۸	(۱۳۲) ابو حفص ناصر الدین عمر الطائی
۳۶۶، ۲۹۵، ۲۲۱، ۱۰۳، ۳۸	۵۱۵۰	(۱۳۳) ابو حنیفہ امام
۳۹۵	۵۷۳۵	(۱۳۴) ابوحیان اندلسی

۲۶۶، ۲۵۱، ۲۴۸، ۸۷	۵۲۷۵	(۱۳۵) ابوداؤد۔ صاحب السنن
۷۱	۵۲۳۳	(۱۳۶) ابوذر عبد بن احمد الہروی
۱۷	۵۳۶	(۱۳۷) ابورافع قبلی
۱۳۲	۵۶۲۳	(۱۳۸) ابوزر عراز
۱۳۲	۵۲۶۳	(۱۳۹) ابوزر عرکردی
۱۷۷	۵۳۱۰	(۱۴۰) ابوسعدا صفہانی
۳۰۶	۵۳۵۳	(۱۴۱) ابوسعید احمد نیشاپوری
		(۱۴۲) ابوسعید خدری۔ (خدری)
۱۳		(۱۴۳) ابوسفیان
۱۳		(۱۴۴) ابوشاہ یمنی
۲۴۶	۵۲۱۲	(۱۴۵) ابو عاصم بصری
۱۶۳	۵۲۹۰ (زندہ)	(۱۴۶) ابو عبد الرحمن تمیم الطوسی
۳۵۰	۵۲۸۹	(۱۴۷) ابو عبد اللہ قاسم صفہانی
۲۴۷	۵۲۱۵	(۱۴۸) ابو عبد اللہ محمد بصری
۲۳۱	۵۳۰۱	(۱۴۹) ابو عبید العبدی الہروی
۴۷	۵۲۲۶	(۱۵۰) ابو عثمان سعید بن کثیر مصری
۷۹	۵۲۲۷/۲۲۹	(۱۵۱) ابو عثمان سعید بن منصور خراسانی
۲۰۷	۵۲۷۳	(۱۵۲) ابو علی حنبل
۳۰۱	۵۳۲۳	(۱۵۳) ابو عمران جوینی
۲۹۷، ۶۶	۵۳۱۶/۳۱۳	(۱۵۴) ابو عوانہ اسفرائینی
۲۲۹	۵۵۵۰	(۱۵۵) ابو الفتح عبد الواحد آمدی

۳۹۳، ۳۹۰	۵۶۷۲	(۱۵۶) ابوالفرج النجیب مصری
۲۱۰	۵۳۶۰	(۱۵۷) ابوالقاسم سلیمان النخعی
۷۷	۵۲۰۳	(۱۵۸) ابوقرہ موسیٰ زبیدی
۲۰۵	۵۶۵۵	(۱۵۹) ابوالمؤید محمد خوارزمی
۳۰۳	۵۳۳۳	(۱۶۰) ابوالنصر محمد بن محمد طوسی
۳۳۶، ۳۲۱	۵۴۳۰	(۱۶۱) ابونعیم اصفہانی
۳۰۵	۵۳۳۳	(۱۶۲) ابوالولید حسان نیشاپوری
۳۵، ۳۴، ۳۲	۵۵۷/۵۹	(۱۶۳) ابوہریرہؓ
۱۶۳	۵۲۹۱	(۱۶۴) ابویحییٰ رازی
۱۷۶	۵۳۰۷	(۱۶۵) ابویعلیٰ مدنی
۲۲۱، ۷۵	۵۱۸۲	(۱۶۶) ابویوسف۔ امام
۴۲۷	۵۶۳۰	(۱۶۷) الاثرم، ابوالحسن علی بغدادی
۸۵	۵۲۷۳	(۱۶۸) الاثرم، احمد بن محمد بن ہانی بغدادی
۳۴۱	۵۳۶۰	(۱۶۹) الازہری، ابوبکر بغدادی
۳۶۸، ۳۶، ۱۶	۵۲۴۱	(۱۷۰) احمد بن حنبل۔ امام
۳۰۲	۵۳۳۹	(۱۷۱) احمد بن محمد البلاذری
۲۳۰	۵۵۵۰	(۱۷۲) احمد بن معدان لسی
۱۶۷	۵۲۹۷	(۱۷۳) ازرقی ابوالولید محمد
۱۱۲	۵۲۱۲	(۱۷۴) اسد بن موسیٰ اموی
ح/۱۳۷، ۱۳۰	۵۲۴۳	(۱۷۵) الاصبم، احمد بن منیع البغوی
۱۰۹	۵۲۴۶	(۱۷۶) الاصبم، محمد بن یعقوب

۲۲۷	۵۵۰ھ	(۱۷۷) اقلیدی، محمد بن احمد الفارسی
۴۰	۱۹۸ھ	(۱۷۸) امین بن ہارون عباسی
۴۰۱	۳۱۸ھ	(۱۷۹) الانباری۔ احمد بن اسحاق
۳۶، ۱۹، ۱۸	۹۱ھ	(۱۸۰) انس بن مالک انصاری
۱۰۴، ۳۸	۱۵۷ھ	(۱۸۱) اوزاعی دمشقی

ب

۲۸۲	۷۲۹ھ	(۱۸۲) البائسی، نجم الدین محمد
۴۹۵	۷۳۸ھ	(۱۸۳) البارزی، الجنبی الحموی
۶۹، ۳۱، ۱۹ ب	۷۵۶ھ	(۱۸۴) بخاری۔ امام
		۳۷۶، ۳۷۱، ۲۲۳، ۱۳۹، ۷۰
۳۱۵، ۲۰۲	۷۴۵ھ	(۱۸۵) البرقانی، ابو بکر احمد
۲۹۰	-	(۱۸۶) برہان الدین حلبی
۳۸۲	۷۷۰ھ	(۱۸۷) الزرار۔ ابن النقی بغدادی
۱۶۵	۷۹۲ھ	(۱۸۸) الزرار۔ ابو بکر احمد عمرو البصری
ح/۱۶۵، ۸۰	۷۲۷ھ	(۱۸۹) الزرار۔ ابو جعفر محمد الصباح الرازی
۲۹۹	۷۸۶ھ	(۱۹۰) الزرار۔ احمد بن سلمہ
۳۸۲، ح/۱۶۵	۷۷۰ھ	(۱۹۱) الزرار۔ احمد بن محمد بغدادی
ب، ۱۶۵، ۱۰۵	۱۶۷ھ	(۱۹۲) الزرار۔ حماد بن سلمہ بصری
۱۷۴	۸۰۳ھ (زندہ)	(۱۹۳) بشتی۔ اسحاق نیشاپوری
۳۵		(۱۹۴) بشیر بن نہیک

۳۵۳	۵۶۳۰	(۱۹۵) البطل، یحییٰ
۱۳۷	۵۲۷۶/۲۸۶	(۱۹۶) البغوی، ابوالحسن علی
۱۳۶	۵۲۷۶	(۱۹۷) جہی بن مخلد قرطبی
۴۸۵، ۴۸۴	-	(۱۹۸) البکری، محمد بن ابی الحسن
۹	۵۲۷۸	(۱۹۹) بلاذری۔ ابوالعباس احمد بن جابر
۹	۵۶۰	(۲۰۰) بلال بن حارث المزنی
۷۰	۵۸۶۸	(۲۰۱) بلقینی۔ صالح بن عمر
۵۱۳، ۴۸۴، ۱۰۲	۵۴۵۸	(۲۰۲) بیہقی۔ احمد بن حسین

ت

۵۱۰، ۴۷۹، ۴۷۳، ۶۴، ۲۳	۵۲۷۹	(۲۰۳) ترمذی
۱۳۴	۵۲۶۷	(۲۰۴) تغلبی ابویاسر، استرآبادی
۳۵۵	۵۷۹۱	(۲۰۵) تفتازانی۔ علامہ
۲	۵۳۵	(۲۰۶) تمیم الداری
۴۴۰	۵۷۲۳	(۲۰۷) التوفی۔ ابوالنبی محمود
۱۳۷	۵۲۵۲	(۲۰۸) التوفی۔ اسحاق بن بہلول
۳۹۷	۵۸۰۰	(۲۰۹) التوفی۔ برہان الدین البعلی
۵۷	-	(۲۱۰) التیمیسی۔ عبداللہ بن یوسف

ج

۳۶، ۲۷، ۲۳	۵۷۳/۷۸	(۲۱۱) جابر بن عبداللہ
------------	--------	-----------------------

۲۶۵	۱۳۰۴ھ	(۲۱۲) البردوانی - محمد بن عبد اللہ
۲۰۰	۳۰۱ھ	(۲۱۳) الجعد - ابو بکر محمد الشیبانی
۲۶۸	۱۳۸۹ھ (زندہ)	(۲۱۴) جعفر شاہ پھلواروی
۱۲۱	۲۲۹ھ	(۲۱۵) الجعفی - عبد اللہ بن محمد
۲۹۷، ۲۹۸	۲۵۶ھ	(۲۱۶) الجعفی - محمد بن اسماعیل
۲۷۳	۲۵۶ھ	(۲۱۷) جمال الدین احمد القرطبی
۳۴۴، ۱۹۹	۳۸۸ھ	(۲۱۸) الجوزقی - ابو بکر محمد
۱۳۱	۲۴۷ھ	(۲۱۹) الجوبری - ابواسحاق ابراہیم بغدادی

ح

۳۳۸	۱۰۰۴ھ	(۲۲۰) حاجی خلیفہ
۲۰۸	۵۸۴ھ	(۲۲۱) حازمی - محمد بن موسیٰ ہمدانی
۳۴۵، ۲۸۸، ۷۰، ۳۶	۴۰۵ھ	(۲۲۲) الحاکم
۱۲۷، ۸۲	۲۸۵ھ	(۲۲۳) الحرابی - ابواسحاق ابراہیم
۲۵۹	۱۰۴۲ھ	(۲۲۴) حسام الدین رومی
۳۸، ۲۲	۱۱۰ھ	(۲۲۵) حسن بصری
۱۷۳	۳۰۳ھ	(۲۲۶) حسن بن سفیان شیبانی
۲۶۳	۱۲۳۱ھ	(۲۲۷) حسن بن محمد مصری
۲۲۱	۲۰۴/۲۰۹	(۲۲۸) حسن لولو
۳۹	۷۶۵ھ	(۲۲۹) حسینی شامی حافظ
۱۲۷، ۸۲	۲۴۲ھ	(۲۳۰) حلوانی

۳۸	۱۳۰ھ	(۲۳۱) حماد بن ابی سلیمان کوفی
۱۲۰	۲۲۸ھ	(۲۳۲) حمانی - یحییٰ بن عبد الحمید
۳۷، ۱۳	۱۳۸۹ھ (زندہ)	(۲۳۳) حمید اللہ ڈاکٹر - پروفیسر
۱۱۷	۲۱۹ھ	(۲۳۴) حمیدی - مکی

خ

۳۸	۹۵ھ	(۲۳۵) خارجه بن زید بن ثابت
۱۵ ص	۷۷ھ	(۲۳۶) خدری، ابوسعید
۲۵۸/ج	-	(۲۳۷) خصب
۲۶۳	۲۶۳ھ	(۲۳۸) خطیب بغدادی
۲۰۹	۳۱۱ھ	(۲۳۹) الخلال - ابوبکر بغدادی
۳۱۸	۴۳۹ھ	(۲۴۰) الخلال - ابو محمد بغدادی
۲۴۴	۱۰۵۷ھ	(۲۴۱) الخلیلی - محمد بن احمد

و

۱۴۹	۲۸۰ھ	(۲۴۲) واری - ابوسعید عثمان
۳۷۰، ۱۳۸، ۸۳	۲۵۵ھ	(۲۴۳) واری - ابو محمد عبد اللہ سرقندی
۲۵۲، ۹۸	۲۸۵ھ	(۲۴۴) دارقطنی
۱۸۹	۳۵۱ھ	(۲۴۵) دلج - بغدادی
۱۸۲	۳۲۵ھ	(۲۴۶) الدغولی - ابوالعباس محمد
۲۲۰	۷۰۵ھ	(۲۴۷) دمیاطی - ابو محمد عبد المؤمن

۱۳۶ ۲۵۲ھ ابو یوسف یعقوب (۲۳۸)

۳۱۱ ۵۷۲ھ الدیباجی الاسکندری (۲۳۹)

ذ

۲۸۶، ۷۰، ۳۹، ۲۱ ۷۷۸ھ ذہبی - علامہ (۲۵۰)

۱۳۴ ۲۵۱ھ (زندہ) ذہلی - ابوالحسن علی (۲۵۱)

ر

۲۸۶، ۷۰، ۳۹، ۲۱ ۷۷۳/۷۴ھ رافع بن خدیج (۲۵۲)

۳۲۲ ۶۲۳ھ رافعی قزوینی (۲۵۳)

۴۷۳، ۱۹۳ ۳۶۰ھ رام نر مزی (۲۵۴)

۱۰۹ ۲۷۰ھ ربیع بن سلیمان مرادی (۲۵۵)

۲۷۰ ۵۲۵ھ رزین العبدری (۲۵۶)

۱۳۳ ۲۶۵ھ رمادی - ابوبکر احمد بغدادی (۲۵۷)

۲۶۳ ۱۲۷۸ھ ربیع الدین - بہاء الدین (۲۵۸)

۵۰۲ ۱۰۹۴ھ روادانی - محمد بن سلیمان (۲۵۹)

۱۷۵ ۳۰۷ھ ربیع بن ہارون - ابوبکر بن ہارون (۲۶۰)

۳۵۲ ۶۱۲ھ ربیع ہادی (۲۶۱)

ز

۳۳۸ ۵۳۳ھ زاہر نیشاپوری (۲۶۲)

۲۲۵	۱۱۴۲ھ	(۲۶۳) الرُّقَاتِی مِصری
۳۲۰، ۳۲۳	۷۹۴ھ	(۲۶۴) زُرْکَشِی ترکی
۱۹۵	۳۲۹ھ	(۲۶۵) زعفرانی - حسین بن محمد اصفہانی
۲۲۱	۱۵۸ھ	(۲۶۶) زفر بن ہذیل - امام
۳۳۳	۵۳۸ھ	(۲۶۷) زنجیری
		(۲۶۸) زہری - ابن شہاب (ابن شہاب)
۳۲	۴۵/۵۵ھ	(۲۶۹) زید بن ثابت
۳۳۶، ۳۳۲	۷۶۲ھ	(۲۷۰) الرُّیْلَی - جمال الدین
ح/۳۳۲	۲۳۳ھ	(۲۷۱) الرُّیْلَی - الفخر عثمان
۲۳۳	۶۱۹ھ	(۲۷۲) زین الدین الموصلی

س

۴۱۶	۷۵۶ھ	(۲۷۳) السُّبَی
۱۴۱	۲۶۲ھ	(۲۷۴) السُّدُوسِی
ح/۳۱۵، ۳۹۸، ۳۹	۹۰۲ھ	(۲۷۵) سخاوی - شمس الدین
		۴۸۱، ۴۸۰، ۴۷۹، ۴۴۱، ۴۱۸
۴۱۵	۶۴۳ھ	(۲۷۶) سخاوی - علم الدین
۱۸۰	۳۱۳ھ	(۲۷۷) الشَّرَاج - محمد بن اسحاق
۱	۲۴ھ	(۲۷۸) سراقہ
۲۶۹	۴۹۰ھ	(۲۷۹) سرخسی
۲۹	۱۵ھ	(۲۸۰) سعد بن عبادہ

۲۳۴	۵۶۴۳	(۲۸۱) سعدی مقدسی
۳۶	-	(۲۸۲) سعید بن بلال
۳۸	۵۹۴	(۲۸۳) سعید بن جبیر
۱۶ ص	۵۹۴	(۲۸۴) سعید بن مسیب
۵۹، ۳۸	۵۱۹۸	(۲۸۵) سفیان بن عیینہ
۵۹، ۳۸	۵۱۶۱	(۲۸۶) سفیان ثوری
۴۵۸	۵۵۵۰	(۲۸۷) السلامی - ابوالفضل محمد
۴۱۲، ۳۸۵	۵۵۷۶	(۲۸۸) سلفی - ابوطاھر
۵۴	-	(۲۸۹) سلیمان بن برد
۱۷ ص	۵۲۲۴	(۲۹۰) سلیمان بن حرب
۲۲	۵۵۹	(۲۹۱) سرہ بن جندب
۳۶۴	۵۴۸۹	(۲۹۲) سمعانی
۵۱	۵۲۴۰	(۲۹۳) سدید حدثانی
۵۳	۵۲۵۹	(۲۹۴) سہمی - ابو حذافہ
۱۰۹، ۷۰، ۳۹	۵۹۱۱	(۲۹۵) سُیوطی
۵۰۱، ۴۴۲، ۴۱۹، ۳۹۹، ۳۵۶، ۳۲۷، ۲۹۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۲۶، ۲۰۶		

ش

۱۸۴	۵۳۳۵	(۲۹۶) الشاشی، ہیشم بن کلیب
۳۷۵، ۱۰۹	۲۰۴	(۲۹۷) شافعی
۴۰	۵۱۲۳۹	(۲۹۸) شاہ عبدالعزیز دہلوی

۲۷۶، ۲۷۲	۵۸۹۳	(۲۹۹) الشرحی الزبیدی
۲۸۷، ۲۵۳	۵۹۷۴	(۳۰۰) شعرانی
۲۲۹	۵۲۵۶	(۳۰۱) شمر بن حمدویہ
۲۹۶	۵۸۳۳	(۳۰۲) شمس الدین ابوالخیر الجوزی
۲۳۳	۵۷۸۱	(۳۰۳) شمس الدین محمد تلمسانی
۲۲۸	-	(۳۰۴) شہر دار بن شیرویہ
۲۲۸	۵۵۰۹	(۳۰۵) شیرویہ دلیلی

ص

۳۵۹، ۳۴۷	۵۴۳۹	(۳۰۶) الصابونی نیشاپوری
۱۸۶، ۳۹	۵۳۳۱ (زندہ)	(۳۰۷) الصفار البصری
۳۶۵	۵۱۱۴۷	(۳۰۸) صفدی - احمد
۴۹۹، ۲۳۵، ۲۲۶	۵۶۵۰	(۳۰۹) صفائی الہندی
۱۱۱، ۷۸	۵۲۱۱	(۳۱۰) صنعانی - عبدالرزاق
۵۵	-	(۳۱۱) صوری - محمد بن مبارک
۴۷۲	۵۲۷۵	(۳۱۲) الصمیری

ض

ط

۳۸	۵۱۰۵	(۳۱۴) طاؤس بن کیسان
۳۶۰	۵۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷	(۳۱۵) طبرانی
	۳۷۴	
۲۶۰	۵۱۰۶۷	(۳۱۶) طربنی
۲۸۲	۵۷۱۰	(۳۱۷) طونی - نجم الدین
		(۳۱۸) طیالی - ابن الجارود

ظ

۴۹۱	۵۵۳۶	(۳۱۹) الظاہری - ابو عبد اللہ
-----	------	------------------------------

ع

۲۸	۵۵۸	(۳۲۰) عائشہ صدیقہ
۴۸۸	۵۱۱۰۴	(۳۲۱) العالی البشغری
۱۷	۵۳۲	(۳۲۲) عباسؓ - عم رسول
۳۶۹، ۱۲۳	۵۲۳۹	(۳۲۳) عبد بن حمید
۸۱۴ ص	۵۱۰۵۲	(۳۲۴) عبد الحق محدث دہلوی
۲۴۳	۵۷۴۴	(۳۲۵) عبد الرحمن الواسطی
۳۲	۵۸۶	(۳۲۶) عبد العزیز بن مروان
۴۰۷	۵۴۶۵	(۳۲۷) عبد الکریم القشیری

۳۶۰، ۳۴۹	۵۴۸۱	(۳۲۸) عبد اللہ انصاری۔ شیخ الاسلام
۱۲۶		(۳۲۹) عبد اللہ بن احمد بن حنبل
۱۵ ص	۵۵۴	(۳۳۰) عبد اللہ بن انیس
۲۷۴	۵۶۷۵	(۳۳۱) عبد اللہ بن سعد الازدی
۲۷۴	۵۷۴	(۳۳۲) عبد اللہ بن عمر۔ ابن عمر
۳۵، ۲۷، ۱۶	۵۶۵	(۳۳۳) عبد اللہ بن عمرو بن عاص
۳۳۹، ۳۸	۵۱۸۱	(۳۳۴) عبد اللہ بن مبارک
		(۳۳۵) عبد اللہ بن مسعود = ابن مسعود
	۵۹۰	(۳۳۶) عبید اللہ بن عدی
۱۱۳	۵۲۱۲	(۳۳۷) عبید اللہ بن موسیٰ العبسی
۱۲۳	۵۲۳۴	(۳۳۸) عسکری۔ ابوالریح سلیمان
۱۲۹	۵۲۴۳	(۳۳۹) العدنی
۴۸۹	۵۱۴۰۳	(۳۴۰) العدوی۔ عبد المجید مصری
۲۸	۵۹۴	(۳۴۱) عروہ بن زبیر
۲۲۴	۵۳۳۲	(۳۴۲) العطار۔ ابو عبد اللہ محمد
۳۹۲	۵۶۶۲	(۳۴۳) العطار الرشید
۶۵ ص	۵۵۸	(۳۴۴) عقبہ بن عامر
۳۱	۵۱۰۵/۱۱۰	(۳۴۵) عکرمہ
۳۶۲، ۳۶۱	۵۸۶۱	(۳۴۶) العلاء بن الدمشقی
۲۴	۵۴۰	(۳۴۷) علی بن ابی طالب
۱۶ ص	۵۲۰۱	(۳۴۸) علی بن عاصم او اسطی

۱۰۸	۵۲۰۲	(۳۴۹) علی بن موسیٰ رضا
۲۵۲، ۳۰	۵۹۷۷	(۳۵۰) علی المتقی برهان پوری
۲۸۲	۵۱۱۷۱	(۳۵۱) عمادی۔ حامد بن علی
۳۶۶	۵۱۳۳۹	(۳۵۲) عمارہ۔ مصطفیٰ مصری
۳۰، ۱۱، ۱	۵۳۲	(۳۵۳) عمر بن خطاب
۳۷، ۳۲، ۱۱، ۹	۵۱۰۱	(۳۵۴) عمر بن عبدالعزیز
۲۶	۵۵۱	(۳۵۵) عمرو بن حزم
۱۴۸	۵۲۸۰	(۳۵۶) العنبری
۵۲	۵۳۴۲	(۳۵۷) العوفی ابومصعب
۵۱۵، ۴۳۴، ۳۰	۵۵۴۴	(۳۵۸) عیاض مکتھی
۴۳۹	۵۹۵۳	(۳۵۹) عیسیٰ بن محمد صفوی

غ

۱۹۸	۵۳۸۵	(۳۶۰) الغافی ابوالقاسم عبدالرحمن
۲۲۶	۵۹۸۴	(۳۶۱) الغیطی نجم الدین

ف

۵۰۸، ۱۱۳	۵۲۱۲	(۳۶۲) الفریابی
۱۶ ص	۵۲۷۷	(۳۶۳) فسوی۔ یعقوب بن سفیان
۱۶ ص	۵۵۳	(۳۶۴) فضالہ
۲۶۱	۵۱۱۳۵	(۳۶۵) فطری۔ ابراہیم ادرنوی

(۳۶۶) الفهری المصری۔ ابو محمد عبداللہ بن دہب ۱۹۷ھ ۳۸ ب، ۷۶
 (۳۶۷) فیروز آبادی ۸۱۷ھ ۲۹۶

ق

(۳۶۸) قاسم بن سلام بغدادی ۲۲۲ھ ۱۱۸
 (۳۶۹) القبانی ۹۰۰ھ ۲۴۷
 (۳۷۰) قتادہ بن دعامہ ۱۰۷ھ ۳۸، ۲۳
 (۳۷۱) القزاز۔ معن بن عیسیٰ المدنی ۱۹۸ھ ۳۵، ۳۸
 (۳۷۲) قزوینی۔ ابوالقاسم عبدالکریم ۶۲۳ھ ۲۶۰
 (۳۷۳) القشیری۔ مسلم بن حجاج ۲۶۱ھ ۶۹، ۶۳ ب، ۷۰، ۷۱

۳۷۷

(۳۷۴) القضاعی ۲۵۴ھ ۲۲۶، ۲۰۳
 (۳۷۵) القطعی ۳۶۸ھ ۱۹۴
 (۳۷۶) القعننی ۲۲۱ھ ۲۶
 (۳۷۷) القنونی جمال الدین ۷۷۷ھ ۲۹۲
 (۳۷۸) قیصر روم - ۷ - ۷
 (۳۷۹) کسرئی - ۷ -
 (۳۸۰) الکلابازی ۳۸۵ھ ۳۴۲
 (۳۸۱) الکندی محمد بن اسلم ۲۴۲ھ ۱۲۸
 (۳۸۲) کیحکلی ۷۷۱ھ ۳۶۸، ۳۶۴

م

۳۳۳	-	(۳۸۳) المار دینی علاء الدین
۳۶۷، ۴۰، ۳۸	۵۱۷۹	(۳۸۴) مالک - امام
- ۴۷۵		
۴۰	۵۲۱۸	(۳۸۵) مامون
۲۳۶	۵۶۵۲	(۳۸۶) محمد الدین عبدالسلام حرافی
۲۶۲	۵۱۲۰۷	(۳۸۷) النجیب الطائفی
۳۸	۵۱۰۵	(۳۸۸) محمد بن اسحاق بغدادی
۲۷۲	۵۱۳۳۵	(۳۸۹) محمد بن جعفر الکتانی
۲۲۱، ۴۲	۵۱۸۹	(۳۹۰) محمد بن حسن شیبانی - امام
۳۲۰، ۲۷۷	۵۱۲۰۴	(۳۹۱) محمد بن عبداللہ بن احمد مراکشی
۸۴	۵۲۶۸	(۳۹۲) محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم مصری
۲۵۵	۵۹۸۳	(۳۹۳) محمد بن عبداللہ الحسینی
۳۴	-	(۳۹۴) محمد حبیب اللہ
۳۳۸	۵۱۱۷۵	(۳۹۵) محمد ہات زادہ
۴۸۳	۵۱۳۰۵	(۳۹۶) محمود بن النسیب دمشق
۳۳۳	۵۷۷۵	(۳۹۷) محی الدین مصری
۱۳۵	۵۲۷۲	(۳۹۸) المدینی - ابو جعفر
۴۳۲، ۳۸۹، ۳۸۶	۵۵۸۱	(۳۹۹) المدینی - ابو موسیٰ
۴۷۷	۵۷۶۳	(۴۰۰) المرادوی

ح/۳۳۱	۵۹۳ھ	(۲۰۱) الرغینانی
۳۲	۶۵ھ	(۲۰۲) مروان بن حکم
۱۱۹	۲۲۸ھ	(۲۰۳) مُسَدِّد بن سرحد بصری
		(۲۰۴) مسلم - القشیری
۵۰	۲۳۶ھ	(۲۰۵) مصعب مدنی
۴۰، ۴۹	۲۳۴ھ	(۲۰۶) مصمودی اندلسی
۱۱۶	۲۱۶ھ	(۲۰۷) المصیصی
۱۱۵	۲۱۳ھ	(۲۰۸) المطوعی نیشاپوری
۱۶۸	۲۹۷ھ	(۲۰۹) المظین الکوفی
۴۷۴	۴۰۳ھ	(۲۱۰) المعافری القلابی
۱۷	۶۰ھ	(۲۱۱) معاویہ بن سفیان
۵۰۶	۱۸۷ھ	(۲۱۲) المعتمر مصری
۵۸، ۴۴	۱۵۳/۱۵۴ھ	(۲۱۳) معمر بن راشد یمنی
۳۳	-	(۲۱۴) معن بن عبد الرحمن
۳۱	۵۰ھ	(۲۱۵) مغیرہ بن شعبہ
۴۷۸	۸۲۰ھ	(۲۱۶) المقدسی - عزالدین محمد
۱۳۳	۲۴۷ھ (زندہ)	(۲۱۷) المقرئ ابو بکر محمد
۳۶۶	-	(۲۱۸) المقرئ ابو معشر عبدالکریم
۷	-	(۲۱۹) مقوقس
۷۲، ۳۸	۱۱۲/۱۱۶ھ	(۲۲۰) مکحول - دمشق
۳۱۹	۲۸۶ھ	(۲۲۱) المصنفی الاصفہانی

۱۵ ص	۱۳۷۳ھ	(۴۲۲) مناظر احسن گیلانی
۲۵۸، ۲۵۷، ۲۲۶	۱۰۳۱ھ	(۴۲۳) المناوی عبدالرؤف
۲۸۷، ۳۳۷		
۲۸۰، ۲۷۸، ۲۳۷	۶۴۶ھ	(۴۲۴) الممذری
۴۰	-	(۴۲۵) مؤتمن بن ہارون
۱۳۵	۵۷۷۰ھ	(۴۲۶) المؤمن نیشاپوری
۱۰۶	۱۸۳ھ	(۴۲۷) موسیٰ - امام
۵۰۴	۱۴۱ھ	(۴۲۸) موسیٰ بن عقبہ مدنی

ن

۳۰	۱۱۶/۱۲۰ھ	(۴۲۹) نافع، مولیٰ ابن عمر
۹۵	۳۲۸ھ	(۴۳۰) النجاد - احمد بن سلیمان حنبلی
۷	-	(۴۳۱) نجاشی
۴۰۳	۳۲۸ھ	(۴۳۲) النجاس - احمد نخوی
۲۸۰، ۱۲۷، ۷۱، ۹۱	۳۰۳ھ	(۴۳۳) نسائی - صاحب السنن
۱۶۶	۲۹۵ھ	(۴۳۴) النسخی - ابراہیم بن معقل
۳۵۴	۶۷۶ھ	(۴۳۵) نووی - امام
۲۶۷	۱۳۴۴ھ	(۴۳۶) نیاز علی پسروری - پاکستانی

و

۴۶۵	-	(۲۳۸) اوائل - ابونصر عبید اللہ
۵۰۷	۵۲۰۶	(۲۳۹) واقدی
۱۰۷، ۳۸	۵۱۹۷	(۲۴۰) وکیع بن جراح
۲۷۲	۵۷۳۷ (زندہ)	(۲۴۱) ولی الدین خطیب
۳۸، ۳۶	۵۱۱۰/۱۱۶	(۲۴۲) وھب بن منبہ

۵

ح/۲۵۷، ۴۰	۵۱۹۳	(۲۴۳) ہارون عباسی
۴۰۶	۵۴۱۰	(۲۴۴) ہبۃ اللہ بن سلامہ نحوی
۱۰۰	۵۴۱۸	(۲۴۵) ہبۃ اللہ اطبری
۱۶۹	۵۳۰۱	(۲۴۶) ہسنبانی - ابواسحاق ابراہیم
۳۸، ۳۳	۵۱۰۲	(۲۴۷) ہمام بن منبہ
۹۴	۵۳۴۷	(۲۴۸) ہمدانی - ابوبکر محمد

ی

۵۶		(۲۴۹) یحییٰ تمیمی
ص ۱۷	۵۲۰۶	(۲۵۰) یزید بن ہارون بغدادی
۳۹	۵۹۰۹	(۲۵۱) یوسف بن حسن بن عبد البہادی خلیلی
۱۰۱	۵۴۱۸	(۲۵۲) یوسف بن یعقوب بغدادی

مآخذ

امام مالک بن انس مدنی	(۱) مؤطا
ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری	(۲) صحیح بخاری
ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری	(۳) صحیح مسلم
ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	(۴) جامع ترمذی
ابوداؤد سلیمان بن اشعث سیتانی	(۵) سنن
ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی	(۶) سنن
ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی	(۷) سنن
جلال الدین سیوطی	(۸) الجامع الصغیر
عبد الرؤف السناوی	(۹) کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق
ابن الحجر العسقلانی	(۱۰) بلوغ المرام
دارقطنی	(۱۱) سنن
الدارمی	(۱۲) سنن
الحاکم	(۱۳) المستدرک
الطبرانی	(۱۴) المعجم الثلاثہ
سید جعفر شاہ پھلواروی	(۱۵) ریاض السنۃ
نیا ز علی پسروری	(۱۶) انتخاب صحاح ستہ
نووی	(۱۷) اربعین
محمد عبد اللہ خان پٹیا لوی	(۱۸) خطبات نبوی

مدون ڈاکٹر حمید اللہ	(۱۹) صحیفہ ہمام بن منبہ
ڈاکٹر حمید اللہ	(۲۰) الوثائق السیاسیہ
علامہ ذہبی	(۲۱) تذکرۃ الحفاظ
ابن حجر عسقلانی	(۲۲) تہذیب التہذیب
حافظ عبد البر	(۲۳) جامع بیان العلم
ابن حجر	(۲۴) فتح الباری
شاہ عبد العزیز دہلوی	(۲۵) بستان المحدثین
سیوطی	(۲۶) تنویر الحواکک
ذہبی	(۲۷) مناقب ابی حنیفہ وصاحبہ
سید سلیمان ندوی	(۲۸) خطبات مدراس
ابن الاثیر الجزری	(۲۹) اسد الغابۃ
عبد الرشید نعمانی	(۳۰) ابن ماجہ
محمد بن جعفر کتانی	(۳۱) الرسالة المستطرفہ
ابن ندیم	(۳۲) الفہرست
حاجی خلیفہ	(۳۳) کشف الظنون
پروفیسر عبد الصمد صارم ازہری	(۳۴) تاریخ الحدیث ۱۳۵۴ھ طبع لاہور
ابو عبد اللہ محمد ابن سعد بن صلیح البصری	(۳۵) طبقات
ابو العباس احمد بن جابر البلاذری	(۳۶) فتوح البلدان
امام بخاری	(۳۷) التاريخ الكبير

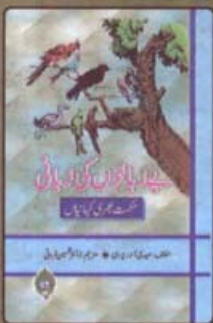
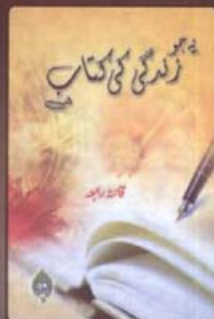


مصنف کی دیگر تصانیف

- | | |
|-----------------------------|---|
| ۱۔ وقرآن | ۱۷۔ اللہ کی عادت |
| ۲۔ حکمائے عالم | ۱۸۔ بھائی۔ بھائی |
| ۳۔ دوا سلام | ۱۹۔ من کی دنیا |
| ۴۔ امام ابن تیمیہ (انگریزی) | ۲۰۔ یورپ پر اسلام کے احسان |
| ۵۔ جہان نو | ۲۱۔ دانش رومی و سعدی |
| ۶۔ آئین فطرت | ۲۲۔ اسلام اور عصر رواں |
| ۷۔ لمعات برق | ۲۳۔ مسائل نو |
| ۸۔ ایک اسلام | ۲۴۔ دانش عرب و عجم |
| ۹۔ پیام ادب | ۲۵۔ فلسفیان اسلام |
| ۱۰۔ امام ابن تیمیہ | ۲۶۔ مؤرخین اسلام |
| ۱۱۔ انفعال | ۲۷۔ رمز ایمان |
| ۱۲۔ گلہائے ایران | ۲۸۔ عجم البلدان |
| ۱۳۔ حیات سکندر | ۲۹۔ مضامین برق |
| ۱۴۔ ہم اور ہمارے اسلاف | ۳۰۔ دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب |
| ۱۵۔ فرماں روا یا ان اسلام | یونیورسٹی کیلئے ۱۰ مقالات کا اردو ترجمہ |
| ۱۶۔ حرفِ محرمانہ | ۳۱۔ ہماری عظیم تہذیب |

مندرجہ بالا فہرست میں سے ان کتب کی اشاعت روک دی گئی ہے جو اس کتاب کے موقف کے خلاف ہیں۔

ادارہ مطبوعات اسیلمانی کی دیگر شاہکار کتب



ادارہ مطبوعات اسیلمانی

042-7232788 • فون: رشتہ ساریکت غرضی سسٹم ادوار بازار لاہور